James Hadley Chase

آخری فیصلہ
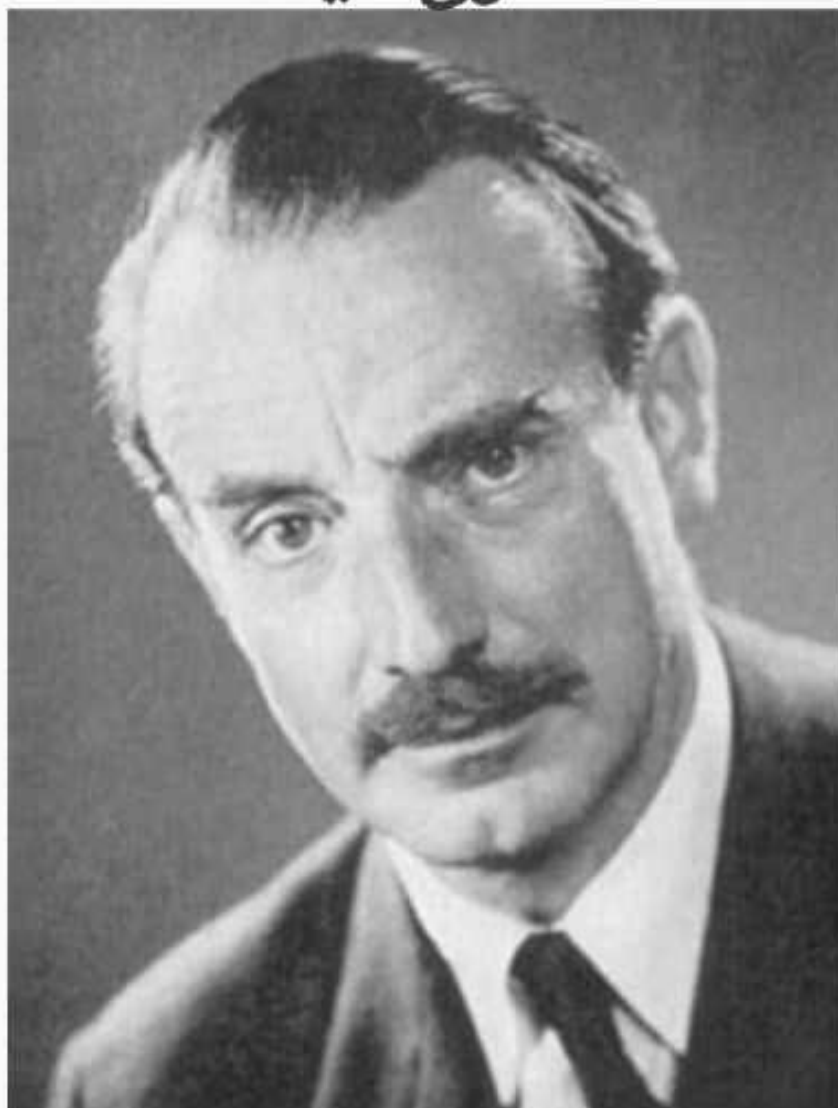
Born	René Lodge Brabazon Raymond 24 December 1906 London, England
Died	6 February 1985 (aged 78) Switzerland

james hadley chase

SHOCK TREATMENT

A crippled husband, an infatuated lover—
perfect ingredients for MURDER!

اردو ترجمہ
اثر نعمانی

پہلا باب

جو واقعات میں بیان کرنے والا ہوں۔ وہ غالباً گلن کیمپ جیسے شہر کے علاوہ کہیں اور وقوع پذیر نہیں ہو سکتے۔ کیلیفورنیا کے پہاڑی علاقے میں گلن کیمپ ایک چھوٹا سا پُرسکون شہر تھا۔ جہاں مصنف آرٹسٹ سیاح اور وہ تمام لوگ جو زندگی کی ہنگامہ خیزی سے بھاگ کر چند دن سکون و آرام سے گذارنا چاہتے ہیں۔ گرمیوں کا موسم بسر کرنے آتے ہیں میں نے اسی علاقہ میں ایک آرام دہ کیبن کرایہ پہ لے کر اپنی ریڈیو اور ٹیلیویژن کی دکان کھول لی تھی۔ خاص گلن کیمپ سے میرا کیبن سڑک کے راستے چار میل کے فاصلے پر واقع تھا ہفتہ میں ایک مرتبہ جب میں کھانے پینے کا سامان لینے شہر جاتا تھا۔ تو شیرف جیفرسن کے آفس کا چکر ضرور لگاتا تھا۔ شیرف جیفرسن کو اس داستان میں اہم کردار ادا کرنا ہے اس لئے بہتر ہوگا کہ میں اس کے بارے میں کچھ تفصیل بھی بیان کرتا چلوں۔ وہ گذشتہ پچاس برس سے گلن کیمپ کا شیرف چلا آرہا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا۔ کہ حقیقت میں اس کی عمر کتنی ہے۔ مگر شہر کے پرانے باشندوں کی متفقہ رائے کے مطابق وہ کم سے کم زندگی کی اسّی بہاریں ضرور دیکھ چکا تھا۔ شہر والے جانتے تھے۔ اور وہ خود بھی اس بات سے بے خبر نہیں تھا کہ اب اس کی عمر سروس کرنے کے قابل نہیں رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود جب بھی نئے شیرف کے الیکشن کا موقعہ آتا تھا لوگ اسی کو منتخب کر لیا کرتے تھے اور وہ بھی اپنی خدمات پیش کرنے سے کبھی نہیں ہچکچایا۔ دوسرے الفاظ میں گلن کیمپ کا تصور شیرف جیفرسن

کے بغیر اسی طرح نامکمل تھا۔ جس طرح مجسمہ آزادی کے بغیر نیویارک کا۔

وہ دوسرا کردار جس کا ذکر اس مرحلے پر کرنا ضروری ہے ڈاکٹر ملارڈ کا ہے ڈاکٹر ملارڈ بھی کم و بیش اتنی ہی مدت سے لوگوں کا علاج کر رہا تھا۔ جتنی مدت سے شیرف جیفرسن مجرموں کا۔ وہ گلن کیمپ کا واحد ڈاکٹر تھا۔ لیکن چونکہ گلن کیمپ ایک صحت افزا مقام تھا اس لئے واحد ڈاکٹر ہونے کے باوجود ملارڈ کا بیشتر وقت خالی ہی گزرتا تھا جو افراد سنجیدگی سے بیمار ہوتے تھے۔ یا کوئی نئی روح دُنیا میں آنا ہوتی تھی تو لوگ اس انجلز کا رُخ کیا کرتے تھے۔ جو کہ یقیناً ان کی عقلمندی کا ثبوت تھا۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں ڈاکٹر ملارڈ کے لئے دن دن بھر شیرف جیفرسن کے ساتھ آفس کے برآمدے میں تاش کھیلنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں تھا۔

اس صبح کو میں شہر سے مرمت کے لئے ایک ٹی وی لانے گیا تھا جس کے بعد حسب معمول میں جیفرسن سے ملنے گیا۔ ہم نے کچھ دیر باتیں کیں پھر میں یہ کہتا ہوا چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا کہ مجھے ابھی نیلی جھیل بھی جانا ہے۔ اور یہ کہ اب پھر کبھی ملاقات ہوگی

"برخوردار اگر تم نیلی جھیل جا رہے ہو۔" جیفرسن نے کہا۔ "تو ذرا نئے لوگوں سے بھی دعا سلام کر لینا ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی ٹی وی وغیرہ بنانے کا آرڈر مل جائے۔ میں نے سُنا ہے کہ وہ لوگ مسٹر ولیم کے کیبن میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ صاحب خانہ اپاہج ہے اور پہیوں کی کرسی میں چلتا پھرتا ہے۔ ایسے لوگ ٹی وی سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں"

"میں ضرور ان سے ملوں گا۔" میں نے اپنی نوٹ بک نکالتے ہوئے کہا۔ "کیا نام ہے ان کا۔"

"مسٹر ڈیلانی"

"اچھی بات ہے۔" میں نے نوٹ بک میں مسٹر ڈیلانی کا نام نوٹ کرتے ہوئے جیفرسن سے ہاتھ ملایا۔ اور آفس سے باہر آ گیا۔

میں نیلی جھیل کے علاقے میں پہلے بھی ایک دو مرتبہ جا چکا تھا۔ اس لئے مسٹر ولیم کے کیبن کا پتہ لگانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ میں کیبن کے گیٹ سے گذر کر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ایک شاندار بیوک کار کھڑی نظر آئی میں نے اپنا ٹرک بھی اس کے قریب روک دیا۔ نیچے اترا تو برآمدے میں پہیوں کی کرسی پر ایک آدمی بیٹھا نظر آیا وہ منہ میں سگار دبائے کوئی رسالہ پڑھ رہا تھا۔ اس کی عمر چالیس پچاس سال کے درمیان ہو گی۔ جسم کسی قدر فربہ تھا۔ چہرہ پر درشتی کے تاثرات اور نگاہوں سے سختی نمایاں تھی۔

"مسٹر ڈیلانی" میں نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"میرا ہی نام ہے۔" اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "کیا چاہتے ہو؟"

"مجھے معلوم ہوا تھا۔ کہ آپ حال میں یہاں آئے ہیں۔ ادھر سے گذر رہا تھا۔ سوچا آپ سے بھی ملتا چلوں۔ شاید کسی ریڈیو یا ٹیلیویژن کی ضرورت ہو۔"

"ٹیلیویژن۔ مگر اس پہاڑی مقام پر تو ٹیلیویژن کی تصویر صاف نہیں آ سکتی"

"اگر ایریل اچھا لگا ہو تو آ بھی سکتی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"میں نہیں مانتا۔"

"میں ابھی پانچ منٹ میں اپنی بات کا ثبوت دے سکتا ہوں۔" میں نے کہا اور اپنے ٹرک سے ایک چھوٹا سا ٹی وی سیٹ اٹھا لایا۔ سیٹ میں نے اس کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے بعد میں نے ٹرک سے ایک اسپیشل ایریل نکال کر لگا دیا اور

پھر سات منٹ کے اندر ٹی وی کے اسکرین پر جو تصویر نمودار ہوئی وہ اتنی ہی صاف اور واضح تھی۔ جتنی کہ کسی بھی ٹیلیویژن پر آسکتی ہے۔ خوش قسمتی سے اس وقت ایک باکسنگ کی فلم دکھائی جارہی تھی اور مجھے بعد میں پتہ چلا کہ ڈیلانی باکسنگ کا زبردست شوقین تھا۔ میں نے فوراً محسوس کرلیا کہ وہ بڑی دلچسپی سے ٹی وی دیکھ رہا ہے۔ مقابلہ تقریباً میں منٹ جاری رہا اور اس درمیان میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کی نظریں اسکرین سے الگ نہیں ہوئیں۔

"اب کہیئے کیا خیال ہے۔" میں نے پوچھا۔

"اگر کوئی مجھ سے کہتا تو مجھے ہرگز یقین نہ آتا۔" ڈیلانی نے جواب دیا۔ "اس سیٹ کی کیا قیمت ہے۔" میں نے بتادی۔

"کیا اس سے اچھا سیٹ بھی ہے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔" میں نے بتایا۔ "اگر آپ کو ایسے ٹی وی کی خواہش ہو جس میں ریڈیو بھی ہے۔ تو وہ بھی فراہم کیا جاسکتا ہے۔"

"تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے پوچھا۔ اس کا لہجہ اور پوچھنے کا انداز اتنا غرور آمیز تھا کہ مجھے بیحد ناگوار گزرا۔

"مجھے پیٹر ریگن کہتے ہیں۔ اور میں اس علاقہ میں ٹی وی اور ریڈیو کی فروخت و مرمت کا ذمہ دار ہوں۔"

"میں کسی چھوٹی موٹی دکان سے کوئی چیز خریدنا پسند نہیں کرتا۔ مجھے ٹی وی خریدنا ہوا تو لاس اینجلز کی کسی بڑی کمپنی سے خریدوں گا۔ میں ہمیشہ بہترین چیز خریدنے کا عادی ہوں۔"

"آپ کی مرضی۔ لیکن آپ بہترین ٹی وی خریدنا چاہتے ہیں۔ تو ایسا ٹی وی ہاتھ کا بنا ہوا ہو سکتا ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے جس میں میں اپنے آپ کو اسپیشلسٹ کہہ سکتا ہوں۔ آپ کہیں تو میں آپ کے لئے ۲۵ اِنچ کا ایسا سیٹ تیار کر سکتا ہوں۔ جو جدید ترین ڈیزائن کا ہوتے کے علاوہ اس میں ریڈیو، ریکارڈ پلیئر اور ٹیپ ریکارڈر بھی موجود ہوں گے۔"

"تم ایسا سیٹ بنا سکتے ہو؟" اس نے بے اعتباری سے سوال کیا۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ آپ محض میرے الفاظ پر یقین کر لیں۔" میں نے جواب دیا "ایک ایسا ہی سیٹ میں مشہور مصنف مسٹر ہمیش کے لئے بنا چکا ہوں وہ یہاں سے صرف دو میل کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ آپ فون کر کے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ بات سچ ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ وہ میرے کام کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔"

"چلو میں تمہاری بات پر ہی یقین کئے لیتا ہوں۔" ڈیلانی نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔ "ایک ایسے سیٹ کی کیا قیمت ہو گی۔"

"قیمت کا انحصار کسی حد تک کیبنٹ پر بھی ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "بہترین کیبنٹ کے ساتھ اس قسم کا سیٹ پندرہ سو ڈالر میں تیار ہو سکتا ہے۔"

میں نے اپنے پیچھے آہٹ سنی اور بظاہر کسی خاص وجہ کے بغیر مجھے اپنے رگ و پے میں عجیب سی سنسنی کا احساس ہوا۔ میں پلٹا۔ دیکھا کہ دروازے میں ایک عورت کھڑی ہوئی مجھے تیز نظروں سے گھور رہی ہے۔

۲

کلفرڈ ڈیلانی سے پہلی ملاقات کا تاثر میں زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتا۔ ہکتا

ہوا قد۔ کندن کی طرح دمکتا ہوا چہرہ سنہرے بال جو کہ شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔
بڑی بڑی نیلی آنکھیں جنہیں دیکھ کر کوئی بھی مرد پاگل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ وہ قمیض
اور پتلون پہنے ہوئے تھی۔ اور اس لباس میں اس کا تناسب جسم کچھ اور بھی زیادہ کشش انگیز
ہو گیا تھا۔

ڈیلانی نے بھی گھوم کر دیکھا۔

"یہ میری بیوی ہے۔" اس نے اس لہجہ میں کہا جیسے کسی انتہائی معمولی چیز کا ذکر کر رہا
ہو۔ پھر اپنی بیوی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "یہ مسٹر رنگین ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو فروخت
کرتا ہے مجھ سے بھی ایک ٹی وی سیٹ خریدنے کے سلسلہ میں بات کر رہا تھا۔"

"تمہیں کسی ایسی ہی چیز کی ضرورت بھی ہے!" اس نے بڑی سریلی آواز میں جواب دیا
"ہاں ہو تو سکتی ہے۔" ڈیلانی نے میری طرف دیکھا۔ "اگر میں نے تمہارا بنایا ہوا
سیٹ ناپسند کر دیا تب کیا ہوگا۔"

"اگر آپ نے ناپسند کر دیا تو کوئی اور خرید لے گا۔" میں نے بڑی مشکل سے اپنی
توجہ گلنڈا سے ہٹا کر کاروبار کی طرف لاتے ہوئے جواب دیا۔ "مگر مجھے امید ہے کہ آپ
اسے ضرور پسند کریں گے۔"

"اچھا ہے خرید لو تمہاری طبیعت بہلی رہے گی۔" گلنڈا نے سفارش کی اور میری طرف
دیکھتے ہوئے برآمدے کی سیڑھیوں سے اتر کر کیبن کے ایک جانب گھوم گئی۔ جب تک
وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی میں اسے دیکھتا رہا۔ میرا دعوے ہے کہ میری جگہ کوئی بھی
نوجوان آدمی ہوتا تو وہ بھی یہی کرتا۔ اس وقت میرے جذبات کی کیفیت الفاظ میں
بیان نہیں کی جا سکتی۔ صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے زندگی میں اب تک کسی عورت کے

لئے اتنی کشش محسوس نہیں کی تھی جتنی گلڈا کے لئے محسوس کر رہا تھا۔

"اچھی بات ہے مسٹر رگین۔" ڈیلانی نے کہا۔ "تم سیٹ بنا کر لاؤ۔ اگر مجھے پسند آ گیا تو ضرور خرید لوں گا۔"

یہ بزنس کرنے کا کوئی مناسب طریقہ نہیں تھا۔ مجھے ڈیلانی کے مالی پوزیشن کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا وہ کوئی لکھ پتی بھی ہو سکتا تھا اور فقیر بھی۔ سیٹ بنانے میں میری کافی رقم خرچ ہو گی میں سیٹ تیار کر کے لایا اور اس نے ناپسندیدگی کا بہانہ بنا کر خریدنے سے انکار کر دیا تو میرے لئے خاصا دردِ سر پیدا ہو سکتا ہے اتنا مہنگا سیٹ خریدنے والے گاہک ذرا کم ہی ملتے ہیں مگر میں نے ڈیلانی سے کوئی بحث نہیں کی۔ میں گلڈا کو دوبارہ سہ بارہ بلکہ بار بار دیکھنا چاہتا تھا۔ اور ٹی وی سیٹ اس کا ایک اچھا بہانہ بن سکتا تھا۔

"او کے مسٹر ڈیلانی، میں آپ کے آرڈر کے مطابق سیٹ تیار کر دوں گا اس میں تقریباً دو ہفتہ لگیں گے اس درمیان میں اگر آپ چاہیں تو یہ سیٹ اپنے پاس رکھ لیں۔"

"ہاں اسے یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں تمہیں اس کا کرایہ دے دوں گا۔"

"کرایہ کی کوئی ضرورت نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ "آپ اسے یوں ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے آپ کو ایک مستقل ایریل کی ضرورت ہو گی۔ میں کل کسی وقت آ کر لگا جاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے میں دن بھر یہیں رہتا ہوں۔ جس وقت چاہو آ جانا۔"

جس وقت میں یہاں سے روانہ ہوا تو مسٹر ڈیلانی بڑی محویت سے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے میری نگاہیں گیٹ سے باہر نکلتے تک گلڈا کو تلاش کرتی رہیں۔ مگر وہ کہیں نظر نہیں آئی۔ اپنے کیبن واپس آ کر بھی باقی تمام دن میں صرف گلڈا کے بارے میں سوچتا رہا۔ رات کو بستر پہ لیٹے ہوئے بھی وہ میرے خیالات میں بسی ہوئی تھی اور

جب صبح کو سو کر اٹھا تب بھی اس کی یاد میرے ساتھ تھی۔

اس دن سہ پہر کو میں دوبارہ نیلی جھیل گیا۔ سہ پہر کو اس لئے کہ میرا خیال تھا۔ کہ ممکن ہے صبح کو وہ بازار سے خرید و فروخت کرنے جاتی ہو۔ اور میں اسے دیکھنے کے ایک اور موقع کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔ میں وہاں پہنچا تو ڈیلانی برآمدہ میں ٹی وی سامنے رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ کوئی جاسوسی فلم دکھائی جا رہی تھی۔ وہ اتنا محو تھا۔ کہ جب میں ٹرک سے اترا تو اس نے ایک کے بعد دوسری نگاہ ڈالنا ضروری نہیں سمجھا۔ میں اپنے اوزار سنبھال کر آگے بڑھا تو اس نے ٹی وی پر نظریں جمائے صرف اتنا کہا۔

"اندر چلے جاؤ۔ گھر میں کہیں میری بیوی یا ملازم موجود ہو گا۔"

اس نے ایک ہی سانس میں ملازم اور بیوی کا ذکر اس انداز سے کیا تھا۔ جیسے وہ ان دونوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتا۔ میں کیبن کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا جو اسی طرح سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ جس طرح کسی کروڑپتی سرمایہ دار کا ڈرائنگ روم ہو سکتا ہے میں نے اوزاروں کا تھیلا اور دوسرا سامان فرش پر رکھ دیا۔ کمرے میں کوئی نہیں تھا۔ چنانچہ کسی کو تلاش کرنے کے لئے میں نے کمرے کے دوسری طرف کا دروازہ کھول کر جھانکا۔ میرے سامنے ایک صحن تھا۔ جس میں فوارہ لگا ہوا تھا۔ اور فوارے کے پانی میں سنہری مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ صحن کے دوسری جانب ایک اور دروازہ کھولا۔ تو یہ ہال کا دروازہ ثابت ہوا۔ ہال میں کئی اور دروازے نظر آ رہے تھے ان میں سے ایک دروازہ کھلا تھا۔ جس سے گلڈا کے گنگنانے کی آواز آ رہی تھی۔

"مسز ڈیلانی" میں نے کسی قدر بلند آواز سے پکارا۔

وہ دروازے پر آئی۔ اس نے ایک کریم رنگ کی قمیض اور ہلکے نیلے رنگ کی

اسکرٹ پہن رکھی تھی۔ اسے دیکھ کر میرا دل زور زور سے ڈسکو کرنے لگا۔

"ہیلو مسٹر ریگن۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایریل لگانے آیا ہوں۔" میں نے اپنی آواز پر قابو پاتے ہوئے بتایا۔ "کیا چھت پر جانے کے لئے کوئی راستہ ہے۔"

"سیڑھی لگانا پڑتی ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "سیڑھی وہ اس طرف اسٹور روم میں ہے۔"

"شکریہ۔" میں نے جواب دیا۔ پھر کچھ ٹھہر کر بولا۔ "معلوم ہوتا ہے مسٹر ڈیلانی کو ٹی وی بہت پسند آیا ہے۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ وہ بڑی گہری نظروں سے میرا جائزہ لے رہی ہے۔

"ہاں۔ صبح نو بجے سے جو کھلا ہے تو اب تک بند ہونے کی نوبت نہیں آئی۔"

"جو لوگ ایک کرسی سے بندھ کر رہ جائیں۔ ان کے لئے ٹی وی سے زیادہ دلچسپ چیز اور کوئی نہیں ہوتی۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے کچھ بوریت سے جواب دیا۔ "اچھا اب میں تمہارے کام میں حائل ہونا نہیں چاہتی اس لئے...." وہ واپس پلٹی۔

"شکریہ مسز ڈیلانی۔" میں نے کہا۔

میں نے اسٹور سے سیڑھی نکالی۔ ہوا دان کے نیچے لگائی۔ گلاڈا جاتے جاتے رک گئی تھی اور اب پھر مجھے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں مدد کی ضرورت تو نہیں۔" اس نے پوچھا۔

"مگر میں تمہیں زحمت دینا نہیں چاہتا۔"

"میں کوئی خاص کام تو کر نہیں رہی ہوں۔ اگر تمہاری کچھ مدد کر سکوں تو کیا ہے"

ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ بات ہے تو پھر میں چھت پر جا رہا ہوں اوزاروں کا تھیلا یہ رکھا ہے جو چیز مانگتا جاؤں دیتی جانا۔"

"یہ تو بڑا آسان سا کام ہے" گلڈا نے کہا اور اوزاروں کا تھیلا اور دوسری چیزیں سیڑھی کے پاس رکھ کر کھڑی ہو گئی۔" اوپر پہنچنے میں تو کوئی وقت نہیں ہو گی"

"بس ذرا سیڑھی کو پکڑے رہنا۔" میں نے جواب دیا۔

میں اس کے قریب سے گزر کر سیڑھی پر چڑھنے لگا۔ تو میری ناک میں سینٹ کی خوشبو آئی۔ اس نے کوئی بہت ہی عمدہ قسم کا سینٹ لگا رکھا تھا۔ میں چھت پر پہنچ گیا تو وہ تھیلا اٹھا کر سیڑھی کے ڈنڈے پر ہوادان کے قریب آ بیٹھی ایریل لگانے کا کام کچھ ایسا محنت طلب نہیں ہوتا۔ مگر زیادہ سے وقت اس کے قریب رہنے اور اس سے باتیں کرتے رہنے کی خاطر میں نے اسے جتنا طول دے سکتا تھا دیا۔ مگر آخر کام مکمل کرنا پڑا۔ درمیان میں ہم مختلف قسم کی باتیں بھی کرتے رہے اس نے مجھے ڈیلانی کے بارے میں بتایا۔ کہ وہ پیفک فلم اسٹوڈیو میں ٹینس کوچ کا کام کرتا تھا۔ اسے اپنے کام سے بے حد محبت تھی۔ جب سے یہ حادثہ ہوا ہے وہ عملاً بیکار ہو کر رہ گیا ہے اب وہ مشہور فلم اسٹاروں کو ٹینس کی تربیت نہیں دے سکتا اور اسی بات نے اس کا مزاج بے حد چیڑ چڑا کر دیا ہے۔ وہ اپنے اوپر ترس کھانا بالکل پسند نہیں کرتا اور اسی لئے اپنے دوستوں سے بھاگ کر سکون کی خاطر یہاں آیا ہے۔"

اور وہ اب کبھی تمہیں ایک شوہر کی محبت نہیں دے سکے گا۔ میں نے دل میں کہا میں اس کے لئے اپنے دل میں رحم و ہمدردی کے شدید جذبات محسوس کر رہا تھا۔

"واقعی یہ حادثہ مسٹر ڈیلافنے کے لئے بڑا تکلیف دہ ثابت ہوا ہے" میں نے ہمدردی کی۔ "لیکن ایسے بہت سے کام ہیں جو وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے انجام دے سکتے ہیں۔"

"کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے" گلوریا نے جواب دیا۔ "اس کے پاس اتنی دولت ہے کہ تمام زندگی عیش و آرام سے ساتھ گذر ہو سکتی ہے۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری ہمت بھی قابل داد ہے۔ کسی عورت کے لئے اس طرح دنیا کی دلچسپیوں سے دور ہو کر اپنے شوہر کے آرام و سکون کی خاطر اس سنسان مقام پر رہنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔"

"وہ میرا شوہر ہے اور شوہر کے لئے بیویاں قربانی دیتی ہی آئی ہیں۔" اس نے جواب دیا۔

میں نے اپنا کام مکمل کر دیا۔ نیچے اترا تو وہ دونوں ہاتھوں سے سیڑھی پکڑے کھڑی تھی ایک مرتبہ پھر مجھے اس کے قریب سے گذرنا پڑا۔ میں اتنی بات اپنے حق میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کے بعد جو کچھ ہوا شعوری طور پر میں نے ہرگز کوئی ایسی بات نہیں سوچی تھی اور نہ یہ حرکت کسی بھی طرح ارادی تھی مجھے کچھ نہیں معلوم کہ جب میں اس کے قریب سے گذر رہا تھا۔ تو مجھے کیا ہو گیا تھا۔

لیکن جب ہوش آیا۔ تو وہ میری آغوش میں تھی۔ ہم دونوں تقریباً تیس سکینڈ اس حالت میں رہے ہونگے۔ کہ پھر اس نے مجھے نرمی سے الگ ہٹا دیا۔

"تمہارے منہ پہ لپ اسٹک لگ گئی ہے۔" اس نے بھاری آواز میں کہا اور تیز تیز

قدم اٹھاتی ہوئی۔ اس سے باہر نکل گئی۔

۳

میں اپنے کیبن واپس پہنچا تو شام کے آٹھ بجے تھے۔ میرا ذہن اب بھی گلوریا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں نے ایک سگریٹ جلایا اور برآمدے میں کرسی ڈال کر بیٹھ گیا میں برابر اپنے آپ سے یہ سوال پوچھ رہا تھا کہ اس نے میری دیوانگی کی مزاحمت کرنے کے بجائے اس کا ساتھ کیوں دیا۔ میں اپنے آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ اتنے دولتمند شخص کی بیوی مجھ جیسے معمولی حیثیت کے آدمی کو سنجیدگی سے نہیں چاہ سکتی۔ تمہیں اس خوش فہمی کو ذہن سے نکال پھینکنا چاہیئے۔ وہ ایک اتفاقی حرکت تھی جو سرزد ہو گئی آئندہ اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ توقع مت کرو۔ کہ وہ تمہارے لئے اپنے دولت مند شوہر کو چھوڑ دے گی۔ تم اسے آخر کیا دے سکتے ہو۔

میں ان ہی خیالات میں کھویا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں کرسی سے اٹھ کر کمرے میں آیا اور ریسیور اٹھالیا۔

"امید ہے کہ میں تمہارے کسی کام میں مخل نہیں ہو رہی ہونگی" ایک نرم اور سریلی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ آواز جو دنیا میں صرف ایک ہی ہستی کی ہو سکتی تھی میری رگوں میں خون تیزی سے گردش کرنے لگا۔

"بالکل نہیں......"

"میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ کوئی حرج نہ ہو۔ تو آج رات گیارہ بجے تمہارے کیبن آجاؤں۔"

"اوہ — ضرور۔"

"تب پھر گیارہ بجے ملاقات ہوگی۔" اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

گیارہ بجکر چند منٹ بعد میں نے ایک کار کی ہیڈ لائٹس دیکھیں جو میرے کیبن کی طرف آرہی تھی۔ میں کھڑا ہوگیا۔ سیڑھیوں سے نیچے اترا تو دل سینے میں بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس نے کار باہر ہی روک دی اور اتر کر میری طرف آئی۔

"مجھے کچھ دیر ہوگئی۔" اس نے کہا۔ "مگر میں مجبور تھی۔ جب تک میرا شوہر سونے کے لئے بستر پر نہ لیٹ جائے نہیں آسکتی تھی۔"

ان الفاظ نے صورت حال کو کچھ سے کچھ کر دیا۔ میرے دل کی حالت کچھ اور تیز ہوگئی۔ وہ میرے قریب سے گذرتی ہوئی برآمدے میں آگئی۔ میں نے برآمدے کی بجلی بجھا دی تھی۔ اور اب صرف کمرے کے بلب کی روشنی ہلکی ہلکی برآمدے میں آرہی تھی۔

"آج سہ پہر جو کچھ ہوا میں اس کے لئے معافی مانگنے آئی ہوں۔" گلڈا نے کہا۔ "تم یقیناً سوچتے ہو گے کہ میں ان جذباتی عورتوں میں سے ہوں جو اپنے آپ کو ہر مرد کے حوالے کر دیا کرتی ہیں۔"

"ہرگز نہیں۔" میں نے اس کے قریب ہی دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ "دراصل سارا قصور میرا تھا۔ مجھے ہرگز......"

"نہیں جب کبھی کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری عورت پر ہوتی ہے۔" اس نے کہا۔ "عورت نہ چاہے تو کوئی مرد اسے ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ وقتی طور پر میں اپنے آپ میں نہیں رہی تھی۔" وہ بولتے بولتے رکی۔ "کیا ایک سگرٹ مل سکتا ہے؟"

میں نے اپنا سگریٹ کیس نکالکر اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے ایک سگریٹ لے کر ہونٹوں میں دبا لیا۔ میں نے ماچس جلا کر آگے بڑھائی تو میرا ہاتھ اتنا کانپ رہا تھا کہ اسے میری کلائی پکڑ کر سگریٹ سلگانا پڑا۔

"یہ درست ہے کہ مجھ جیسی عورتوں کے لئے اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی مجھے ضبط سے کام لینا چاہیئے تھا۔ بہرحال میں نے مناسب سمجھا کہ یہاں آکر تمہیں بتا دوں تاکہ تم میرے بارے میں کوئی غلط رائے نہ قائم کر لو۔"

"اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں......"

"میں جانتی ہوں کہ میں خوبصورت ہوں اور جب دوسرے مرد یہ دیکھتے ہیں کہ میرا شوہر اپاہج ہے تو وہ مجھے رجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تک میں اپنے آپ کو بچاتی رہی تھی۔ شاید اس لئے کہ ان میں کوئی ایسا نہیں تھا۔ جو مجھے اپنی طرف متوجہ کر سکے۔ مگر...... تمہیں دیکھتے ہی....."

وہ کہتے کہتے رک گئی۔ پھر شانے جھٹک کر بولی۔

"بہرحال میں یہ کہنے آئی تھی کہ اب کبھی ایسی بات نہیں ہوگی۔ کیونکہ اگر بدقسمتی سے میں کسی مرد کی محبت میں گرفتار ہوگئی تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں اپنے شوہر کو نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ اپاہج ہے اور مجھ پر اعتماد کرتا ہے۔"

"اگر تمہیں واقعی کسی مرد سے محبت ہو جائے تو کوئی تمہیں اپنے شوہر سے علیحدہ ہونے پر ملامت نہیں کر سکتا۔ تم ابھی جوان ہو اور تمہارے شوہر کو یہ توقع نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ تم اس کے لئے اتنی بڑی قربانی دوگی کہ مستقل طور پر اپنے آپ کو اس کا پابند سمجھتی رہو یہ سراسر ظلم ہوگا۔"

"کیا واقعی تم یہ خیال کرتے ہو؟" اس نے کہا۔ "جب میری اس کے ساتھ شادی ہوئی تھی تو پادری کے سامنے میں نے عہد کیا تھا۔ کہ میں اس کا ساتھ دوں گی خواہ حالات بہتر ہوں یا بدتر۔ اب میں اس طرح اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے چور دروازے نہیں کھول سکتی۔ اس کے علاوہ وہ میری غلطی سے اپاہج ہوا ہے۔ قانونی اور اخلاقی دباؤ سے قطع نظر یہ بھی ایک اہم وجہ ہے کہ میں اس سے بیوفائی نہیں کر سکتی۔"

"تمہاری غلطی سے اپاہج ہوا ہے؟" میں نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں حادثے کے بعد تم پہلے فرد ہو۔ جس سے میرا دل اپنا دکھ درد بیان کرنے کو چاہتا ہے؟" اس نے جواب دیا۔ "اگر میں اپنے حالات سناؤں تو تم بور تو نہیں ہو گے۔"

"میں تمہاری کسی بات سے کبھی بور نہیں ہو سکتا۔"

"شکریہ" اس نے کہا۔ اور پھر سگرٹ کا ایک کش لے کر دھواں چھوڑتے ہوئے بولی۔ "جیک اور میری شادی کو چار سال ہو چکے ہیں۔ وہ حادثہ شادی کے تین ماہ بعد ہوا تھا۔ ہم دونوں ایک پارٹی میں مدعو تھے۔ جیک نے پارٹی میں حد سے زیادہ شراب پی لی۔ میں نشے کی حالت میں اسے کبھی کار نہیں چلانے دیتی تھی۔ جب ہم وہاں سے چلے تو میں نے خود کار چلانے پر اصرار کیا۔ اس نے ضد کی کہ نہیں میں چلاؤں گا۔ ہم دیر تک الجھتے رہے۔ آخر میں اپنی بات منوانے میں کامیاب ہو گئی۔ ہم پہاڑی سڑک پر جا رہے تھے کار چلی تو جیک کو نیند آ گئی آدھی دور جا کر مجھے راستے میں ایک کار کھڑی نظر آئی۔ میں نے اسے پہچان لیا تھا۔ وہ ہمارے ایک دوست کی تھی۔ وہ خود بھی پارٹی میں گیا تھا میں نے کار ایک طرف روکی۔ اور اتر کر اس سے معلوم کیا کہ وہ یہاں کیوں کھڑا ہے۔ کیا کار

میں کوئی نقص تو نہیں ہو گیا۔ اس نے بتایا کہ پیٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اتفاق سے میں نے جہاں کار روکی تھی وہ سڑک کا ڈھلوان حصہ تھا۔ میں ابھی اس سے باتیں ہی کر رہی تھی کہ میں نے اپنی کار کو سرکتے دیکھا وہ پیچھے کی طرف جا رہی تھی میں نے پارکنگ بریک ٹھیک سے نہیں لگایا تھا۔"

اس نے اپنا سگرٹ برآمدے سے باہر لان میں اچھال دیا۔

"جیک اس وقت بھی کار میں سو رہا تھا۔ میں چیختی ہوئی کار کی طرف بھاگی مگر کار اتنی ہی دیر میں دور نکل گئی تھی۔ اور بہت تیزی سے نیچے کی جانب جا رہی تھی میں اس لمحہ کو زندگی بھر فراموش نہیں کر سکتی۔ میرے دیکھتے دیکھتے کار ایک چٹان سے ٹکرا گئی۔ زور کا دھماکہ ہوا۔ کار الٹ گئی۔ اور ..... اور پھر جب ہم نے بیہوش جیک کو بہ مشکل الٹی ہوئی کار سے نکالا۔ تو وہ اپاہج ہو چکا تھا۔ اگر میں نے پارکنگ بریک ٹھیک سے لگائے ہوتے تو یہ حادثہ کبھی نہ ہوتا۔"

"پھر بھی یہ ایک حادثہ ہی تھا۔ ایسے حادثات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تب بھی ہو سکتا تھا۔" میں نے کہا۔

"مگر جیک کا یہ خیال نہیں۔" گلڈا نے جواب دیا۔" وہ سمجھتا کہ یہ سراسر میری غلطی تھی۔ خود میرا اپنا ضمیر بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو اس کا مجرم سمجھتی ہوں اور یہی وجہ ہے۔ کہ میں کبھی اسے نہیں چھوڑ سکتی۔"

"لیکن کیا تم اب بھی اس سے محبت کرتی ہو۔" میں نے پوچھا۔ میں نے دیکھا کہ گلڈا میرا سوال سن کر چونک سی گئی ہے۔

"محبت کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔" مجھے اس کے ساتھ رہتے ہوئے

چار سال ہو گئے ہیں۔ اور جیک ایسا آدمی نہیں کہ کوئی خوشی سے اس کے ساتھ رہنا قبول کر سکے۔ وہ بے حد شراب پیتا ہے۔ بات بات میں غصہ کرتا ہے۔ بگڑتا ڈانٹتا ہے اس کے علاوہ وہ عمر میں مجھ سے تیئس سال بڑا ہے۔ اس کے خیالات، اس کا مزاج، اس کی عادات سب مجھ سے مختلف بلکہ مجھ سے متضاد ہیں۔ مگر میں نے اس سے شادی کی ہے اور اس لئے وہ جیسا کچھ بھی ہے۔ مجھے برداشت کرنا پڑے گا۔ میری ہی وجہ سے وہ اپاہج ہوا ہے۔ اور زندگی بھر کے لئے بیکار ہو گیا ہے۔"

"میں پھر کہوں گا۔ کہ وہ محض ایک حادثہ تھا۔ تم اپنے آپ کو اس کے لئے قصوروار نہیں ٹھہرا سکتیں۔"

"تو پھر تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔"

"جہاں تک میری رائے کا تعلق ہے تو میں یہ ہی کہوں گا کہ اگر تم چاہو تو اسے چھوڑ سکتی ہو اور تم پر کوئی قانونی یا اخلاقی ذمہ داری نہیں ہو گی۔"

"بہرحال مسٹر ریگین میں بہت پریشان ہوں۔ آج جو کچھ ہوا ہے اس نے میرے ذہن میں ایک ہلچل سی پیدا کر دی ہے۔ میں تم سے صرف اس کے لئے معافی مانگنے آئی تھی۔"

"تمہیں معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں اب چلوں گی۔" گلوریا اچانک کھڑی ہو گئی۔ برآمدے کی سیڑھیوں تک آئی پھر رک کر بولی۔ "میں نے اپنی ملازمہ ماریا سے تمہارے بارے میں پوچھا تھا۔ اس کا کہنا تھا۔ کہ ابھی تک تمہاری شادی نہیں ہوئی ہے اور تم یہاں تنہا رہتے ہو۔"

"مجھے ابھی تک کوئی عورت ایسی نہیں ملی۔ جسے میں اپنی زندگی کا شریک بنا

سکوں۔" میں نے جواب دیا۔

اس نے نگاہ اٹھا کر مجھے دیکھا۔

"کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارا معیار کچھ زیادہ بلند ہے۔"

"معیار کی بات نہیں شادی زندگی بھر کا سودا ہوتا ہے اور یہ سودا کرتے ہوئے انسان جتنا محتاط رہے اچھا ہے۔"

"میں نے جیک سے اس لئے شادی کی تھی کہ مجھے ایک سہارے کی ضرورت تھی۔ ورنہ حقیقت میں میں نے اس سے کبھی بھی محبت نہیں کی۔ اس سے ملنے سے پہلے میں اتنی بڑی دُنیا میں بالکل تنہا اور بے سہارا تھی۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ اب سوچتی ہوں کہ میرے پاس کچھ نہ ہوتا صرف میری آزادی ہوتی تو پھر بھی کتنا اچھا ہوتا۔"

"تم اب بھی اپنی آزادی حاصل کر سکتی ہو۔"

"نہیں اب یہ مشکل ہے۔ اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو میرا ضمیر ہمیشہ مجھے ملامت کرتا رہے گا۔"

"میرا ضمیر کبھی مجھے پریشان نہیں کرتا۔ مگر پھر بھی میں تمہارے احساس کو سمجھ سکتا ہوں۔"

"شاید مجھے اس وقت بھی اتنی رات گئے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ مگر میں تمہیں اپنے حالات ....."

میں نے آہستہ سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"گلڈا۔" میں نے جیسے سرگوشیوں میں کہا۔ اس نے گھوم کر میری طرف دیکھا۔ وہ سر سے پیر تک کانپ رہی تھی

"گلاڈا۔" میں نے پھر کہا۔ "میں تمہارے لئے پاگل ہو رہا ہوں"

"اوہ ڈارلنگ۔ میں جانتی ہوں۔ مجھے یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ مجھے اپنے آپ اپنی اس کمزوری پر شرم آتی ہے۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ جس لمحہ میں نے تمہیں دیکھا۔۔ اسی لمحہ سے۔۔۔"

اُسے اس اور کہنے کا موقع نہیں ملا۔

دوسرا باب

۱

گلنڈا متواتر تین دن آتی رہی مگر ہماری محبت گھبرائی ہوئی اور ادھوری تھی۔
جذبات کا پہلا طوفان اترنے کے بعد میں نے محسوس کیا۔ ہماری محبت مسرت سے محروم اور تشنہ تشنہ سی ہے وہ خوف زدہ تھی کہ کوئی اسے آتے یا جاتے ہوئے نہ دیکھ لے وہ کبھی ہوئی تھی۔ کہ اس کے شوہر کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ اس سے بے وفائی کر رہی ہے وہ بات بات پر چونک پڑتی تھی۔ کسی بھی دن وہ ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہرتی تھی۔ اتنے کم وقت میں ٹھیک سے بات کرنے کا موقع بھی نہیں ملتا تھا۔

مگر اس کے باوجود میرے لئے اس محبت کی اہمیت جذباتیت سے کہیں زیادہ تھی اور میں اس بات سے پریشان تھا۔ کہ ڈیلانی گلنڈا کے اعصاب پر اتنا مسلط رہتا ہے۔ وہ زیادہ تر اس کے بارے میں باتیں کرتی تھی۔ جبکہ میں چاہتا تھا۔ کہ وہ نہ صرف اپنی زندگی سے بلکہ اپنے ذہن سے بھی نکال پھینکے۔ کیونکہ میں خلوص دل سے اس کے ساتھ شادی کرنا چاہتا تھا۔

”میں اپنے آپ کو اس کے لئے کبھی معاف نہیں کر سکوں گی؟“ تیسری رات کو گلنڈا نے کہا۔ ”مجھے برابر یہی خیال آتا رہتا ہے۔ کہ کہیں اسے کسی بات کی ضرورت نہ ہو۔ اسے کبھی کبھی رات میں تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ ممکن ہے وہ اس وقت مجھے پکار رہا ہو۔“

"خدا کے لئے گلڈا اسے اپنے ذہن سے نکال دو۔" میں رفتہ رفتہ اپنا ضبط کھوتا جا رہا تھا۔ "آخر تم اسے سب کچھ بتا کیوں نہیں دیتیں۔ اس سے کہہ کیوں نہیں دیتیں۔ کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔ اور اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی۔"

"مگر میں اسے نہیں چھوڑ سکتی میں اسے برباد کرنے کی ذمہ دار ہوں۔"

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو یا نہیں۔"

"کیا اب بھی تمہیں شک ہے۔ ہاں میں تم سے محبت کرتی ہوں۔ تمام دن مجھے تمہارا خیال ستاتا رہتا ہے۔ مجھے یہ بات کہنا نہیں چاہیئے۔ لیکن اگر وہ مر جائے تب اور صرف تب ہی میں تمہارے ساتھ مستقل طور پر رہ سکتی ہوں۔ جب تک وہ زندہ ہے۔ میں آزاد نہیں ہو سکتی۔"

"لیکن وہ ہر طرح صحت مند ہے وہ ابھی کیوں مرے گا۔"

گلڈا مجھ سے ہٹ کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ اور باہر پھیلی ہوئی چاندنی کو دیکھنے لگی۔

"ہاں" یہاں آنے سے پہلے ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کرنے کے بعد یہی کہا تھا وہ اپنی عمر کے مقابلہ میں زیادہ صحت مند ہے اور بڑی آسانی سے آئندہ تیس سال یا اس سے زیادہ مدت زندہ رہ سکتا ہے۔"

"تب پھر اس کی موت کی آرزو کرتے رہنے سے کیا فائدہ۔" میں نے جواب دیا "ہم تیس سال تک تو انتظار نہیں کر سکتے۔ تمہیں اس سے لازمی طلاق کے لئے کہنا پڑیگا"

"میں ایسا نہیں کر سکتی" گلڈا نے کہا۔ "آخر میں تمہیں کتنی مرتبہ بتاؤں اور کیسے سمجھاؤں۔ کہ میں اس کی زندگی میں اسے نہیں چھوڑ سکتی۔"

ر

"کیوں نہیں چھوڑ سکتی۔ اس کے پاس اتنی دولت ہے کہ وہ اپنی دیکھ بھال کے لئے نرسوں کی پوری فوج رکھ سکتا ہے۔" میں نے کہا۔ "تمہارے خیال میں اس کے پاس کتنی دولت ہوگی۔"

"مجھے معلوم نہیں۔ شاید ڈیڑھ دو لاکھ ڈالر یا اس سے بھی زیادہ۔"

"مجھے بتاؤ۔ کیا وہ اپنے لئے نرس نہیں رکھ سکتا۔" میں بولا۔ "تم کوئی احساس ذمہ داری اپنے پر نہ لو۔ اور اس سے طلاق لے لو۔"

"اگر وہ مر جائے۔ تو اس کی تمام دولت بھی تمہیں مل سکتی ہے۔"

"دولت کا ذکر کیوں کر رہی ہو۔"

"میں سوچ رہی تھی۔ کہ اتنا روپیہ تمہیں مل جائے۔ تو تم کیا کچھ کر سکتے ہو۔" گلڈا نے کہا۔

میں واقعی سوچنے لگا۔ کہ اتنی دولت میرے کس قدر کام آ سکتی ہے۔

"میرے پاس اتنا سرمایہ ہو تو میں اسے اپنے کاروبار میں لگا کر ایک سال میں دگنا کر سکتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ "لاس اینجلز میں ایک شاندار دکان کھول کر پورے ضلع کی ریڈیو اور ٹیلیویژن سپلائی اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہوں۔"

"اور تم اس طرح ترقی کرتے ہوئے کتنی مسرت محسوس کرو گے۔" وہ بولی۔ میں نے اسے گھور کر دیکھا۔

"لیکن یہ شیخ چلی کے سے خواب دیکھنے سے فائدہ کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ابھی نہیں مر رہا ہے۔ تم اس وقت تک اس کی دولت کی وارث نہیں بن سکتیں۔ جب تک خود بڑھاپے کی حد میں داخل نہ ہو جاؤ۔ اور اس وقت یہ تمام دولت تمہارے لئے

بالکل بے مصرف ہو گی۔ تم اس سے زندگی کا کوئی لطف نہیں اٹھا سکتی۔ پھر کیا فائدہ ہوا۔ اس سے کہیں بہتر ہے۔ کہ تم اس سے طلاق لے لو۔ دولت قسمت میں ہو گی تو پھر بھی مل جائے گی۔"

"نہیں میں اس سے طلاق نہیں لے سکتی" گلڈا نے نفی میں سر ہلایا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔" میں نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کہ آئندہ ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔" اس نے کہا۔

میں اس سے جدائی کا تصور بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"دیکھو گلڈا تم....."

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ اور جو کچھ کہہ رہی ہوں اس پر عمل بھی کرنا چاہتی ہوں"

"ہمیں فیصلہ کرنے میں اتنی جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔" میں نے جلدی سے کہا۔ آج اس بات کو یہیں ختم کر دو۔ ہم اس پر کل رات بات کریں گے۔"

"اب کوئی ایسی رات نہیں آئے گی۔" گلڈا نے مضبوط لہجہ میں جواب دیا۔ میں کل رات نہیں آؤں گی۔"

میں نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا۔ مگر اس نے ایک جھٹکے سے بازو چھڑا لیا۔

"نہیں پیٹری۔ میرے لئے اس فیصلہ کو اور مشکل مت بناؤ۔ تم تصور نہیں کر سکتے کہ یہ فیصلہ میرے لئے کتنا تکلیف دہ ہو گا۔ مگر اب میں محسوس کر رہی ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا ہے۔ یہ اس کی کم از کم سزا ہو سکتی ہے۔ ہمیں اس سلسلے کو ختم کرنا ہی

پڑے گا۔ میں اب جا رہی ہوں۔ اور ہم آئندہ ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملیں گے۔"

وہ بھاگتی ہوئی برآمدہ سے نکل گئی۔ میں وہیں اپنی جگہ بت بنا کھڑا ہوا اسے کار میں بیٹھ کر جاتے دیکھتا رہا۔ میں اپنے آپ کو تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ حقیقتاً اس کا وہ مطلب نہیں جو وہ کہہ رہی تھی اور یہ کہ کل رات وہ پھر میرے پاس آئے گی۔ ضرور آئے گی۔

لیکن وہ نہیں آئی۔

اس سے اگلی رات میں برآمدے میں کرسی پر بیٹھا آدھی رات تک انتظار کرتا رہا۔ مگر اب کوئی میرے دل میں کہہ رہا تھا۔ کہ وہ نہیں آئے گی۔ شاید کبھی نہیں آئے گی اور یہ خیال ہی میرے لئے سوہان روح تھا۔

دوسرے دن جمعہ تھا۔ یعنی وہ دن جبکہ وہ عام طور پر شاپنگ کے لئے گلن کیمپ جاتی تھی۔ میں بھی اپنا ٹرک لے کر وہیں پہنچ گیا۔ انتظار کرتا رہا۔ کرتا رہا۔ مگر وہ نہیں آئی۔ آخر۔ دن کے بارہ بجے مجھے یہ تلخ حقیقت تسلیم کرنا پڑی کہ وہ آج گلن کیمپ بھی نہیں آئے گی۔ میں نے ٹرک سڑک کے کنارے کھڑا کر دیا تھا۔ مایوس و دل شکستہ واپس ٹرک میں بیٹھنے جا رہا تھا کہ میں نے شیرف جیفرسن کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک اور نوجوان آدمی بھی تھا۔ جسے میں نہیں پہچانتا تھا۔ وہ اتنے قریب آ گئے تھے۔ کہ اب میں چھپنے کی کوشش بھی نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ہاتھ ملا کر جیفرسن کو خوش آمدید کہا۔

"میں تمہیں مسٹر لاسن سے ملانا چاہتا ہوں۔" جیفرسن نے نوجوان کی طرف اشارہ کیا۔

"اور مسٹر لاسن یہ ٹیری رگین ہے جس کے بارے میں میں تمہیں بتا رہا تھا۔"

لاسن نے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ وہ کسی ایسے نوجوان کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ جو

حال ہی میں کالج سے ڈگری لے کر نکلا ہو۔

"مسٹر ریگن" لاسن نے کہا۔ "مجھے مسٹر جیفرسن سے معلوم ہوا ہے کہ تم اس علاقہ میں ریڈیو اور ٹی وی سیٹ فروخت کرتے ہو۔"

"ہاں بات تو کچھ ایسی ہی ہے۔"

"اچھا بھئی تم دونوں باتیں کرو۔" جیفر نے درمیان میں بولتے ہوئے کہا۔ "میں نے ڈاکٹر ملارڈ سے کھیلنے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ میں چلدیا۔"

اس نے لاسن سے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور چلا گیا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کچھ جلدی میں ہو۔" لاسن نے اس کے جانے کے بعد کہا۔ "اس لئے مختصر بات کروں گا۔ میں نیشنل فیڈیلیٹی انشورنس کمپنی کا ایجنٹ ہوں۔ اور ٹی وی کی انشورنس کرتا ہوں۔ اگر تم مجھے اپنے گاہکوں کی ایک فہرست دے سکو تو پھر میں ذرا ان سے اپنا کاروبار بھی کرنے کی کوشش کروں۔ اس طرح میرا بہت سا وقت ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔ میں اس فہرست کے بدلے تمہیں اپنے کمیشن کا چوتھائی حصّہ دینے کے لئے تیار ہوں۔"

میں اس وقت بزنس کی باتیں کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ مگر اب اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ جہاں فائدہ کی بات ہو تو اسے بلاوجہ چھوڑ دوں۔

"تم کس قسم کی انشورنس کرتے ہو۔" میں نے پوچھا۔

"عام نوعیت کی۔ ٹی وی کے پارٹس خراب ہوں۔ مرمت اور سروس کی ضرورت ہو وغیرہ وغیرہ ہماری کمپنی ان سب کی ذمہ داری لیتی ہے۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں۔ کہ تم مجھے اپنے گاہکوں کے نام اور پتے دے دو۔"

"اچھی بات ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "نام اور پتوں کی نوٹ بک کہیں میرے

ٹرنک میں موجود ہے۔ میں تمہیں دیئے دیتا ہوں تم نقل کر لو۔ اور جب نوٹ بک فارغ ہو جائے۔ تو اسے شیرف جیفرسن کو دے دینا میں ان سے لے لوں گا۔"

لاسن نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا۔ میں نے ٹرنک کے خانے سے نوٹ بک نکال کر اس کے ہاتھ میں دے دی۔

"مجھے نہیں معلوم تھا۔ کہ نیشنل فیڈیلٹی والے ٹی وی کی انشورنس بھی کرتے ہیں"۔ میں نے کہا۔

"ہم ہر قسم کی انشورنس کرتے ہیں"۔ لاسن نے جواب دیا۔ اور میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے رخصت ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے بازار جا کر ڈیلانی کے ٹی وی سیٹ کے لئے بازار سے مختلف پارٹس خریدے اور سہ پہر تک فرصت پا کر گھر چلدیا۔

میں دو وجوہات سے ڈیلانی کا سیٹ ضرور بنانا چاہتا تھا۔ اول تو یہ کہ اس نوعیت کے اتنے بڑے اور سپر سیٹ کا آرڈر مجھے ابھی تک نہیں ملا تھا۔ اور میں اس طرح خود اپنی صلاحیتوں کا امتحان بھی کرنا چاہتا تھا۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب گلڈا مجھ سے ملنے کبھی نہیں آئے گی۔ میں اس سیٹ کے بہانے ڈیلانی کے گھر آمدورفت برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ میں نے سیٹ بنانا شروع کر دیا جیسے جیسے سیٹ پر کام کرتا جا رہا تھا مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا۔ کہ میرے اور گلڈا کے درمیان ڈیلانی ایک سنگین دیوار کی طرح حائل ہے۔

۲

اس کے دوسرے دن میں ٹی وی کیبنٹ کے لئے لکڑی خریدنے لاس اینجلز گیا

میں نے لکڑی خریدی اور لکڑی والے کو اپنی ضرورت کے مطابق اس سے مختلف پیمائش کے ٹکڑے کاٹنے کے لئے کہا۔ اس نے ایک گھنٹے میں دینے کا وعدہ کیا۔ ایک گھنٹہ گذارنے کی خاطر میں ادھر ادھر بازاروں میں گھومنے پھرنے چلا گیا۔ ایک جوہری کی دکان میں میں نے چاندی کا بنا ہوا نیلے رنگ کا ایک خوشنما پوڈر کمپیکٹ دیکھا اس کا نیلا رنگ بالکل گلڈا کی آنکھوں کی طرح تھا۔ میں نے اسے خرید لیا۔ اور دکاندار سے کمپیکٹ کے ڈھکنے پر اندر کی جانب گلڈا نام کندہ کرا لیا۔ پھر لکڑی لیتا ہوا اپنے کیبن واپس آگیا۔ آتے ہی میں نے ڈیلانی کے گھر فون کیا۔

"یس۔ ہیلو" گلڈا کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم کل رات لاس اینجلز میں میرے ساتھ ڈنر میں شریک ہو سکتی ہو؟" میں نے کہا۔ "میں گیارہ بجے تمہیں گھر سے لے لوں گا۔"

"مجھے افسوس ہے۔" کچھ توقف کے بعد گلڈا نے جواب دیا۔ "آپ نے غلط نمبر ڈائل کیا ہے۔۔ نہیں نہیں۔ ٹھیک ہے۔ اس میں تکلیف کی کیا بات ہے" اور یہ کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

میں نے اندازہ لگایا کہ شاید اس وقت ڈیلانی کمرے میں موجود ہوگا۔ مگر بہر حال اس نے اپنا جواب مجھ تک پہنچا دیا تھا۔ اس لئے مجھے دوسری بار فون کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

دوسرے دن رات کے گیارہ بجے میں اپنا ٹرک کے ساتھ ڈیلانی کے گھر کے سامنے سڑک پر موجود تھا۔ گیارہ بجکر تین چار منٹ پر وہ گیٹ سے باہر آئی۔ اتنے دن کے بعد اسے اپنے سامنے دیکھ کر میرے جذبات میں ہلچل سی مچ گئی۔ میں نے خود

پر قابو پاتے ہوئے ٹرک کا دروازہ کھولا۔ اور گلڈا سیٹ پر بیٹھ گئی۔

ہیلو ٹیری" اس نے کہا۔ اپنی سیٹ پر بیٹھے ہوئے میں نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ پرے کھسک گئی۔

"نہیں ٹیری۔" اس نے کسی قدر سخت لہجہ میں کہا۔ میں نے چونک کر اس کی صورت دیکھی۔

"میں اتنے دن تم سے دور رہا ہوں۔ اور تم....."

"میں نے بھی یہ دن سکون سے نہیں گزارے ہیں۔" اس نے جواب دیا، "مگر میں تم سے کہہ چکی ہوں کہ اب گزشتہ بے تکلفی کا اعادہ نہیں ہوگا۔ اگر تم اس کے بغیر مجھ سے نہیں مل سکتے۔ تو بہتر ہے۔ کہ میں ابھی واپس چلی جاؤں۔ اب ہم ایک دوسرے کے صرف دوست رہ سکتے ہیں۔"

"صرف دوست۔ ان تمام سہانی ملاقاتوں کے بعد۔"

"ٹھیک ہے۔ میں واپس جا رہی ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ مگر میں اب حد سے زیادہ آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں ایک دوست کی طرح تو تم سے مل سکتی ہوں مگر....."

"او کے۔" میں نے اس کی بات کاٹ دی۔ "مجھے یہ شرط بھی منظور ہے۔"

"کیا تمہیں واقعی میرے نہ ملنے سے بہت تکلیف پہنچی ہے۔" اس نے پوچھا۔

"اب ان باتوں کو جانے دو۔ میں نے کہہ دیا۔ کہ مجھے تمہاری شرط منظور

ہے۔" میں نے کچھ خفگی سے جواب دیا۔ اور ٹرک اسٹارٹ کردیا۔

لاس اینجلز کا فاصلہ یہاں سے اسی میل تھا۔ سڑک بہت عمدہ اور کشادہ تھی مگر اس کے باوجود وہاں پہونچنے میں تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے تھے اور اس پورے وقفہ میں ہم دونوں کے درمیان کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ شروع شروع میں گلاڈا نے کوشش بھی کی مگر یہ دیکھ کر کہ اس طرح کی لایعنی گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں خاموش ہو گئی۔

وہ اٹالین ریسٹورنٹ جس کا میں نے اس موقع کے لئے انتخاب کیا تھا۔ ہرموسا بیچ پر شہر سے باہر واقع تھا۔ میں نے ٹرک پارکنگ پلاٹ پر کھڑا کیا۔ اور ہم دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ان میزوں کی جانب بڑھ گئے۔ جو درختوں کے سائے میں سمندر کے کنارے ڈال دی گئی تھیں۔ ہم نے ساتھ ساتھ کھانا کھایا۔ اور بہترین قسم کی شیمپین کے ایک دو گلاس بھی پئے۔ میں برابر اس کی طرف دیکھتا رہا۔ اور اس کی آنکھوں میں جھانک کر وہ چمک تلاش کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ جو میں نے گذشتہ ملاقاتوں میں دیکھی تھی۔ مگر بیکار۔ یہ بالکل ایسا ہی تھا۔ جیسے کسی مکان کی روشن کھڑکیوں پر دفعتاً سیاہ پردے کھینچ دیئے جائیں۔ کھانے کے بعد ادھر ادھر کی باتوں کے بعد اس نے مجھ سے میرے کاروبار کے بارے میں پوچھا۔ میں نے اسے بتایا کہ ہر دست تو بس گذارے کے لائق ہی آمدنی ہوتی ہے لیکن یہ کہ میرے اندر صلاحیت کی کمی نہیں۔ اگر مجھے کہیں سے کافی سرمایہ مل جائے تو میں اپنے کاروبار کو اتنی وسعت دے سکتا ہوں۔ کہ اس سے بے اندازہ آمدنی ہونے لگے۔

"تمہیں کتنے سرمایہ کی ضرورت ہوگی؟"

" کم سے کم پچیس ہزار ڈالر اور اگر اس سے دگنی رقم مل جائے۔ تو کیا بات ہے۔"

" اگر وہ مرجائے ٹیری تو تمہیں اس سے زیادہ رقم اپنے کاروبار کے لئے مل سکتی ہے۔"

" میں جانتا ہوں۔ تم مجھے پہلے بھی بتا چکی ہو۔ لیکن بات پھر وہیں آجاتی ہے۔ کہ اگر وہ مرجائے تو....."

اس نے اپنی رسٹ واچ کی طرف دیکھا۔

" اوہ میں سمجھ رہا ہوں۔ کہ تم اب گھر جانا چاہتی ہو۔" میں نے کچھ تلخی سے کہا۔ " کہ شاید تمہارے محبوب شوہر کو دوائی کسی گولی وغیرہ کی ضرورت ہو۔"

" پلیز ٹیری"......

میں نے ویٹر کو بل لانے کا اشارہ کیا۔ پھر جب ہم دونوں ٹرک کی طرف واپس جارہے تھے۔ تو وہ بولی۔

" میرا آج کا وقت بہت اچھا گزرا۔ یقین کرو۔ کہ تقریباً چار سال کے بعد مجھے اس طرح ایک پرلطف ڈنر کھانے کا موقع ملا ہے۔"

" مجھے خوشی ہے۔ کہ تم نے اسے پسند کیا۔" میں نے جواب دیا۔ میں اتنا ناواقف تھا۔ کہ تکلفاً بھی اپنی پسندیدگی کا اعتراف کرنا نہیں چاہتا تھا۔

ہم ایک مرتبہ پھر ٹرک میں بیٹھے اور ٹرک واپس چل دیا۔ جب اس کا گھر ایک دو میل رہ گیا تھا۔ تو میں نے ٹرک کو ایک طرف سائڈ میں کر کے روک لیا۔ گلوریا نے جلدی سے چونک کر مجھے گھورا۔

"تم نے ٹرک کیوں روک دیا۔"

"میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔ اور پھر اپنی جیب سے وہ چاندی کا پوڈر کمپیکٹ نکالا۔ اور اس کی گود میں ڈال دیا۔

"یہ کیا ہے۔ ٹیری" گلاڈا نے پوچھا۔ کمپیکٹ کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔

"کھول کر دیکھ لو۔" میں نے جواب دیا۔

اس نے کاغذ علیحدہ کیا۔ چاند کی ہلکی روشنی میں سنہرے کاغذ کے درمیان رکھا ہوا۔ خوبصورت کمپیکٹ اس وقت کہیں زیادہ دلکش نظر آ رہا تھا۔ میں نے گلاڈا کو تیزی سے سانس لیتے سنا۔

"یہ تم میرے لئے لائے ہو۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کا رنگ تمہاری آنکھوں سے میچ کرتا ہے۔"

"اوہ ٹیری..... " مگر..... مگر میں اسے کیسے قبول کر سکتی ہوں۔ تمہیں میرے لئے یہ تحفہ نہیں لانا چاہیے تھا۔

"جب میں نے اسے دیکھا تو محسوس کیا۔ کہ یہ دنیا میں اگر کسی کے استعمال کے لئے بنایا گیا ہے۔ تو وہ صرف تم ہو سکتی ہو۔"

"تم مجھے پھر بہکانا چاہتے ہو ٹیری اور میں...."

"میں تمہیں بالکل بہکانا نہیں چاہتا۔ یہ صرف ایک تحفہ ہے۔ کوئی رشوت نہیں ہے۔

میں نے جھک کر ٹرک کا انجن اسٹارٹ کر دیا۔ اور تیزی سے اس کے کیبن کی طرف روانہ ہو گیا۔ گلاڈا خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ مگر اس کی انگلیاں

کمپیکٹ سے کھیل رہی تھیں۔ میں نے کیبن کے گیٹ پر ٹرک روک لیا۔ نیچے اتر کر
اس کے لیے دروازہ کھولا۔ ہم دونوں چند لمحہ ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔

"میں اس خوبصورت تحفہ کے لیے تمہاری ممنون ہوں پیٹری۔" گلڈا نے آہستہ
سے جواب دیا۔ اور پھر یکبارگی اس کے ہاتھ میری گردن میں حمائل ہو گئے۔ ۔ ۔ ۔ "

مگر میرے لیے اس میں کوئی جاذبیت کوئی کشش نہیں تھی۔ اس وقت بھی
جبکہ گلڈا کی مرمریں باہیں میرے گلے کا ہار تھیں میرا ذہن اس شخص کے بارے میں
سوچ رہا تھا۔ جو اس وقت صرف ایک سو گز کے فاصلے پر اپنے آرام دہ بستر
پر محو خواب تھا۔ اور میں اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کر رہا تھا۔ کہ جب تک وہ
زندہ ہے میرے لیے گلڈا کی محبت میں کوئی خوشی کوئی مسرت نہیں ہے۔

۳

دوسرے دن علی الصبح گلڈا نے فون کیا۔

" میں جب واپس پہونچی تو وہ جاگ رہا تھا۔" اس نے بتایا اس کے کمرے
کی بجلی جل رہی تھی۔"

ریسیور پر میری گرفت سخت ہو گئی۔

"کیا اسے معلوم ہو گیا ہے کہ تم باہر گئی تھیں؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

" مجھے معلوم نہیں۔ مگر وہ بہت خاموش اور چڑ چڑا سا ہو رہا ہے۔"
گلڈا نے جواب دیا۔" دیکھو پیٹری اب ہمیں اپنے تعلقات کو بالکل ختم کر دینا چاہیئے
آئندہ تم مجھ سے ملنے یا فون کرنے کی کوشش مت کرنا اسے کبھی میری اس لغزش کا

حال نہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے مگر۔۔۔۔"

"دیکھو گلڈا"۔ میں اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔ "اب ہم اتنی دور آگئے ہیں کہ پیچھے واپس نہیں جا سکتے۔"

"وہ آرہا ہے۔۔۔۔" گلڈا نے جلدی سے کہا۔ اور لائن خاموش ہوگئی۔

جب کوئی مرد کسی عورت سے اس طرح محبت کرتا ہے۔ جس طرح میں گلڈا سے کرتا تھا۔ تو اس کے افعال عقل سے زیادہ جذبات کے تابع ہوتے ہیں۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ گلڈا کے فون کے بعد چار دن اور چار راتیں اضطراب میں گذارنے کے بعد میری حالت کافی خراب تھی۔ کسی کام میں میرا دل نہیں لگ رہا تھا۔ کاروبار ٹھپ پڑا ہوا تھا۔ میں اپنے گاہکوں کے ساتھ تلخ کلامی سے پیش آنے لگا تھا۔ اور ان چار دنوں میں ایک چیز بھی فروخت نہیں کر سکا۔ اس درمیان میں میں نے تین مرتبہ اسے فون کیا ایک مرتبہ ملازمہ ماریا نے رسیور اٹھایا۔ اور میں نے جلدی سے کنکشن آف کر دیا۔ ایک مرتبہ ڈیلانی نے جواب دیا۔ اور میں نے رسیور رکھ دیا۔ ایک مرتبہ گلڈا نے فون رسیو کیا اور اسی نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ میں نے راتوں کو اس کے گھر کے چاروں طرف چکر لگائے۔ اس کے کمرے کی کھڑکی کے سامنے گھنٹوں ٹہلتا رہا۔ مگر اس کی کھڑکی کے پردے نہ اٹھنا تھے نہ اٹھے۔ پانچویں رات کو یہ کیفیت میری برداشت سے باہر ہوگئی تو میں نے شراب سے غم غلط کرنا چاہا۔ کوئی شک نہیں انگور کی بیٹی نے کچھ دیر کے لئے مجھے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔ چار راتوں کے بعد میں پہلی مرتبہ گہری نیند سویا۔ مگر میرے خواب پھر بھی گلڈا سے آباد رہے۔ لیکن اس تفصیل سے آخر فائدہ کیا ہے۔۔ آٹھویں دن ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس نے اس صورت حال کو یکسر بدل دیا۔

رات کے نو بجے کا وقت تھا۔ رات بالکل سیاہ تھی۔ اور کچھ بارش کے آثار تھے۔
میں برآمدے میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب سے مجھے شراب نے وقتی سکون دیا تھا۔ میں
رات کے وقت عموماً پیئے ہوئے ہوتا تھا۔ اس وقت بھی نشے میں تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی بجنے
لگی۔ میں نے کمرے میں جاکر رسیور اٹھایا۔

"کیا تم ہو رگین۔" میں نے ڈیلانی کی آواز پہچان لی۔

"ہاں۔"

"وہ جو تم ٹی وی دے گئے تھے۔ خراب ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کوئی ٹیوب
جل گیا ہے۔" اس نے بتایا۔

یہ پہلی خوش خبری تھی۔ جو میں نے گذشتہ آٹھ دن میں سنی تھی۔ آخر کار مجھے
ایک جائز بہانہ وہاں جانے کا مل گیا تھا۔

"میں ابھی آرہا ہوں۔" میں نے جلدی سے کہا۔

"نہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" ڈیلانی نے جواب دیا۔ "کل آجاؤ تب
بھی کوئی نقصان نہیں۔"

کل جمعہ تھا۔ اور اس بات کا امکان تھا۔ کہ گلڈا شاپنگ کرنے گلس
کیمپ جائے۔

"میں کل نہیں آسکتا۔"

"اچھی بات جیسی تمہاری مرضی۔" ڈیلانی نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔
یہ حال تھا میری بے تابی کا کہ میں دس منٹ بعد ڈیلانی کے کیبن کے سامنے ٹرک
سے اتر رہا تھا۔ میں نے اوزاروں کا بیگ اٹھایا۔ اور برآمدہ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا

اس وقت تک دوبارہ گلڈا کو دیکھنے کے خیال سے میرا دل بلیوں اچھل رہا تھا مگر جب میں کمرے میں داخل ہوا تو ڈیلانی اکیلا بیٹھا ہوا کوئی رسالہ پڑھ رہا تھا۔

میرے دل کو زبردست دھکا سا لگا۔ یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہیں آئی تھی۔ کہ گلڈا اس طرح مجھے دانستہ نظر انداز کرنے کی کوشش کرے گی ڈیلانی نے مجھے دیکھ کر ٹی وی کی طرف اشارہ کیا۔

"میرا خیال ہے۔ کہ کوئی ٹیوب جل گیا ہے۔" اس نے کہا۔

میں والو چیک کرنے لگا۔ ڈیلانی جو مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اچانک بولا۔

"میں تمہیں ایک مشورہ دیتا ہوں۔ اگر کبھی میری بیوی تمہیں اپنے ساتھ کار میں بیٹھنے کی دعوت دے تو کبھی قبول مت کرنا۔ میں نے اسے ایک مرتبہ کار ڈرائیو کرنے کا موقع دیا تھا۔ صرف ایک مرتبہ۔ اور اس دن سے آج تک میں اس کرسی سے بندھ کر رہ گیا ہوں۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اپنے کام میں لگا رہا۔ جلد ہی مجھے ایک والو جلا ہوا مل گیا۔ میں ٹرک سے دوسرا والو نکالنے باہر گیا۔ تو دیکھا کہ گلڈا کے کمرے میں روشنی ہو رہی ہے۔ مگر کھڑکی پہ پردہ پڑا تھا۔ گویا وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ مگر میرے سامنے آنا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے واپس کمرے میں جا کر سیٹ میں نیا والو لگا دیا۔ پھر میں نے سوئچ آن کیا۔ اور تصویر ابھر کر سامنے آ گئی میں نے کنٹراسٹ اور ساؤنڈ وغیرہ سیٹ کر کے سوئچ آف کر دیا۔

"یہ ٹھیک ہو گیا ہے" میں نے کہا۔

"کتنے ڈالر ہوئے۔" ڈیلانی نے پوچھا۔

"تین ڈالر۔"

"گلڈا۔" ڈیلانی نے پکارا۔ "یہاں آؤ۔" ایک مرتبہ پھر مجھے ڈیلانی کے رویہ سے گلڈا کے لئے اس کی نفرت کا احساس ہوا۔ اس نے بالکل اس طرح آواز دی تھی۔ جیسے کوئی اپنے کتے کو بلاتا ہے۔ اس وقت میں نے پہلی مرتبہ ڈیلانی کے قریب رکھی ہوئی میز پر شراب کی بوتل اور گلاس دیکھا۔ اور گویا وہ شراب کے نشے میں تھا۔

دروازہ کھلا اور گلڈا اندر داخل ہوئی۔ اور مجھے یہ دیکھ کر ایک دھکا سا لگا۔ کہ اس کے چہرے کا رنگ کتنا پیلا پڑا ہوا ہے۔ اس نے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے سر ہلایا۔

"مجھے تین ڈالر دو۔" ڈیلانی نے ترشی سے کہا۔ گلڈا کمرے میں دوسری طرف اپنے رکھے ہوئے۔ ہینڈ بیگ تک گئی۔ میں اس وقت سیٹ کی عقبی تختی لگا رہا تھا۔ آخری پیچ کستے ہوئے میں نے دیکھا کہ وہ ڈیلانی کے پاس گئی اور بیگ کھول کر تین ڈالر کے نوٹ لے دیئے۔ بیگ بند کر رہی تھی۔ کہ وہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا۔ اور وہ سب چیزیں جو اس میں رکھی تھیں۔ پرس سے باہر نکل پڑیں۔ ان میں وہ پوڈر کمپیکٹ بھی شامل تھا۔ جو میں نے گلڈا کو دیا تھا ڈیلانی نے اسے گھور کر دیکھا۔ ایک لمحہ کے لئے ایسا معلوم ہوا جیسے گلڈا سہم کر رہ گئی ہو۔ مگر پھر وہ آگے بڑھی اور کمپیکٹ اٹھالیا۔ ڈیلانی نے اس کی کلائی پکڑ کر پوری بے رحمی سے مروڑ دی۔ اور کمپیکٹ اس کے ہاتھ سے چھین لیا۔

یہ سب کچھ چند سیکنڈ کے اندر ہو گیا۔ میرے دیکھتے دیکھتے ڈیلانی نے اپنا الٹا ہاتھ گھما کر پوری طاقت سے گلڈا کے منہ پر مارا۔ تھپڑ اتنی قوت سے مارا گیا تھا۔ کہ گلڈا کا منہ پھر گیا وہ لڑکھڑا کر گھٹنوں اور ہاتھوں کے بل فرش پر گر پڑی۔

میں جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔ میرے دل میں ڈیلانی کے لئے نفرت کا شدید طوفان ابل پڑا تھا۔ میرا دل چاہ رہا تھا۔ کہ میں اسی وقت اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دوں۔ مگر میں نے بڑی کوشش سے اپنے آپ کو اس ارادہ سے باز رکھا۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے ڈیلانی نے ایک مرتبہ پھر کمپیکٹ کی طرف دیکھا۔ گلڈا کانپتے قدموں سے اٹھی۔ اس کے منہ سے خون رس رہا تھا۔ ڈیلانی نے کمپیکٹ کھول کر اس کے ڈھکنے پر گلڈا کا نام دیکھا۔ پھر اس کی قہر آلود نظریں گلڈا پر جم گئیں۔

"تو تمہیں کوئی عاشق مل گیا ہے۔" وہ غرایا۔

گلڈا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"مجھے ایسا ہی بنا کر تمہارا دل ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔ کہ تم فاحشہ بھی بن گئیں۔" ڈیلانی چیخا اور کمپیکٹ کو اتنی زور سے دیوار پر کھینچ مارا کہ اس کے اندر لگا ہوا شیشہ چور چور ہو گیا۔ گلڈا بھاگتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ پھر جیسے اچانک ڈیلانی کو میری موجودگی کا احساس ہوا۔

"گیٹ آؤٹ" وہ چلایا۔ "اگر تم نے اس بارے میں کسی سے کچھ کہا تو

میں تمہارا یہاں رہنا مشکل کر دوں گا۔"

میں نے اپنا اوزاروں کا تھیلا اٹھایا۔ اور کمرے سے باہر آ گیا۔ ٹرک میں بیٹھ رہا تھا۔ کہ گلیڈرا اچانک سامنے آ گئی۔ میں اس کی طرف بڑھا۔

"مجھے ہاتھ مت لگانا۔" گلیڈرا نے کہا۔ اس کی آواز میں کچھ ایسی ہسٹریائی کیفیت تھی۔ کہ میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔

"اب اس واقعہ کے بعد تم اس کے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔" میں نے کہا۔ "میرے ساتھ چلو۔ میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا۔ ڈیلانی کو تمہیں طلاق دینا ہی پڑے گی۔"

"نہیں،" وہ بولی۔ "آئندہ یہاں مت آنا۔ محض تمہاری وجہ سے آج مجھے یہ ذلت برداشت کرنا پڑی ہے۔"

"ایسی باتیں مت کرو۔ اب تم اس کے ساتھ نہیں رہ سکتیں۔ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہی پڑے گا۔" میں نے جواب دیا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کی مگر اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑا لیا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے قدموں پر گر کر التجا کروں کہ آئندہ مجھ سے دور رہنا۔ میں اسے اب بھی یقین دلا سکتی ہوں کہ وہ کمپیکٹ میں نے خود خریدا تھا۔ بشرطیکہ تم پھر یہاں آنے کی کوشش نہ کرو۔ آخر کتنی مرتبہ میں تم سے کہوں کہ میں اسے نہیں چھوڑ سکتی۔"

"جب تک کہ وہ مر نہیں جاتا۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ "تم نے یہ ہی کہا تھا نا۔"

"وہ نہیں مرے گا۔ وہ ابھی برسوں تک ایک قفس میں بند بے بس پرندے کی طرح میرے تڑپنے کا تماشا دیکھتا رہے گا۔" گلاڈا نے انتہائی تلخی سے جواب دیا۔ "تم باز نہیں آئے، تو پھر میں تم سے نفرت کرنے لگوں گی؟"

یہ کہہ کر وہ ایک دم مڑی۔ اور گھر میں بھاگتی چلی گئی۔ میں نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش نہیں کی۔ مگر میں نے ڈیلانی کو ختم کرنے کا تہیہ ضرور کرلیا اس کے علاوہ ہم دونوں کے سامنے کوئی اور راستہ نہیں تھا۔ مجھے تعجب ہوا کہ آخر اس بات کا خیال مجھے پہلے کیوں نہیں آیا۔

تیسرا باب

۱

میں گھر جاکر بستر پر کروٹیں بدلنے لگا۔ قتل۔ ایک مرتبہ اس فیصلہ پر پہنچ جانے کے بعد میں بڑی سنجیدگی سے اس کو بروئے کار لانے کے بارے غور کر رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ آخر اسے کس طرح ٹھکانے لگایا جائے۔ کہ مجھ پر اس کی موت کا شبہ تک نہ کیا جا سکے۔ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے بھی اس انداز سے غور کر چکے تھے۔ اور تقریبًا سب ہی نے کوئی نہ کوئی ایسی خطرناک غلطی کی تھی کہ بالآخر پکڑے گئے۔

مگر مجھے کوئی غلطی نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے کوئی ایسا پلان بنا لیا ہے جس میں ذرا سا بھی جھول نہیں کوئی ایک بھی رخنہ نہیں، اس وقت تک اس پلان کو بروئے کار لانے کی کوشش ہی نہیں کرنا چاہیئے ڈیلانی کی موت سے مجھے اتنے فائدے نظر آ رہے تھے کہ ہر لمحہ میرا ارادہ کچھ اور بھی پختہ ہوتا جا رہا تھا۔ سب سے بڑی بات یہ تھی۔ کہ گلڈا آزاد ہو جائے گی۔ میں اس سے شادی کر سکوں گا۔ اس کی دولت ورثہ میں گلڈا کو ملے گی۔ گویا دوسرے الفاظ میں مجھے ملے گی۔ اور میں اسے اپنے کاروبار کی ترقی میں لگا سکوں گا۔ ہم ایک نئی اور پُر مسرت زندگی کی ابتدا کر سکیں گے۔ بشرطیکہ میں ڈیلانی کو قتل کرنے کا کوئی ایسا پلان بنا سکوں۔ جس میں کسی کو یہ شبہ نہ ہو سکے۔ کہ یہ کام میں نے

کیا ہے۔

اور یہ کوئی آسان بات نہیں تھی۔ ڈیلانی کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ اسے کیبن میں قتل کرنا پڑے گا۔ اور یہ کام ایسے وقت میں ہونا چاہیئے۔ جب گلڈا گھر سے باہر ہو۔ گویا وقت بھی محدود تھا۔ اور یہ آسانی حاصل نہیں تھی۔ کہ جب چاہوں اسے ختم کر دوں۔ اسے جمعہ کے دن صبح کے ساڑھے نو بجے سے بارہ بجے دوپہر کے درمیان ہی وقوعہ پذیر ہونا چاہیئے تھا۔ اور دن کی روشنی میں کسی کو قتل کرنا بذات خود ایک خطرناک حرکت تھی۔ اگرچہ ڈیلانی کے کیبن کو جانے والی سڑک بہت کم استعمال کی جاتی تھی مگر پھر بھی سڑک تھی اور دن میں اس پر راہگیروں کی آمدورفت کو روکا نہیں جا سکتا تھا مجھے وہاں آتے یا وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا جا سکتا تھا۔ پھر ملازمہ ماریا کا سوال بھی تھا۔ مجھے یہ انتظام بھی کرنا تھا۔ کہ وہ اس وقت گھر میں موجود نہ ہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ پلان کچھ بھی ہو مجھے اور گلڈا کو ہر شک و شبہ سے پاک رہنا چاہیئے۔ میرے اور گلڈا کے پاس یہ ثبوت ہونا چاہیئے۔ کہ وہ واردات کے وقت کہیں اور تھے۔

بظاہر مجھے یہ ایک ناقابل حل الجھن محسوس ہوتی تھی۔ اور اگرچہ میں آدھی رات تک کسی اطمینان بخش حل کے لئے دماغ کھپاتا رہا۔ مگر کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی اور پھر تقدیر دیکھئے کہ خود ڈیلانی نے مجھے اس کا حل بتا دیا۔ دوسرے دن صبح کو میں باہر جا رہا تھا۔ کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے رسیور اٹھایا۔ ڈیلانی بات کر رہا تھا۔

"مسٹر ریگن" اس نے کہا۔ میں بتا نہیں سکتا کہ اس کی آواز سن کر میں نے کیسی عجیب سنسنی محسوس کی۔

"فرمائیے" میں نے جواب دیا۔

"کیا تم اس وقت یہاں آ سکتے ہو۔" وہ بولا۔ "مجھے تم سے کچھ ضروری گفتگو کرنا ہے۔ میں بہت ممنون ہوں گا۔ اگر تم چند منٹ مجھے دے سکو۔"

آج جمعہ تھا۔ گلڈا کے گھر پر موجود ہونے کا امکان کم تھا۔ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ جس شخص کو میں قتل کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں اسے ایک مرتبہ اور دیکھ لوں۔

"اچھی بات ہے مسٹر ڈیلانی میں آ رہا ہوں۔ میں نے جواب دیا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

ٹھیک نصف گھنٹے بعد میں اپنے ٹرک سے ڈیلانی کے کیبن کے سامنے اتر رہا تھا۔ ڈیلانی برآمدے میں اپنی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہسکی کا ایک گلاس تھا۔ چہرے پر سرخی تھی۔ اور آنکھیں ضرورت سے زیادہ چمک رہی تھیں۔

"بیٹھ جاؤ رنگین" اس نے اپنی کرسی کے قریب ایک خالی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر اپنا سگرٹ کیس میری طرف بڑھایا۔ "لو سگرٹ پیو۔"

میں نے سگرٹ لیا۔ اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ صرف اس کی طرف دیکھتے ہی سے میرے جسم میں ہلکی ہلکی پھریریاں اٹھ رہی تھیں۔

"کل رات جو کچھ ہوا میں اس کے لئے تم سے معذرت خواہ ہوں" ڈیلانی نے کہا۔ "میں نشے میں تھا۔ اس کے علاوہ بہرحال میں انسان ہوں اور مجھے بھی اس بات پر غصہ آ سکتا ہے۔ کہ میری بیوی میرے ساتھ بیوفائی کر رہی ہے۔"

"مگر اس سلسلہ میں تمہیں مجھ سے معذرت خواہ ہونے کی ضرورت نہیں مسٹر

ڈیلانی۔" میں نے جواب دیا۔ یہ میرا معاملہ نہیں ہے۔"

"چونکہ تم اس افسوسناک واقعہ کے وقت موجود تھے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ تم سے بھی معذرت چاہ لوں۔ اور یہ درخواست کروں کہ تم اس بات کا کسی سے ذکر نہیں کرو گے۔"

"میں دوسرے لوگوں کے معاملات کے بارے میں کسی سے کبھی گفتگو نہیں کرتا۔"

میں نے کہا۔" اگر تمہیں صرف یہی بات کہنا تھی تو اب میں اجازت چاہوں گا۔"

میں چلنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔

"اس سیٹ کا کیا رہا۔ جو تم میرے لئے بنا رہے ہو۔ کب تک تیار ہو جائے گا۔" ڈیلانی نے پوچھا۔

"میں اسے پیر کے دن دے سکوں گا۔"

"بہت خوب" ڈیلانی نے کہا۔ اور پھر سگریٹ کا ایک کش لیتے ہوئے بولا

"میری بیوی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔"

میں اس سوال سے دل ہی دل میں کچھ چونکا۔ کیا ڈیلانی کو یہ شبہ ہو گیا ہے۔ کہ میں اس کی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔

"آخر ایک ایسے سوال کے جواب میں تم مجھ سے کیا سننے کی توقع رکھتے ہو۔" میں نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

"میں صرف تمہارا خیال معلوم کرنا چاہتا تھا۔" ڈیلانی نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔" میں تمہیں اپنی بیوی کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں شاید اس کے بعد تم بہتر اندازہ لگا سکو۔ کہ میں اس پر ہاتھ اٹھانے میں زیادہ قصوروار

نہیں تھا۔

"مجھے کام کرنا ہے مسٹر ڈیلانی۔ میں اب اجازت چاہوں گا۔"

"میں نے اسے پہلی مرتبہ اسٹوڈیو کے نہانے کے تالاب میں دیکھا تھا۔"

ڈیلانی میری طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "وہ وہاں ایکسٹرا تھی اور چھوٹے چھوٹے رول کیا کرتی تھی۔ میں اسے ایک نظر دیکھتے ہی اس کی محبت میں مبتلا ہو گیا۔ اور آخر کار اس سے شادی کر لی۔ اور پھر شادی کے بعد مجھے پہلی مرتبہ معلوم ہوا۔ کہ اس نے مجھ سے محض دولت کے لئے شادی کی تھی۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ رنگین کہ میری بیوی دولت کی ہوس میں دیوانی ہے۔ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں سوچ سکتی۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ شادی کے بعد اس نے جو پہلی فرمائش مجھ سے کی تھی وہ کیا تھی۔ یہ کہ میں حادثہ کی انشورنس پالیسی لے لوں۔ اور پھر اس وقت تک نہیں مانی جب تک میں نے ایک لاکھ ڈالر میں بیمہ نہ کرا لیا اور اس پر بھی اسے یقین اس وقت آیا۔ جب میں نے اسے پالیسی کے کاغذات دکھائے مگر یہ بات اسے معلوم نہیں تھی۔ کہ میں نے اسے دکھانے کے بعد پالیسی کے تمام کاغذات پھاڑ دیئے تھے۔ جانتے ہو اس کے بعد کیا ہوا۔"

اس نے بڑی زہریلی مسکراہٹ سے میری طرف دیکھا۔

"ہم دونوں ایک پارٹی میں گئے۔ میں نے کچھ زیادہ شراب پی لی۔ پھر جب ہم واپس آنے کے لئے کار میں بیٹھے تو اس نے کار چلانے پر ضد کی۔ اور میں نے اپنی حماقت سے اسے اجازت دے دی۔ میں پچھلی سیٹ پر سو رہا تھا۔ پہاڑی سڑک پر کسی جگہ وہ اپنے ایک دوست سے باتیں کرنے کے لئے کار سے اتر پڑی

مگر اترتے ہوئے اس نے پارکنگ بریک ٹھیک سے نہیں لگایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کار ڈھلوان سڑک پر پیچھے کی طرف لڑھکنے لگی اور ایک چٹان سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ اور میں زندگی بھر کے لئے اپاہج ہو گیا۔ یا اس نے اس لئے کیا تھا۔ کہ میں حادثہ میں مر جاؤں اور وہ انشورنس پالیسی کے ایک لاکھ ڈالر وصول کر سکے!"

"میں یہ باتیں سننا نہیں چاہتا۔" میں نے کہا۔ "تم اس وقت نشے میں ہو اور نہیں جانتے کہ کیا کہہ رہے ہو۔"

"ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو۔ مگر میں اپنے دماغ سے اس خیال کو نہیں نکال سکتا اب اس نے کوئی اور چاہنے والا تلاش کر لیا ہے۔ اور مجھے ایک مرتبہ پھر اپنی زندگی خطرے میں نظر آنے لگی ہے۔ وہ آدمی جس نے پہاڑی سڑک پر کار میں پٹرول نہ ہونے کا بہانہ کرتے ہوئے کار کھڑی کر دی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کا دوست تھا۔ مگر کیا خبر وہ بھی اس کا چاہنے والا ہو۔ پولیس کو اس وقت گلڈا پر شبہ بھی ہوا تھا۔ مگر میں نے اسے بچانے کے لئے یہ بیان دے دیا۔ کہ میں نے پارکنگ بریک کو چھوا تھا۔ اس وقت اپنی حماقت سے مجھے اس پر اعتماد تھا۔ اور آج اسی اعتماد کی سزا وہ مجھے دے رہی ہے۔"

ڈیلانی نے جو کچھ کہا تھا۔ مجھے اس کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں تھا۔ مگر مجھے خوشی تھی کہ اس نے اس طرح اپنی ذہنیت پوری طرح کھول کر رکھ دی تھی۔ اور اب اسے قتل کرتے ہوئے میں ذرا بھی پشیمانی محسوس نہیں کروں گا۔

"اچھا مسٹر ڈیلانی اب میں اجازت چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔ اور برآمدے کی سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھا دیا۔

"ایک منٹ ٹھہرو۔" ڈیلانی نے آواز دی۔ "یہ جو سیٹ تم میرے لیے بنا رہے ہو کیا اس میں کسی ایسے آلے کا انتظام کر سکتے ہو۔ کہ میں اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے اسے کھول یا بند کر سکوں۔ اور مجھے کرسی چلا کر سیٹ کے پاس آنے جانے کی ضرورت نہ پڑے۔"

اور جب یہ الفاظ اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔ تو دفعتاً مجھے اپنی الجھن کا حل نظر آ گیا۔ میں نے دیکھ لیا۔ کہ میں اسے کس طرح قتل کر سکتا ہوں۔ ایک ٹی وی کنٹرول آلہ میری الجھن کا جواب تھا۔ مجھے صرف اتنا کرنا ہوگا۔ کہ اس آلے میں کسی طرح کرنٹ دوڑ جائے۔ پھر اپنی لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا ڈیلانی ٹی وی سے آنے والے طاقتور کرنٹ سے اسی طرح ہلاک ہو جائے گا۔ جیسے اسے بجلی کی کرسی پر بٹھا دیا گیا ہو۔ میں رکا نہیں سیڑھیوں کی طرف بڑھتا رہا کیونکہ مجھے شبہ تھا۔ کہ وہ میرے چہرے کے تاثرات سے یہ نہ جان لے کہ میں اسے قتل کرنے کی اسکیم بنا رہا ہوں۔

"اچھی بات ہے۔ مسٹر ڈیلانی" میں نے گردن موڑتے ہوئے جواب دیا "میں ایسا آلہ آپ کو بنا دوں گا۔"

میں سیدھا اپنے کیبن گیا تاکہ اس نئے خیال کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکے جو خود ڈیلانی نے میرے ذہن میں پیدا کیا تھا۔ مجھے بڑی حد تک یقین ہوتا جا رہا تھا۔ کہ میں اس ترکیب سے کسی کے دل میں ذرا سا شبہ پیدا کیے بغیر میں ڈیلانی کو ختم کر سکتا ہوں۔ صرف یہ ہی ایک طریقہ تھا۔ جس سے اس کی موت قتل نہیں ایک حادثہ نظر آئے گی۔ اور اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ باہر سے کوئی جاسوس آنے

کے بجائے شیرف جیفرسن ہی اس معاملے کی تحقیقات کرے گا. جبکہ قتل ہونے کی صورت میں مجھے پورا یقین تھا کہ جیفرسن خواہ خود نہ چاہے مگر حکومت ضرور لاس اینجلز کے کسی پولیس آفیسر کو تحقیقات کے لئے روانہ کردے گی اور تحقیقات وہ معاملہ تھا جس سے مجھے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرنا تھی۔

شیرف جیفرسن جیسے سیدھے سادے آدمی کو جس بات کا چاہے یقین دلایا جا سکتا ہے۔ لاس اینجلز کا کوئی جاسوس مثال کے طور پر لفٹیننٹ جان لوس تحقیقات کرنا شروع کردے تو پھر کوئی بات راز نہیں رہ سکتی. میں جان لوس کو جانتا تھا. وہ بڑا ہوشیار اور زیرک تھا. کئی قاتل اس کے ہاتھوں پکڑے جا چکے تھے. مجھے اس سے مقابلہ کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا. اس سے حادثہ والی بات ہی ٹھیک تھی. لیکن اسے بروئے کار لانے کے لئے پہلے کچھ ابتدائی تیاریوں کی ضرورت تھی۔

پہلی بات ٹی وی سیٹ کا مکمل کرنا تھی۔ چنانچہ میں اپنی ورکشاپ میں داخل ہوا اور پوری تندہی سے سیٹ تیار کرنے میں لگ گیا۔ کام کرتے ہوئے مجھے برابر گلڈا کا خیال آرہا تھا۔ ہر تار جو میں جوڑتا تھا. ہر دالوچ میں لگا رہا تھا. مجھے گلڈا سے کچھ اور قریب کرتا چلا جا رہا تھا۔

یقیناً میں اس وقت پاگل تھا. احمق تھا. مگر جب کوئی گلڈا جیسی عورت کی محبت میں گرفتار ہو جائے. تو اسے پاگل ہونا ہی پڑتا ہے۔

۲

پیر کی صبح کو میرا پہلا کام یہ تھا. کہ میں نے ٹی وی سیٹ اٹھا کر اپنے ٹرک میں رکھا

اور ڈیلانی کے کیبن روانہ ہو گیا۔ جب سے ڈیلانی نے اسے تھپڑ مارا تھا۔ میری گلڈا سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ بیشک اس کی یاد ایک لمحہ کے لئے بھی میرے دل سے نہیں نکلی تھی مگر میں اس وقت تک اس کا سامنا کرنے سے بچنا چاہتا تھا۔ جب تک اپنی اسکیم کو عملی جامہ نہ پہنا دوں۔ مجھے خطرہ تھا کہ وہ کوئی ایسی بات نہ کہہ دے جس سے مجھے اپنی اسکیم پر عمل کرنے کا موقع نہ ملے۔ جبکہ میں اب اسے انتہا تک پہنچانے کا تہیہ کر چکا تھا۔ میں کیبن کے گیٹ میں داخل ہوا تو گلڈا بیک کار کو پانی سے دھو رہی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا اور ایک لمحہ کیلئے ہم دونوں کی نظریں ملیں پھر میں آگے بڑھ گیا۔

ڈیلانی اخبار پڑھ رہا تھا۔ آہٹ سن کر اس نے میری طرف دیکھا۔

"یہ لو مسٹر ڈیلانی" میں نے سیٹ اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہا "جیسا کہ میں وعدہ کیا تھا۔ تمہارا سیٹ بالکل تیار ہے۔"

"بہت خوب رنگین" اس نے کہا۔ "ذرا اسے چلا کر تو دکھاؤ۔"

مجھے سیٹ کو فٹ کرنے میں نصف گھنٹہ لگا۔ پھر میں نے ڈیلانی کو اس کے کام کرنے کے طریقہ کے بارے میں بتایا اس کے بعد میں نے اسے ٹی وی سے ریکارڈ پر ایک ریکارڈ بجا کر دکھایا۔ اس کی بلند اور صاف آواز سے ڈیلانی بہت متاثر ہوا۔ اسی طرح میں ایک ایک کر کے اسے سیٹ کی مختلف کارگزاریاں دکھاتا اور سناتا رہا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ وہ میرے کام سے نہ صرف پوری طرح مطمئن بلکہ بیحد خوش بھی ہے۔ مگر سب سے زیادہ اسے جس چیز نے خوش کیا۔ وہ ٹی وی کا خود کار کنٹرول تھا۔ جسے میں نے اس کی پہیوں والی کرسی کے ہتے پر فٹ کر دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا آلہ تھا۔ جس میں تین سوئچ لگے تھے۔ ایک سوئچ سے ٹی وی کو بند کیا اور کھولا جا سکتا تھا۔ باقی دو آواز اور تصویر کو کنٹرول کرنے کے لئے تھے

جب میں نے یہ کنٹرول آلہ خریدا تھا۔ تو اس کا ہر سوئچ ربر کیپ کے ذریعہ کرنٹ سے محفوظ کر دیا گیا تھا۔ مگر میں نے ربر کے تمام کیپ اور چھلے وغیرہ نکال لئے تھے۔ اور اب آلے کی آہنی پلیٹ کرسی کے آہنی ہتھے سے لگی ہوئی تھی۔

ہر چیز اچھی طرح دیکھنے اور کئی کئی مرتبہ چیک کرنے کے بعد ڈیلانی نے ٹی وی سیٹ کنٹرول آلے کے ذریعہ بند کر دیا۔ اور میری طرف دیکھا

" بہت اچھا سیٹ ہے" وہ بولا۔ " میں اسے خریدنے کے لئے تیار ہوں۔"

" میں نے اسے بہترین بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

اس کے بعد ڈیلانی نے ایک ایسی بات کہی جس سے مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ قسمت میرا ساتھ دے رہی ہے۔

" تم کسی ایسی عورت کو تو نہیں جانتے جو میرے یہاں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائے" اس نے کہا " وہ کمبخت ماریا نوکری کرنے پر تیار نہیں۔ کہتی ہے کہ بس اسٹاپ سے یہاں تک بہت فاصلہ ہے اور وہ پیدل آنے جانے میں تھک جاتی ہے۔ وہ کل چلی جائے گی۔"

ملازمہ ماریا میری اسکیم میں سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔ اب جو ترکیب میں سوچ رہا تھا۔ وہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی تھی۔ جب تک ڈیلانی موت کے وقت کیبن میں تنہا نہ ہو اور میں کوئی ایسا بہانہ سوچنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوا تھا۔ جو بغیر شبہ پیدا کئے ماریا کو گھر سے باہر رکھ سکے۔ مگر اب یہ رکاوٹ خود بخود دور ہوتی جا رہی تھی۔

" میں معلوم کروں گا۔ اگر کسی عورت کا پتہ چلا تو تمہیں بتا دوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

" شکریہ" ڈیلانی نے کہا۔ " ٹی وی کی قیمت میں تمہیں بذریعہ چیک بھیج دوں گا"

اس نے کنٹرول آلے کے سوئچ پہ انگلی رکھ کر اسے ان کر دیا۔ میں نے اسے سوئچ ان کرتے دیکھا اور مجھے پھر یری سی آگئی۔ یہ سوچ کر کہ جمعہ کے دن جب وہ یہ حرکت کرے گا۔ تو یہ اس کی موت کا پیغام بن جائے گی۔ میں ڈیلانی کو ٹی وی دیکھتے ہوئے چھوڑ کر باہر آگیا۔ گلاڈا ٹرک کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔ مگر میں نے اس طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا چلدیا۔ ٹرک کے قریب پہنچا۔ دروازہ کھولا۔ اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عقبی شیشے میں اس کا عکس نظر آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ میرے اس طرز عمل پر کچھ حیران سی ہے۔

میں اپنے کیبن واپس آگیا۔ ملازمہ کا کھٹکا دور ہو جانے کے بعد اب مجھے صرف یہ کرنا تھا کہ کسی طرح گلاڈا کا بازار جانا بھی یقینی ہو جائے۔ لیکن ایک اور سوال بھی تھا۔ مان لیا کہ گلاڈا بھی بازار چلی جائے گی۔ اور ڈیلانی کیبن میں اکیلا ہوگا۔ مگر کیا وہ سیٹ بھی کھولے گا۔ میں نے آنے والے ہفتہ کے پروگرام دیکھے۔ اور یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑا۔ کہ جمعہ کے دن ایک اسٹیشن باکسنگ کے مقابلوں کی ایک فلم دکھا رہا ہے۔ اور یہ فلم صبح پونے دس بجے دکھائی جانے والی تھی۔ میں جانتا تھا۔ کہ ڈیلانی باکسنگ کے مقابلے کی کوئی فلم دیکھے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ ایک مرتبہ پھر مجھے احساس ہوا کہ تقدیر بھی شاید اس معاملے میں میری مدد کر رہی ہے۔

مگر ابھی ایک اور بڑی رکاوٹ باقی تھی۔ مجھے جمعرات کی رات کو ڈیلانی کے کیبن جا کر کنٹرول آلے میں کرنٹ آنے کا انتظام کرنا تھا۔ اس کے علاوہ مجھے خود بھی وہاں سے دور رہنے کا کوئی بہانہ پیدا کرنا تھا۔ تاکہ اس کی موت کے وقت میں خود بھی موقع واردات سے اپنی عدم موجودگی ثابت کر سکوں۔ پھر جیسا کہ میں نے پہلے کہا مجھے گلاڈا کے بارے میں بھی اطمینان کرنا تھا۔ کہ وہ نہ صرف مارکیٹ جائے۔ بلکہ ڈیلانی کے ٹی وی کھولنے سے پہلے چلی جائے۔ ورنہ یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ ڈیلانی بجلی کا کرنٹ لگنے سے مر جائے۔ گلاڈا اسے دیکھے اور اسے چھونے

کی کوشش کرے اور خود بھی مر جائے۔ میں یہ یقین کیسے حاصل کروں کہ مقررہ وقت پر صرف ڈیلانی ہی کنٹرول آلے کو چھوئے گا۔ اور یہ کہ وہ اس وقت بالکل اکیلا ہوگا۔

میں ابھی اس الجھن کو حل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ میں نے ایک کار کی آواز سنی ایک لمحہ کے لئے مجھے یہ خیال ہوا۔ کہ شاید گلڈا آئی ہے۔ مگر یہ وہ نہیں تھی۔ یہ لاسن تھا۔ انشورنس ایجنٹ۔ اپنی کار گیٹ کے قریب چھوڑتے ہوئے وہ نیچے اترا اور ہاتھ پھیلا کر میری طرف بڑھا۔

"ہیلو مسٹر ریمن" اس نے گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں تمہارے لئے کچھ رقم لے کر آیا ہوں۔ زیادہ نہیں ہے۔ مگر نہ ہونے سے بہتر ہے۔ میں اب تک بیس پالیسیاں فروخت کرنے میں کامیاب ہو چکا ہوں۔"

"پھر تو بہت اچھی ابتدا ہے۔" میں نے کہا۔

"میں نے آسانی سے سارا حساب کتاب کاغذ پر نوٹ کر لیا ہے۔" اس نے مجھے ایک کاغذ اور دس دس ڈالر کے دو نوٹ دیتے ہوئے کہا۔

میں نے کاغذ پر لکھے ہوئے اعداد و شمار پر ایک نظر ڈالی۔ اثبات میں سر ہلایا اور نوٹ اور کاغذ دونوں جیب میں رکھ لئے۔

"شکریہ" میں نے جواب دیا۔

"ابھی حال میں ایک نئے ماڈل کا ٹی وی مارکٹ میں آیا ہے بہت اچھا ہے تم اس کی ایجنسی لینے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔" اس نے کہا۔

"میں اپنے زیادہ تر سیٹ اپنے ہاتھ سے بناتا ہوں۔ لیکن تم کہتے ہو تو کسی دن لاس اینجلز جا کر دیکھوں گا۔"

"اس میں سب سے بڑی خوبی جو مجھے پسند آئی ہے۔ کہ ایک ٹائم کلاک لگا کر اس بات کو ممکن بنا دیا گیا ہے کہ تم جس ٹائم پر پروگرام دیکھنا چاہو۔ اس ٹائم کے اعتبار سے کلاک کو سیٹ کر دو۔ بالکل اسی وقت پر تمہارا ٹی وی آپ سے آپ آن ہو جائے گا۔"

میں نے بڑی کوشش سے اپنے جوش پر قابو پایا۔ لاسن نے غیر ارادی طور پر مجھے میری الجھن کا حل بتا دیا تھا۔ ٹائم کلاک، اس کلاک کی مدد سے میں نے کنٹرول آلے کو ایک مقررہ وقت کر نٹ گزارنے کے قابل بنا سکتا ہوں۔ لاسن کے جانے کے بعد میں نے ایک مرتبہ پورے پلان کا جائزہ لیا۔ اگر میں نے کوئی حماقت نہیں کی۔ تو میرا یہ پلان سو فیصد کامیاب ہونے والا تھا۔ مجھے یہ کوشش بھی کرنا تھی۔ کہ موت کے بعد ڈاکٹر ملارڈ ہی ڈیلانی کا معائنہ کرے۔ مقامی کارونر اسٹر کسلینڈ کو ڈاکٹر ملارڈ کے ساتھ کام کرتے ہوئے بیس سال ہو گئے تھے وہ ڈاکٹر سے کافی مرعوب تھا۔ اگر ڈاکٹر ملارڈ کہہ دے کہ موت اتفاقی حادثہ کا نتیجہ ہے۔ تو کارونر کو اس کی رائے سے اختلاف کرنے کی ہمت نہیں ہو گی۔ دوسرے الفاظ میں میں اپنی اسکیم کی کامیابی کے لئے دو بوڑھے آدمیوں کی سادہ لوحی پر اعتماد کر رہا تھا۔ ایک شیرف جیفرسن دوسرے ڈاکٹر ملارڈ اور اس مخصوص اسکیم نیز اس مخصوص شہر گلن کیمپ میں مجھے پوری امید تھی کہ میں اپنی اسکیم میں کامیاب رہوں گا۔"

میرے پاس اپنے پلان کو مکمل کرنے کے لئے تین دن باقی تھے۔ اب ایک ٹائم کلاک سوئچ بھی خریدنا تھا۔ لاس اینجلز میں تمام ریڈیو اور ٹی وی ڈیلر مجھے جانتے تھے اور انہیں یہ بات یاد رہ سکتی تھی۔ کہ میں نے ٹائم کلاک سوئچ خریدا ہے۔ اس لئے احتیاط کا تقاضا یہ تھا۔ کہ میں ٹائم سوئچ سان فرانسسکو جا کر خریدوں جہاں مجھے کوئی نہیں جانتا

دوسرے دن میں لاس اینجلز گیا اور وہاں سے ٹرین پکڑ کر سان فرانسسکو پہنچا۔ اتفاق سے اس وقت دکان بند ہونے کا وقت تھا۔ اور متعلقہ سیلز مین مجھے اور دوسرے گاہکوں سے فارغ کرنے کے لئے اتنا بے چین تھا۔ کہ اس نے شاید میری طرف غور سے دیکھا تک نہیں اس نے ٹائم سوئچ دیا۔ میں نے قیمت چکائی اور باہر آ گیا۔ مجھے یقین تھا۔ کہ اول تو اسے یاد ہی نہیں رہے گا۔ اور اتفاق سے اگر کبھی میرا اس کا سامنا ہو بھی گیا تو اس کے لئے قطعی ناممکن ہو گا۔ کہ مجھے شناخت کرے۔

۳

دوسرے دن صبح گیارہ بجے کے قریب میں نے ڈیلانی کو فون کیا۔ قسمت کی بات کہ اس نے خود ریسیور اٹھایا۔

"میں ریگن بات کر رہا ہوں" میں نے کہا "ٹی وی ٹھیک کام کر رہا ہے؟"

"بہت اچھا چل رہا ہے۔"

"مجھے معلوم نہیں کہ تم نے جمعہ کے ٹی وی پروگرام بھی دیکھے ہیں یا نہیں۔" میں نے فون کرنے کے اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "اس دن ایک بہترین باکسنگ فلم دکھائی جانے والی ہے۔"

"کیا واقعی" ڈیلانی نے جوش کے ساتھ پوچھا۔ "مجھے معلوم نہیں تھا۔ کس وقت دکھائی جائے گی؟"

"پونے دس بجے صبح" میں نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر ریگن" ڈیلانی نے جواب دیا۔ "میں ضرور دیکھوں گا۔"

چند رسمی جملوں کے بعد میں نے ریسیور رکھ دیا۔ کسی نامعلوم وجہ سے میں کئی لمحہ تک کھڑا ہوا فون کو گھورتا رہا۔ یہ تو بہت ہی آسان ثابت ہو رہا تھا۔ ڈیلانی جس طرح باکنگ کی فلم کے بارے میں سنتے ہی جوش میں آ گیا تھا۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا تھا۔ کہ اب وہ یہ پروگرام ضرور دیکھے گا۔ اب یہ باقی رہ گیا تھا۔ کہ اس دن گلاڈا شاپنگ کے لئے گلن کیمپ جاتی ہے یا نہیں۔ یہ میرے پلان میں وہ واحد چیز تھی۔ جس پر مجھے کوئی اختیار نہیں تھا۔

پہاڑی سڑک پر ڈیلانی کے کیبن سے تقریباً چوتھائی میل آگے ایک ابھری ہوئی چٹان ایسی تھی۔ جہاں سے میں اس کے کیبن کو بخوبی دیکھ سکتا تھا میرا ارادہ تھا۔ کہ میں صبح ساڑھے آٹھ بجے جا کر اس چٹان پر چڑھ کر دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ اس جگہ سے میں گلاڈا کو جاتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ اگر نو بجکر بیس منٹ تک وہ گھر سے روانہ نہیں ہوئی۔ میں سیدھا ڈیلانی کے پاس جا کر اسے کنٹرول آلہ چھونے سے باز رکھوں گا۔ اور یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی۔ میں دس طرح کے بہانے بنا کر ایسا کر سکتا تھا۔ اور اس طرح جبکہ میں سیٹ چیک کر رہا ہوں گا تو کنٹرول آلے کو محفوظ بنا دوں گا۔

اس کے بعد اگلا کام آسان تھا۔ میں نے مصنف ہمیش کو فون کیا جس کا کیبن میرے کیبن سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ اور ڈیلانی کے کیبن سے اس کا فاصلہ ڈیڑھ پونے دو میل پڑتا تھا۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ ہمیش ایل پی کے ریکارڈوں کا بہت شوق رکھتا تھا۔ اور اس کے پاس ان ریکارڈوں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہے۔ میں نے اسے واردات سے اپنی عدم موجودگی ثابت

کرنے کے لئے بطور گواہ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ ایک مشہور مصنف تھا۔ اور گواہ کی حیثیت سے میرے حق میں بڑا بہتر ثابت ہو سکتا تھا۔

"معاف کیجئے آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔" میں نے کہا۔ "مگر میرے پاس ایک آلہ ہے۔ جسے یوں کہیئے کہ جیسے صرف آپکے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی مشین ہے۔ جو ریکارڈ بجنے کے ساتھ ساتھ اسے صاف کرتی جاتی ہے اس میں ایک رولر لگا ہے جو ایک سلوشن میں بھیگا رہتا ہے۔ اور ہر قسم کی گندگی گرد وغیرہ سے ریکارڈ کو محفوظ رکھتا ہے"

"چیز تو عمدہ معلوم ہوتی ہے۔" ہیمش نے جواب دیا۔

"میں پرسوں صبح آپ کی طرف سے گذروں گا۔ اگر کوئی مصروفیت نہ ہو تو اسے لے کر آجاؤں۔ بس یہی کوئی ساڑھے نو بجے"

"ضرور آجاؤ" ہیمش نے جواب دیا۔ اور ریسیور رکھ دیا۔

یہ میرا ثبوت تھا۔ ڈیلانی پونے دس بجے مرے گا۔ اور اس وقت میں یہ آلہ مسٹر ہیمش کو دکھا رہا ہوں گا۔ ڈیلانی کے گھر سے ڈیڑھ دو میل دور۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ مجھ پر کون شک کر سکتا تھا۔

یہ گویا بدھ کے دن کی بات تھی۔ جمعرات کی رات کو اپنی اسکیم کے سب سے خطرناک حصہ کو انجام دینا تھا۔ رات کے ساڑھے نو بجے میں اپنا اوزاروں کا تھیلا اور ٹائم سوئچ کلاک لے کر پیدل ڈیلانی کے گھر روانہ ہوا۔ ٹرک پر جانے کی ہمت اس لئے نہیں کر سکتا تھا کہ شاید کوئی راہگیر اسے دیکھ لے اور یاد رکھے۔ پیدل کا راستہ تقریباً پچیس منٹ کا تھا چاند اگرچہ نکلا ہوا تھا۔ مگر اس کے باوجود رات کافی تاریک تھی اور مجھے امید تھی۔ کہ اگر سڑک پر کسی نے مجھے دیکھ بھی لیا۔ تو پہچانے گا نہیں دس بجنے میں دس منٹ پر میں ڈیلانی کے

کیبن پہنچ گیا۔

کمرے میں بجلی روشن تھی۔ اور ٹی وی چل رہا تھا۔ میں لان اور باغ سے گذرتا ہوا کیبن کے عقبی حصہ میں جا نکلا۔ عقبی دروازے سے ہینڈل کو پکڑ کر آہستہ سے گھمایا۔ دروازہ کھل گیا۔ میں نے اندر داخل ہو کر نیم تاریک راہداری میں ادھر ادھر دیکھا۔ ڈیلانی نے ٹی وی کا فی بلند آواز سے کھول رکھا تھا۔ چنانچہ مجھے اپنی نقل و حرکت کی آہٹ سن لئے جانے کا کوئی خوف نہیں تھا۔ میں راہداری سے آگے بڑھ کر اسٹور روم تک گیا۔ اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔ میرے پاس ایک ٹارچ تھی۔ جس کی روشنی میں اسٹور روم کو اندر سے ایک نظر دیکھنے کے بعد میں نے اندر جا کر دروازہ بند کر لیا۔ میں اندر پہنچ گیا تھا۔ اور اب صبر کے ساتھ مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا۔

ساڑھے دس بجے آخر کار میں نے ٹی وی بند ہونے کی آواز سنی میں کھڑا ہو گیا۔ اور دیوار کے ساتھ کان لگاتے ہوئے میں نے سننے کی کوشش کی۔ فوراً ہی کوئی دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ اسٹور روم کا پارٹیشن بہت پتلا تھا۔ اور دوسری طرف کی آوازیں کافی حد تک واضح طور پر سنی جا سکتی تھیں۔ میں نے ڈیلانی کو کہتے سنا۔

"کیا تم سونے جا رہی ہو؟"

"ہاں۔ دروازہ وغیرہ بند کر کے سونے کا ہی ارادہ ہے۔" گلڈا نے جواب دیا۔

کچھ دیر کے بعد میں نے راہداری میں اس کے قدموں کی آواز سنی وہ عقبی دروازہ بند کرنے جا رہی تھی۔ میں سانس روک کر کھڑا ہو گیا اس نے دروازہ بند کیا اور واپس چلی گئی۔ پھر میں نے اسے ڈیلانی کو گڈ نائٹ کہتے سنا۔

"میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔" ڈیلانی نے کہا۔ آجکل تمہارے دوست کو کیا ہو

گیا ہے۔ تم ادھر کئی دن سے راتوں کو چھپ چھپ کر باہر نہیں جا رہی ہو کیا اس کا دل تم سے بھر گیا ہے۔"

"میں سونے جا رہی ہوں۔ گڈ نائٹ۔"

"مگر آج میں کچھ دل بہلانے کے موڈ میں ہوں۔" ڈیلانی نے کہا "آخر جب تم اپنے دوستوں کے ساتھ داد عیش دے سکتی ہو تو میں تو پھر تمہارا شوہر ہوں۔ میرا حق ان سے تو زیادہ ہی ہونا چاہیئے۔"

"تم نشے میں ہو۔" گلاڈا نے جواب دیا۔ "اور نہیں جانتے کہ کیا کہنا چاہیئے اور کیا نہیں"

میں نے گلاڈا کو دروازے کی طرف بڑھتے سنا۔ پھر جیسے کچھ کش مکش کی آوازیں آئیں جس کے بعد ایک ہلکی چیخ سنائی دی۔ میں جلدی سے اسٹور روم کا دروازہ کھولتے ہوئے راہداری میں آگیا میں جہاں کھڑا تھا۔ وہاں سے ڈرائنگ روم کا منظر دیکھا جا سکتا تھا۔

ڈیلانی نے گلاڈا کی کلائی پکڑ کر اپنی کرسی کے پاس گھسیٹ لیا تھا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔

"تم بھول رہی ہو۔ کہ میں تمہارا شوہر ہوں۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "اور بیوی کی حیثیت سے تمہارے کچھ فرائض ہیں۔ جنہیں تم مسلسل نظر انداز کرتی چلی جا رہی ہو اگر تمہارے دوست تم سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں تو میں بھی ہو سکتا ہوں۔"

"مجھے جانے دو شیطان۔" گلاڈا غصے سے بولی۔

ڈیلانی نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے گریبان کو پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔ جس سے پورا بلاؤز اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔ اس کے بعد اس نے گلاڈا کو اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ کمرے کی دیوار تک لڑکھڑاتی چلی گئی۔ ڈیلانی اپنی کرسی میں بیٹھا اسے گندگی گندی

گالیاں دے رہا تھا۔

اور میں راہداری میں کھڑا تھا۔ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سب کچھ سن رہا تھا۔ میرا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ اور غصہ کا یہ حال تھا۔ کہ اگر میں پہلے ہی ڈیلانی کو قتل کرنے کا ارادہ نہ کر چکا ہوتا۔ تو اسے اسی وقت جان سے مار ڈالتا۔

گلڈا سنبھل کر کھڑی ہو گئی اس کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔

"برداشت کی بھی حد ہوتی ہے۔" اس نے سخت لہجہ میں کہا " میں اب تم سے تنگ آ چکی ہوں۔ اور جلد ہی تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔"

"چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟" ڈیلانی نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔ "ضرور چلی جاؤ۔ اور دیکھ کہ یہاں سے نکل کر تمہارا کیا حشر ہوتا ہے میرے مرنے کے بعد تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تم رہتی ہو یا جاتی ہو۔ میری طرف سے تم ابھی اسی وقت چلی جاؤ۔"

گلڈا کانپتے قدموں سے دروازے سے باہر نکلی۔ میں جلدی سے ایک طرف آڑ میں ہو گیا۔ اس وقت کی باتوں نے میرا ارادہ کچھ اور مضبوط کر دیا تھا۔ چند منٹ کے بعد میں نے ڈیلانی کو ڈرائنگ روم کی بجلی گل کر کے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے سنا۔ اس نے کمرے میں جا کر بڑے زور سے دروازہ بند کر لیا۔

میں چار گھنٹے تک راہداری کی تاریکی میں چھپا مناسب وقت کا انتظار کرتا رہا۔ آخر جس وقت میری گھڑی میں دو بج رہے تھے۔ میں نے عمل کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنا اوزاروں کا تھیلا اٹھاتے ہوئے ڈرائنگ روم کی طرف چل دیا۔ اندر داخل ہو کر آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ اور پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ پلگ سے بجلی کے تار نکالتے ہوئے میں نے ٹی وی کی پچھلی تختی کھول لی۔ کنٹرول کے آلے کا تار علیحدہ کیا اور پھر اسے دوبارہ اس

طرح جوڑ دیا کہ کرنٹ کنٹرول کے آلے کے سوئچوں میں سے گزرنے لگے اس کے بعد میں نے مین تار سے کرا نہیں ٹائم کلاک سوئچ سے جوڑ دیا۔ کلاک کو ٹی وی کے اندر چھپا کر رکھ دیا۔ اس کے بعد اپنے کام کا جائزہ لیا۔ اب جب تک کلاک کی سوئیاں دس بجنے میں بیس منٹ پر نہیں پہنچیں گی۔ مین کرنٹ سیٹ تک نہیں آئے گا۔ دس بجنے میں بیس منٹ پر کلاک کی سوئیاں سیٹ میں کرنٹ پہنچانے لگیں گی۔ اور سیٹ میں کرنٹ آتے ہی کنٹرول بورڈ کا ہر سوئچ خطرناک بن جائے گا۔ جب ڈیلانی اس وقت یا اس کے بعد کنٹرول بورڈ کو چھوئے گا۔ تو اسے مین کرنٹ کا پورا جھٹکا لگے گا۔

جب میں نے اطمینان کر لیا کہ مجھ سے اپنے کام میں کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے میں نے ٹی وی کی پچھلی تختی دوبارہ لگا دی۔ اب گویا اسٹیج تیار ہو چکا تھا۔ پلان کی کامیابی اب اس بات پر منحصر تھی۔ کہ گلاڈا شہر جاتی ہے یا نہیں۔ کام سے فارغ ہو کر میں نے اپنے اوزار اکٹھے کر کے تھیلے میں رکھے۔ ایک مرتبہ چیک کیا کہ کوئی چیز یا کوئی بات رہ تو نہیں گئی۔ اس کے بعد میں بہت آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ڈرائنگ روم کی کھڑکی تک گیا اور کھڑکی کھول کر باہر کود گیا۔ باہر سے کھڑکی کے پٹ بند کر دیئے

چوتھا باب

۱

دوسرے دن ساڑھے آٹھ بجے میں نے گلن کیمپ میں اس لڑکی کو فون کیا جو میری عدم موجودگی میں آئے ہوئے فون اور پیغامات یا تو نوٹ کرتی تھی۔ یا پھر اگر میں کسی فون نمبر پر مل سکتا تھا تو وہاں پہنچا دیتی تھی۔

"میں ابھی باہر جا رہا ہوں ڈورس" میں نے اسے بتایا۔ "پہلے میں مسٹر ہمیش کے گھر جاؤں گا۔ وہاں میں تقریباً ساڑھے نو بجے تک پہنچ جاؤں گا۔ اگر کوئی کال ساڑھے نو بجے سے سوا دس بجے تک آئے تو تم مجھے مسٹر ہمیش کے گھر فون کر سکتی ہو۔"

"بہت اچھا مسٹر۔" اس نے جواب دیا۔

میرے پلان کے لئے ضروری تھا۔ کہ ڈورس یہ بات جان لے کہ میں ساڑھے نو بجے کے بعد مسٹر ہمیش کے گھر موجود ہوں گا۔ مجھے پوری امید تھی کہ ڈیلانی دس بجنے میں بیس منٹ سے پہلے ہی ٹی وی کھولنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن چونکہ ٹائم سوئچ نے کرنٹ بند کر رکھا ہوگا۔ اور ٹی وی میں دس بجنے میں بیس منٹ پر ہی کرنٹ آنا شروع ہوگی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ٹی وی کام نہیں کرے گا۔ وہ کام نہیں کرے گا۔ تو ڈیلانی لازمی مجھے فون کر کے بتائے گا۔ کہ ٹی وی میں کوئی خرابی ہو گئی ہے مگر میں تو موجود نہیں ہوں گا۔ اس لئے ڈورس پیغام نوٹ کر کے ساڑھے نو بجے وہ ہی پیغام مجھے ہمیش کے گھر دینے کی کوشش کرے گی۔ جب مجھے ہمیش کے گھر فون ملے گا۔ تو میں اسے بتاؤں

گا۔ کہ ڈیلانی کے سیٹ میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس نے مجھے بلایا ہے گویا اس طرح مجھے ڈیلانی کے گھر جانے کا جواز مل جائے گا۔ اور میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ٹائم کلاک سوئچ ٹی وی سے نکال کر سیٹ کو اس کی سابقہ حالت میں لے آؤں گا۔ اور اس طرح کسی کو یہ شبہ نہیں ہو گا۔ کہ ڈیلانی کی موت کسی سازش کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے

جس وقت میں اس چٹان پر پہنچا ہوں۔ جہاں سے مجھے ڈیلانی کے کیبن کی نگرانی کرنا تھی۔ تو نو بجنے میں دس منٹ تھے۔ میں نے ایک سگریٹ سلگایا۔ اور گلڈا کے مارکیٹ جانے کا انتظار کرنے لگا۔ ابھی تک ڈیلانی کے کیبن میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اگرچہ گیرج کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ جو ایک اچھی بات تھی۔ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا تھا۔ گلڈا عنقریب شاپنگ کے لئے گلن کیمپ جانے والی ہے مگر کیا وہ مقررہ وقت سے پہلے گھر سے نکل سکے گی۔ یا پھر مجھے بھاگ کر کنٹرول بورڈ کے سوئچ بند کرنا ہوں گے۔ یہاں سے مجھے ڈیلانی کے کیبن تک پہنچنے میں سات آٹھ منٹ لگیں گے۔ اس کے معنی تھے۔ کہ میں نو بجکر بیس منٹ سے زیادہ انتظار نہیں کر سکتا تھا۔

اگلے دس منٹ میری زندگی کے سب سے طویل دس منٹ تھے۔ میں اپنے ٹرک میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ میرے ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ اور جسم پسینے میں شرابور تھا۔ میری نظریں بار بار گھڑی کی طرف جا رہی تھیں۔ ذہن پریشان کن خیالات میں الجھا ہوا تھا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ پتہ نہیں اس وقت کیبن میں کیا ہو رہا ہو گا۔ گلڈا گلن کیمپ جانے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ یا پھر اس نے آج شاپنگ کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔

تب پھر اچانک میں نے اسے گیرج کی طرف آتے دیکھا میں ایک دم سیٹ پر

سیدھا ہو گیا۔ آخر کار وہ گلن کیمپ جا رہی ہے۔ چند لمحوں بعد بیوک کار گیٹ سے نکلی کر سڑک پر آ گئی اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ مگر مجھے کوئی شبہ نہیں تھا کہ وہ شہر کے علاوہ کہیں اور جا رہی ہو گی۔ اب وہ بارہ ایک بجے سے پہلے واپس نہیں آئے گی۔

میں نے کیبن کی طرف دیکھا۔ ڈیلانی کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ اس وقت سوا نو بجنے میں آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ مر چکا ہو گا۔ میں نے ٹرک اسٹارٹ کیا اور ہمیش کے گھر چل دیا۔ راستہ میں میں نے کوشش کی کہ میں ڈیلانی کے بارے میں نہ سوچوں مگر میرے خیالات کی رو بار بار اس کی جانب مبذول ہو جاتی تھی۔ اب وہ کیا کر رہا ہو گا۔ کیا اس نے ٹی وی آن ... کرنے کی کوشش کی ہو گی۔ کیا اسے معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ ٹی وی کام نہیں کر رہا ہے کیا وہ اس وقت ڈورس کو فون کر رہا ہو گا۔ اسے بتا رہا ہو گا۔ کہ مجھے ٹی وی کے معائنہ کے لئے فوراً بھیج دیا جائے۔

جس وقت میں ہمیش کے گھر پہنچا ہوں۔ تو ساڑھے نو بجکر دو منٹ اوپر ہو گئے تھے۔ مسز ہمیش نے مجھے بتایا کہ ان کے شوہر اپنے کمرے میں کام کر رہے ہیں میں اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔ ہمیش اپنی میز کے قریب ریسیور کان سے لگائے کھڑا تھا۔ میں اندر داخل ہوا تو اس نے میری طرف دیکھا۔ اور ریسیور میں بولا۔

"مسٹر رینگن آ گئے ہیں۔ ذرا ہولڈ کرو۔" اس نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھا۔

"تمہارا فون ہے رینگن۔"

مجھے فوراً خیال ہوا کہ یہ ڈورس ہو گی اور یہ بتانا چاہتی ہو گی کہ مسٹر ڈیلانی

نے اپنا ٹی وی خراب ہونے کی اطلاع دیتے ہوئے مجھے فوراً بلایا ہے پوری اسکیم کسی گھڑی کی طرح ٹھیک ٹھیک چل رہی تھی۔ ہر بات اس طرح ہو رہی تھی جس طرح میں نے اندازہ لگایا تھا۔

"شکریہ" میں نے ہمیش سے کہا۔ اور آگے بڑھ کر رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"تم بات کر لو۔ میں ابھی آتا ہوں۔" ہمیش نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔ اس کے کمرے سے جانے کے بعد میں نے رسیور میں کہا۔

"کیا تم بول رہی ہو ڈورس"

اور پھر جواب میں میں نے جو آواز سنی اس نے میرے جسم کا خون جیسے منجمد کر دیا۔

"ٹیری —— یہ میں بات کر رہی ہوں۔" آواز صریحاً گلڈا کی تھی۔

"گلڈا" میں نے حیرت سے کہا۔ "تم کہاں ہو۔"

"میں تمہارے کیبن سے فون کر رہی ہوں۔" اس نے جواب دیا۔ "کیبن کی چابی مجھے چٹائی کے نیچے مل گئی تھی۔ اور پھر ڈورس سے پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ تم مسٹر ہمیش کے گھر گئے ہو۔"

"لیکن تم وہاں کیا کر رہی ہو۔"

"میں اسے چھوڑ کر چلی آئی ہوں ٹیری۔" گلڈا نے بتایا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے بڑے زور سے میرے دل پر ایک گھونسا مار دیا ہو۔

"چھوڑ کر چلی آئی ہو۔ کیا مطلب" میں تیزی سے بولا۔ "تم تو کہہ رہی تھیں کہ تم اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتیں۔"

"کل رات میرا اس سے زبردست جھگڑا ہو گیا تھا۔ آج صبح پھر لڑائی ہوئی۔ میں اب اس صورت حال کو زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر چلی آئی ہوں۔ میں یہاں اسی مسئلہ پر تم سے گفتگو کرنے آئی تھی۔ میں اس سے طلاق لینے کا فیصلہ کر چکی ہوں۔"

میں یہ مشکل سن رہا تھا۔ اب جبکہ وہ خود اسے چھوڑنے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ تو ڈیلانی کو قتل کرنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی تھی۔ میں نے جلدی سے اپنی رسٹ واچ کی طرف دیکھا۔ میرے پاس صرف دو منٹ تھے۔ جن میں میں اپنے آپ کو ایک قاتل بننے سے بچا سکتا تھا صرف دو منٹ

"تم وہیں ٹھہرنا گلڈا" میں نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔ "میں اس وقت فون پر تفصیل سے بات نہیں کر سکتا۔ ایک گھنٹے تک واپس پہنچوں گا۔ میرا انتظار کرنا۔ سمجھ رہی ہو نا۔"

"لیکن ہیری ...."

میں نے اس کا فقرہ پورا ہونے سے پہلے ہی کنکشن آف کر دیا۔ اور جلدی جلدی ڈیلانی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔ میرے ہاتھ کانپ رہے تھے اور پیشانی پسینے میں بھیگتی جا رہی تھی۔ میں نے دوسری طرف فون کی گھنٹی بجتے سنی۔ گھڑی کی طرف دیکھا صرف پچاس سیکنڈ باقی تھے۔ میں رسیور تھامے تیز تیز سانسیں لیتا ہوا کھڑا تھا۔ دوسری طرف گھنٹی برابر بج رہی تھی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا۔ کہ مجھے دیر ہو گئی ہے۔ بہت دیر اب تک ڈیلانی مر چکا ہو گا۔ اور میں اس کا قاتل ہوں اور یہ ایسی صورت میں جبکہ اس کی موت کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہ گئی تھی۔ گلڈا اس سے لڑ کر چلی آئی تھی۔ اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ چکی تھی اس

سے طلاق لینے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

بہرحال اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا۔ اب مجھے اپنے بچاؤ کی فکر کرنا تھی۔ میں نے ہمیش کو آتے سنا۔ بڑی کوشش سے اپنے جذبات و تاثرات پر قابو پاتے ہوئے میں جلدی سے اس کے ریڈیوگرام کی طرف بڑھ گیا اور جو نیا آلہ لے کر آیا تھا۔ اسے میں فٹ کرنے لگا۔ وہ میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔

"اگر یہ سچ مچ وہی کام کرتا ہے جو تم نے فون پر بتایا تھا۔ تو میں اسے ضرور خرید لوں گا۔" اس نے کہا۔

میں تقریباً بیس منٹ تک اسے آلے کا عملی مظاہرہ کر کے دکھاتا رہا۔ اور یہ سمجھاتا رہا کہ آلہ کس طرح کام کرتا ہے میرا ذہن اتنا پریشان تھا۔ کہ مجھے احساس نہیں تھا۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ مگر ہمیش اس میں اتنی دلچسپی لے رہا تھا۔ کہ اس نے شاید کوئی غیر معمولی بات نوٹ نہیں کی ہو گی۔

"بہت عمدہ" آخر اس نے اپنا پورا اطمینان کرنے کے بعد کہا "میں ابھی چیک لکھے دیتا ہوں"

وہ چیک لکھنے کے لئے اپنی میز کی طرف بڑھا تو مجھے دفعتاً یاد آیا۔ کہ ڈورس نے مجھے فون نہیں کیا اس کا مطلب تھا۔ کہ ڈیلانی نے اسے فون نہیں کیا اور اس بات نے میری پوزیشن خطرے میں ڈال دی ہے مجھے لازمی ہمیش کو یہ بتانا تھا۔ کہ میں اس سے رخصت ہو کر ڈیلانی کے گھر جا رہا ہوں کیونکہ اس نے اپنا ٹی وی خراب ہونے کی شکایت کی ہے تحقیقات کے وقت میرے پاس اس بات کی معقول وجہ ہونا چاہیئے تھی۔ کہ ڈیلانی کی لاش میں نے ہی کیوں دریافت کی۔ میں وہاں کیا کرنے گیا تھا۔

شاید ڈورس مجھے فون کرنا بھول گئی ہو۔ اگرچہ میں جانتا تھا کہ یہ بات قریب

قریب ناممکن ہے۔ پھر بھی میں نے ڈورس کو فون کرنے کا ارادہ کر لیا۔

"کیا میں تمہارا فون استعمال کر سکتا ہوں؟" میں نے ہمیش سے پوچھا۔

"ضرور" ہمیش نے میز کی دراز سے چیک بک نکالتے ہوئے جواب دیا۔

میں نے ڈورس کو فون کیا اور آنے والی فون کالوں کے بارے میں پوچھا۔

"صرف ایک خاتون نے فون کیا تھا۔" ڈورس نے بتایا۔ "میں نے انہیں مسٹر ہمیش کا نمبر دے دیا تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی فون نہیں آیا۔"

میرا دل دھڑکنے لگا۔ کیا یہ ممکن تھا۔ کہ ڈیلانی نے باکسنگ کا مقابلہ شروع ہونے سے پہلے ٹی وی دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ اور اس سے آگے بڑھ کر کیا یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ آج سرے سے ٹی وی دیکھنے کے موڈ ہی میں نہ ہو۔ اس نے کنٹرول بورڈ کے کسی سوئچ کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔ اور.... اور اب بھی زندہ ہو۔

"مسٹر ڈیلانی نے تو فون نہیں کیا تھا؟"

"نہیں۔"

"اوکے۔ میں تمہیں پھر بعد میں فون کروں گا۔" میں نے کہا اور ریسیور رکھ دیا اب میں ایک بڑی مصیبت میں پھنس چکا تھا۔ اگر ڈیلانی مر چکا ہے تو میں اگلے ایک گھنٹے تک اس کے گھر جانے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ زندہ ہے تو مجھے فوراً اسے کنٹرول بورڈ کا سوئچ چھونے سے روکنا چاہئے۔ میں نے کسی ہچکچاہٹ سے کام نہیں لیا۔ ہمیش چیک لکھنے کے بعد دوبارہ آلے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔ میں نے ڈیلانی کا نمبر ڈائل کیا۔ کئی سیکنڈ تک دوسری طرف گھنٹی بجتے سنتا رہا مگر کوئی ریسیور اٹھانے نہیں آیا۔ میں نے ریسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ وہ ضرور مر چکا

ہے۔ میں نے سوچا۔ اور میرا دل بیٹھ گیا۔

میری خوش قسمتی سے ہمیش کی توجہ اب بھی اپنے نئے آلے پر مرکوز تھی۔ ورنہ دوسری صورت میں وہ ضرور میری حالت کا اندازہ کر لیتا اس نے میز پر رکھے ہوئے چیک کی طرف اشارہ کیا۔

"چیک وہ میز پر رکھا ہے مسٹر ریگن" اس نے کہا۔ "تم اس مرتبہ میرے لئے بہت اچھی چیز لے کر آئے ہو۔"

میرا بھی یہ ہی خیال تھا۔ کہ آپ اس آلے کو ضرور پسند کریں گے" میں نے چیک میز سے اٹھا کر اپنی جیب میں رکھتے ہوئے جواب دیا۔ "اچھا اب میں اجازت چاہوں گا مجھے ذرا مسٹر ڈیلانی کے کیبن بھی جانا ہے۔ میں نے ابھی دو تین دن پہلے ہی انہیں ایک بہترین ٹی وی سیٹ تیار کر کے دیا ہے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ٹھیک کام کر رہا ہے یا نہیں اور یہ کہ مسٹر ڈیلانی اس کی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔"

"تم نے اسے کس قسم کا سیٹ بنا کر دیا ہے۔" ہمیش نے پوچھا۔۔ میں اسے سیٹ کے بارے میں بتانے لگا۔

مجھے بہرحال کچھ وقت گذارنا تھا۔ میں گیارہ پونے گیارہ بجے سے پہلے ڈیلانی کے گھر جانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔ اس وقت اسے مرے ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا ہو گا۔ اور یہ مدت مقام واردات سے میری عدم موجودگی ثابت کرنے کے لئے کافی تھی؟

"یہ ڈیلانی کس قسم کا آدمی ہے"۔ ہمیش نے اپنا میز کے کونے پر جھکتے ہوئے پوچھا

"میں کوئی ایک ہفتہ پہلے اس سے ملنے گیا تھا۔ مگر ایسا نظر آتا تھا۔ کہ وہ میرے آنے سے خوش نہیں ہوا۔ کیا تم نے اس کی بیوی کو دیکھا ہے؟"

"ہاں۔ میں اس سے مل چکا ہوں"

"بڑی حسین عورت ہے" ہمیش نے تعریف کی۔ "ایک اپاہج انسان کے ساتھ بندھے رہنا اس کے لئے واقعی بڑا تکلیف دہ ہو گا"

"درست ہے" میں نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے جواب دیا۔ گیارہ بجنے میں بیس منٹ تھے۔ "کیا تمہاری گھڑی ٹھیک چل رہی ہے؟"

میں نے آتشدان پر رکھی ہوئی ٹائم پیس کی طرف اشارہ کیا۔ جس میں اس وقت قریب قریب وہی بجا تھا۔ جو میری اپنی گھڑی میں اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہمیش بھی اس وقت کو یاد رکھے جس وقت میں اس کے گھر سے رخصت ہوا تھا۔

"شاید ایک آدھ منٹ پیچھے ہو۔" ہمیش نے جواب دیا۔

"اچھا تو پھر اب میں چلوں گا۔" میں اٹھتے ہوئے بولا۔

"اگر کوئی اور ایسی چیز نظر آئے جو میرے ذوق کے مطابق ہو تو مجھے ضرور بتانا" اس نے کہا۔

"ضرور بتاؤں گا۔" میں نے جواب دیا۔ اور ہاتھ ملا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔

اوسط رفتار سے ڈیلانی کے کیبن کی طرف چلا۔ میرے اعصاب بے قابو اور میری ہتھیلیاں اتنی پسینے میں بھیگی ہوئی تھیں کہ مجھے اسٹیرنگ وہیل سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ میں برابر یہ سوچ رہا تھا۔ کہ اس کے گھر پہنچنے پر تقدیر مجھے کیا دکھائے گی۔ کیا کسی عجیب اور ناقابل یقین حسن اتفاق سے وہ اب بھی زندہ ہو گا۔ بہت ہی مبہم سا امکان تھا۔ کہ شاید وہ باکسنگ کے مقابلے کے بارے میں بھول گیا ہو۔ اس نے ٹی وی نہ کھولا ہو۔ اور جیسا کہ اس کی عادت تھی۔ اس وقت بھی برآمدے میں بیٹھا رسالہ پڑھ رہا ہو۔

اور پھر میں نے وہ کام کیا۔ جو مجھے یاد نہیں کہ کتنی مدت سے آج تک نہیں کیا تھا۔ میں دعا مانگنے لگا۔ کہ خدا کرے جب میں اس کے گھر پہنچوں تو اسے زندہ دیکھوں۔

۲

میں کیبن کے گیٹ کے سامنے ٹرک روک کر نیچے اتر رہا تھا۔ کہ ڈاکخانے کی گاڑی بھی وہیں آکر ٹھہر گئی۔ کلن کیمپ کا ڈاکیہ فلیچر میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔ اور کھڑکی میں سے ہاتھ نکال کر دو خط میری جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔

"اگر آپ مسٹر ڈیلانی کے پاس جا رہے ہیں۔ تو انہیں یہ خط بھی دے دیجئے گا۔"

شاید قسمت مہربان تھی۔ یہ ایک اور گواہ مجھے مل گیا۔ جو میرے کیبن آنے کا صحیح وقت بیان کر سکتا تھا۔ میں اس کی طرف بڑھا۔

"ضرور" اس کے ہاتھ سے دو خط لیتے ہوئے میں نے کہا۔ ادھر پھر رسٹ واچ کی طرف دیکھا۔ "تمہاری گھڑی میں اس وقت کیا ٹائم ہوا ہے فلیچر"

"گیارہ بجکر پانچ منٹ" فلیچر نے جواب دیا۔ اور یہ بالکل رائٹ ٹائم ہے۔"

اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور چلا گیا۔ میں نے ان دو خطوط کے پتہ پر نگاہ ڈالی جو وہ مجھے دے گیا تھا۔ دونوں ڈیلانی کے نام تھے۔ میں نے انہیں اپنی ہپ پاکٹ میں رکھ لیا۔ پھر کیبن کا گیٹ کھولا۔ ٹرک کو اندر لے گیا۔ نیچے اترا۔ گیٹ بند کیا اور کیبن کے برآمدے کی جانب چل دیا۔

میں برابر اپنے دل سے ایک ہی سوال پوچھ رہا تھا۔ کیا ڈیلانی مر چکا ہے۔؟ کیا میں نے اسے قتل کر دیا ہے؟ برآمدے کی سیڑھیوں پر ایک لمحہ کے لئے رک کر میں

نے اِدھر اُدھر دیکھا ڈیلانی کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔ اور یہ اچھا شگون نہیں تھا میں آگے بڑھا۔

ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں رک گیا۔ کھلے دروازے سے مجھے کمرے میں دوسری طرف رکھا ہوا ٹی وی صاف نظر آرہا تھا۔ میں نے پھر قدم اٹھائے مگر فوراً ہی رک گیا۔ ڈیلانی فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس طرح کہ اس کے دونوں ہاتھوں نے اس کا چہرہ چھپا رکھا تھا۔ اس کے لیٹنے کا انداز بڑا غیر فطری تھا۔ اور کوئی آدمی اس طرح نہیں لیٹ سکتا تھا۔ جب تک وہ مردہ نہ ہو۔

میں دروازے میں کھڑا ہوا اس کے بے جان جسم کو گھور رہا تھا۔ اور میرا دل خوف و ہراس سے بھرتا جا رہا تھا۔ وہ اس حال کو میری وجہ سے پہنچا ہے۔ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔

آہستہ آہستہ میں کمرے میں داخل ہوا۔ اب مجھے اس خطرے کا احساس ہو رہا تھا۔ جس میں گھر چکا تھا۔ اگر اب میں نے ذرا سی بھی غلطی کی تو مجھے بھی مرنا پڑے گا۔ اب مجھے بہرحال اپنے پلان کی ایک ایک تفصیل کے مطابق عمل کرنا تھا۔ اور اس یقین کے ساتھ کہ اس میں کوئی جھوٹ کوئی رخنہ باقی نہ رہے۔

اس کے اکڑے ہوئے جسم کے قریب سے گزرتے ہوئے میں نے پہلے مین سوئچ بند کیا پھر ٹی وی کا تار پلگ سے نکال لیا۔ پھر میں نے اس کی گردن چھو کر دیکھی۔ یہ میرے لئے انتہائی دشوار تھا۔ مگر اس کی موت کا یقین کرنے کے لئے مجھے ایسا کرنا پڑا۔ اس کا جسم ٹھنڈا پڑا تھا۔ وہ نہ صرف مر چکا تھا۔ بلکہ اسے مرے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی

میں نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کیا۔ ٹی وی سیٹ کے پاس آیا اس کی

پچھلی تختی علیحدہ کی اندر ہاتھ ڈال کر ٹائم سوئچ کلاک نکالی کنٹرول بورڈ سے اس کا کنکشن کھول کر اس کے تاروں کو دوبارہ درست جگہ پر لگا دیا۔ میں تیزی سے کام کر رہا تھا۔ سب کام پانچ منٹ میں ختم ہو گیا۔ میں نے ٹائم سوئچ کلاک کو اپنے ٹرک کی ڈرائیونگ سیٹ کے نیچے چھپا دیا۔

اسٹور روم میں تھوڑی تلاش کے بعد مجھے ایک اوزاروں کا بکس مل گیا یہ ایک الماری کے اوپری خانے میں رکھا تھا۔ اس کے اندر دو اسکرو ڈرائیور رکھے ہوئے تھے۔ ایک کرنٹ پروف تھا۔ جبکہ دوسرا پورا کا پورا لوہے کا بنا ہوا تھا۔ میں نے یہ لوہے والا اسکرو ڈرائیور لے کر ڈرائنگ روم میں گیا۔ اور اسے ڈیلانی کے ہاتھ کے قریب ڈال دیا اس کے بعد میں نے کنٹرول بورڈ سے نکالے ہوئے تمام ربر کے چھلے اور واشر وغیرہ دوبارہ اس میں لگا دیئے اور اسے کرسی پر فٹ کر دیا۔ اس کے بعد میں ٹی وی کو اس طرح ڈیلانی کے قریب رکھ دیا کہ اس کا کھلا ہوا عقبی حصہ ڈیلانی کے سامنے رہے۔

ایک قدم پیچھے ہٹ کر میں نے کمرے کا جائزہ لیا۔ منظر کافی متاثر کن تھا۔ سوائے ایک خالی گلاس کے جو کہ ڈیلانی کے قریب فرش پر گرا ہوا تھا۔ یہ گلاس اس منظر میں کہیں فٹ نہیں ہو رہا تھا۔ میرا خیال تھا۔ کہ جب وہ مرا تو شراب پی رہا تھا۔ میں نے گلاس اٹھا لیا۔ میں وہاں کوئی ایسی چیز چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ جو لوگوں کو الجھانے والی ہو۔ حادثہ کو جتنا سادا رکھا جائے۔ اتنا بہتر تھا۔ اگر لاس اینجلز سے اسٹرک لینڈ آ ہی گیا۔ اور اس نے گلاس کی موجودگی سے ڈیلانی کے بلانوش ہونے کا شبہ کیا تو وہ مزید چھان بین کرے گا۔ اور میں زیادہ چھان بین کرنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

میں گلاس کو کچن میں لے گیا۔ اسے اچھی طرح دھو کر خشک کیا۔ اس کا خیال رکھا

کہ میری انگلیوں کے نشانات اس پر نہ رہ جائیں۔ اور پھر اسے کچن کی الماری میں رکھ دیا۔ واپس ڈرائنگ روم میں آیا۔ یہ سب کام دس منٹ میں ختم ہو گئے تھے اور اب وقت آ گیا تھا کہ میں شیرف حیئرسن کو فون کر کے لاش پانے کی اطلاع دوں۔ رسیور اٹھانے سے پہلے میں نے ایک مرتبہ پھر اسے دیکھا۔

ڈیلانی اپنے ٹی وی سیٹ کے سامنے فرش پر گرا ہوا تھا۔ سیٹ کی پچھلی تختی علیحدہ تھی اس کا عقبی حصہ کھلا ہوا ڈیلانی کے سامنے تھا۔ لوہے کا اسکرو ڈرائیور اس کے ہاتھ کے قریب پڑا تھا۔ کوئی شخص جو اس منظر کو دیکھے گا۔ یہی سوچے گا۔ کہ ڈیلانی اپنے سیٹ کی کوئی خرابی خود درست کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور ایسا کرتے ہوئے اس کا ہاتھ کرنٹ کے کسی تار سے چھو گیا۔ جس کا نتیجہ میں اس کی موت واقع ہو گئی۔

ایسے حادثے نئے نہیں تھے پہلے بھی ہوتے رہے تھے۔ اخبارات میں گاہے گاہے ان اناڑی مگر تجسس پسند لوگوں کے نام آتے رہتے تھے۔ جو ایک کام کرنے کے اہل نہیں تھے مگر اس میں انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اپنی بے عقلی سے کسی سنگین حادثے کا شکار ہو گئے۔

میں نے رسیور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک میرے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ ٹی وی میں کوئی خرابی تو تھی ہی نہیں پھر ڈیلانی کیا کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟ میرے جسم میں سردی کی تیز لہر دوڑ گئی میں ایک خطرناک غلطی کرتے کرتے رہ گیا تھا۔ سیٹ میں کوئی خرابی ہونا ضروری تھی۔ اس کے بغیر ڈیلانی اسے کھول کر درست کرنے کی کوشش کیوں کرتا۔ تحقیقات کے دوران اگر ٹی وی ٹھیک کام کرتا ہوا پایا گیا تو پولیس کو شبہ ہونا لازمی تھا

میں سیٹ کے قریب گیا۔ اپنے اوزاروں کے تھیلے سے ایک کرنٹ پروف اسکرو ڈرائیور نکالا۔ سوئچ دبا کر سیٹ کو آن کیا۔ اور پھر اسکرو ڈرائیور کے پھل کو دو

پوائنٹس کے درمیان رکھتے ہوئے سرکٹ شارٹ کر دیا۔ روشنی کا ایک جھماکا ہوا۔ اور سیٹ خاموش ہو گیا۔ کئی والو ایک ساتھ خراب ہو گئے تھے۔ اس کے بعد میں نے لاؤڈ اسپیکر جانے والا ایک تار توڑ دیا۔ اب ٹھیک تھا۔ میں واپس فون کے پاس گیا۔ اور ریسیور اٹھا کر شیرف جیفرسن کا نمبر ڈائل کیا۔ اس نے فوراً جواب دیا۔

"شیرف" مجھے اپنی آواز کو گھبرایا ہوا بنانے کی کوشش نہیں کرنی پڑی "میں ٹیری ارگین بات کر رہا ہوں۔ کیا تم اس وقت مسٹر ڈیلانی کے کیبن آ سکتے ہو۔ یہاں ایک حادثہ ہو گیا ہے۔ مسٹر ڈیلانی مر گئے ہیں"

"او کے۔ میں فوراً آ رہا ہوں" شیرف کی آواز پرسکون اور ٹھہری ہوئی تھی۔

"ڈاکٹر ملارڈ کو بھی ساتھ لیتے آنا" میں نے کہا۔

"وہ یہیں موجود ہیں ہم آ رہے ہیں۔" جیفرسن نے جواب دیا۔ اور لائن خاموش ہو گئی۔

شیرف کو پہنچنے میں ابھی نصف گھنٹے کے قریب لگے گا۔ ذہن کو تھوڑی مہلت ملی۔ تو میرے خیالات گلڈا کی طرف منتقل ہو گئے۔ جو کہ اس وقت میرے کیبن میں بیٹھی ہوئی میرا انتظار کر رہی تھی۔ اس وقت مجھے احساس ہوا۔ کہ اب اس کے پاس موقع واردات سے دور رہنے کا کوئی ثبوت نہیں تھا۔ اگر کوئی بات غلط ہو گئی اور پولیس نے حادثے کی بجائے قتل کا شبہ کرتے ہوئے تحقیقات شروع کی تو وہ ضرور معلوم کرنا چاہے گی۔ کہ گلڈا قتل کے وقت سے لے کر اپنے واپس آنے تک کہاں کہاں رہی یا اس نے کیا کیا کیا۔ اگر یہ معلوم ہو گیا کہ وہ اس وقت میرے کیبن میں تھی تو فوراً یہ شبہ کیا جائے گا۔ کہ ضرور ہمارے درمیان کوئی بات ہے اور پھر اسے قتل کا مقصد ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگیں گے۔ مجھے ابھی سے اس کا کوئی علاج سوچنا تھا۔ میں نے اپنے کیبن کا نمبر ڈائل کیا۔ قدرے توقف سے گلڈا نے

جواب دیا۔

" گلڈا " میں نے حتی المکان پُرسکون لہجہ میں کہا " کیا تم بغیر کوئی سوال کئے میرے کہنے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ گی۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے "۔

" کیوں نہیں ہیری۔ کیا کوئی پریشان بات ہو گئی ہے "۔

" میں چاہتا ہوں کہ تم فوراً گلن کیمپ روانہ ہو جاؤ " میں نے کہا۔ " مین روڈ سے مت جانا۔ بلکہ نیلی جھیل والی سڑک اختیار کرنا۔ جب تم وہاں پہنچ جاؤ۔ تو جس طرح ہر جمعہ کو شاپنگ کرتی تھیں۔ ٹھیک اسی طرح خرید و فروخت کرو۔ اور کسی بھی صورت میں ساڑھے بارہ بجے سے پہلے وہاں سے واپس مت آنا "۔

" مگر کیوں۔ مجھے اب کوئی شاپنگ نہیں کرنا ہے میں آج سہ پہر لاس اینجلز جا رہی ہوں۔ تاکہ ..... "

" گلڈا پلیز " میں نے کہا " یہ بہت ضروری ہے۔ کوئی بات ہو گئی اور تمہیں وہی کرنا ہے جو میں بتا رہا ہوں۔ سوالات مت کرو۔ میں ایک بجنے میں پندرہ منٹ پر جب تم واپس آ رہی ہو گی تو اپنے کیبن کے قریب چوراہے پر ملوں گا۔ اور اس وقت سب کچھ بتا دوں گا۔ کیا تمہارے ساتھ کچھ سامان بھی ہے "۔

" ہاں "۔

" تو پھر اسے ایسی جگہ رکھنا جہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کار کے ٹرنک میں رکھ دینا۔ کسی کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ تم اسے چھوڑ کر چلی گئی تھیں "۔

" اچھی بات ہے ہیری۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تم یہ سب کیوں کہہ رہے ہو "

میں نے ریسیور رکھ دیا۔ اور برآمدے میں جا کر بیٹھ گیا۔ میرے اعصاب

کشیدہ ہوئے تھے۔ اور دل بار بار بے قابو ہوا جا رہا تھا۔ میں تقریباً بیس منٹ تک وہاں سگرٹ پی پی کر اپنے ذہن کو کسی اور جانب متوجہ کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ آخر میں نے شیرف جیفرسن کی کار کی آواز سنی۔ دوسرے لمحہ جیفرسن برآمدے کے سامنے کار سے اتر رہا تھا۔ ڈاکٹر ملارڈ بھی اس کے ساتھ تھا۔

"کیا مسز ڈیلانی گھر میں ہیں" جیفرسن نے پوچھا۔

"نہیں میرا خیال ہے کہ وہ اپنی ہفتہ وار شاپنگ کے لئے گلمن کیمپ گئی ہوئی ہیں"

"کیا وہ مر گیا ہے۔"

"معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے" میں نے جواب دیا۔ "لیکن صحیح بات ڈاکٹر ملارڈ ہی بتا سکتے ہیں" یہ الفاظ ڈاکٹر ملارڈ کو خوش کرنے کے لئے کہے گئے تھے۔ اسے اس معاملے میں اہم پارٹ ادا کرنا تھا۔ اور میں اس میں ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی پیدا کرنا چاہتا تھا۔

"وہ ہے کہاں" ڈاکٹر نے میرے ریمارک پر اظہار پسندیدگی کے طور پر سر ہلاتے ہوئے پوچھا

"اندر ڈرائنگ روم میں" میں نے جواب دیا۔ اور ان دونوں کو ساتھ لے کر ڈرائنگ روم کی طرف چلا۔ "میں نے اسے بس اسی طرح پڑا ہوا پایا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ ٹی وی میں کچھ کر رہا تھا۔ کہ اس کا ہاتھ کسی مین کرنٹ کے تار سے چھو گیا۔ اور اس کے سارے جسم میں کرنٹ دوڑ گیا۔ وہ اتنی لاپرواہی سے کام کر رہا تھا۔ کہ کرنٹ پروف اسکرو ڈرائیور کے بجائے لوہے کا اسکرو ڈرائیور ریکھ رکھا تھا۔"

ڈاکٹر ملارڈ نے کمرے میں داخل ہو کر ڈیلانی کی لاش کو غور سے دیکھا۔

"اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ آجکل کے ٹی وی سیٹ بہت خطرناک ہوتے ہیں"

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "تمہارا کیا خیال ہے۔ جیفرسن؟"

"ٹھیک کہتے ہو۔" جیفرسن نے جھک کر دیکھنے کی کوشش کی۔ "کیا یہ مر گیا۔"

ڈاکٹر ملارڈ نے ڈیلانی کے جسم کو چھوا۔ نبض دیکھی، آنکھیں دیکھیں۔

"ہاں سو فیصدی مر چکا ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"بتا سکتے ہو کہ کتنی دیر ہو گئی ہو گی۔ جیفرسن نے پوچھا۔

"تین گھنٹے۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "زیادہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر کم نہیں ہو سکتے لاش میں اکڑن پوری طرح آگئی ہے۔"

اس نے میری طرف دیکھا۔

"ذرا مجھے اسے سیدھا کرنے میں مدد دینا۔"

میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے ڈاکٹر کی مدد کی لاش کو سیدھا کیا گیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا چہرہ نیلا پڑا ہوا ہے۔ منہ تکلیف کے انداز میں کھلا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ جیسے بڑی تکلیف سے اس کی جان نکلی ہو۔

"یقیناً بجلی کا جھٹکا لگنے سے مرا ہے۔ کوئی شبہ نہیں" ڈاکٹر نے کہا۔

"جسم پر جلنے کا کوئی نشان ہے" جیفرسن نے پوچھا۔ ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں۔ مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کی کرسی لوہے کی بنی ہوئی ہے بجلی کا شاٹ اسے تمام جسم میں یکساں طور پہ لگا ہوگا۔"

وہ ہاتھ جھاڑتا ہوا سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"تمہیں پوسٹ مارٹم کرانے کی ضرورت نہیں پڑیگی۔" اس نے جیفرسن سے کہا اس کی آواز میں کچھ گھبراہٹ تھی۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ ڈاکٹر ملارڈ اب اتنا بوڑھا ہو چکا ہے۔ کہ وہ پوسٹ مارٹم کرنے کا اہل نہیں رہا۔ اور اپنی نااہلیت کا اعتراف کرنے کے بجائے یہ کہیں نہ یاد

بہتر تھا کہ پوسٹ مارٹم کی ضرورت ہی سے انکار کر دیا جائے۔ میں نے ڈاکٹر طارق کی اسی ناواہی پر انحصار کیا تھا۔

"اگر تم مطمئن ہو تو مجھے پوسٹ مارٹم کرانے کی ضرورت کیا ہے؟" جیفرسن نے جواب دیا۔

"آخر غریب کی لاش کو بلا وجہ چیرنے پھاڑنے سے کیا فائدہ؟"

وہ ٹی وی سیٹ کے قریب جا کر اسے دیکھنے لگا۔

"یہ حادثہ کس طرح ہوا ہوگا؟" اس نے مجھ سے پوچھا۔

"اگر کوئی لوہے کے اسکرو ڈرائیور سے ٹی وی کے اندرونی حصّہ کو چھونے کی کوشش کرے تو اس کا لازمی مطلب کوئی حادثہ ہوتا ہے اسکرو ڈرائیور کسی مین کرنٹ کے تار یا پوائنٹ سے چھوا اور بس۔

"کیا سیٹ میں کوئی خرابی تھی؟" جیفرسن نے پوچھا۔

"یہ تم ایک تار الگ دیکھ رہے ہو نا؟" میں نے لاؤڈ اسپیکر کے ٹوٹے ہوئے تار کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ کیسے علیحدہ ہو گیا؟" جیفرسن نے سیٹ میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"شاید یہ ٹھیک طریقے سے سولڈر نہیں کیا گیا تھا؟" میں نے جواب دیا۔ "ڈیلانی کو سیٹ لینے کی بہت جلدی تھی۔ اور اس نے مجھے اس کا موقع نہیں دیا کہ میں اطمینان سے اپنی تسلی کے مطابق سیٹ بنا سکوں۔ وہ آج جمعہ کو ہونے والی باکسنگ کی فلم دیکھنا چاہتا تھا میرا خیال ہے کہ جب اس نے سوئچ کھولا تو دیکھا کہ آواز نہیں آرہی ہے اس نے سوچا کہ شاید وہ میری مدد کے بغیر ہی خرابی دور کر لے۔ اس کا نتیجہ تمہارے سامنے ہے؟"

"اس نے تمہیں فون نہیں کیا تھا۔"

"نہیں"

"پھر تم یہاں کیسے آئے" جیفرسن نے پوچھا۔ اس کی آواز میں شک کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔ وہ محض عام طریقہ کے مطابق سوالات کر رہا تھا۔

"سیٹ دینے کے بعد سے میں اب تک دوبارہ چیک کرنے نہیں آسکا تھا" میں نے جواب دیا۔ "آج اتفاق سے مسٹر ہیمیش کے پاس جانا ہوا تو واپسی میں ادھر سے گذرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ لاؤ مسٹر ڈیلانی کا سیٹ بھی دیکھتا چلوں۔ یہاں آیا تو یہ حادثہ ہو چکا تھا"

"اچھا میں ایمبولنس کے لئے فون کر دوں" جیفرسن نے کہا۔ "مسز ڈیلانی کے آنے سے پہلے لاش چلی جائے تو اچھا ہے وہ دیکھے گی تو اسے بے حد شاک لگے گا۔"

"اگر یہاں میری ضرورت نہ ہو اور تم اسے مناسب سمجھو تو میں گلن کیمپ جاکر اسے اس حادثہ کی اطلاع دے دوں۔"

"بہت مناسب خیال ہے" جیفرسن نے فوراً تائید کی۔ "یہ صدمہ اس کے لئے بہت زیادہ ہوگا۔ کوشش کرنا کہ جب تک ایمبولنس لاش نہ لے جائے اسے یہاں سے دور ہی رکھو اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ میں بعد میں پھر آکر اس سے کچھ گفتگو بھی کروں گا۔ کہنا فکر کی کوئی بات نہیں مگر یہ کہ ضروری عدالتی کارروائی تو بہر حال ہوگی۔"

میں نے یہ سب کچھ کہنے کا وعدہ کیا۔ اور رخصت ہو گیا۔ مجھے اطمینان تھا۔ کہ میں نے جو داستان تیار کر کے ان کے سامنے رکھ دی تھی۔ یہ سادہ لوح بوڑھے اسے جوں کا توں قبول کر لیں گے۔ کسی بھی قسم کے شبہ کی۔ عدم موجودگی۔ ہر بات کو اسی طرح تسلیم کر لینا جس طرح وہ نظر آرہی تھی۔ یہ ہی تو وہ بنیادی باتیں تھیں جن پر میں بھروسہ کر رہا تھا۔

جس وقت میں گلوریا سے ملنے ٹرک میں گلن کیمپ جا رہا تھا۔ تو مجھے پورا اعتماد ہو گیا تھا۔ کہ اگر میں نے کوئی ایسی ہی فاش غلطی کہیں نہیں کر دی ہے۔ تو کوئی کبھی مجھ پر ڈیلانی کے قتل کا شبہ نہیں کر سکے گا۔"

۳

گلڈا مجھے چوراہے پر ایک سائڈ میں انتظار کرتے ملی۔ وہ بیوک میں بیٹھی تھی اس کا چہرہ پیلا نظر آرہا تھا۔

"کیا بات ہے پیٹری" اس نے مجھے دیکھتے ہی سوال کیا۔ "کیا ہوا ہے۔"

"میں تمہارے لئے کوئی اچھی خبر نہیں لایا۔"

"کیا جیک کو کچھ ہو گیا ہے۔"

"ہاں۔" میں نے اپنا ہاتھ تسلی کے انداز میں اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ "وہ ایک حادثہ کے نتیجہ میں مر گیا ہے۔"

اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اور میں نے دیکھا کہ چہرے کی زردی میں کچھ اور اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ کچھ دیر اسی طرح بیٹھی رہی پھر اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"حادثہ۔ کیسا حادثہ۔ کیسے ہوا۔ وہ کیسے مرا۔"

"بجلی کے کرنٹ سے۔" میں نے جواب دیا۔ شیرف جیفرسن اور ڈاکٹر ملارڈ وہاں موجود ہیں۔"

"بجلی کے کرنٹ سے۔" گلڈا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرے۔ "میں سمجھی نہیں۔"

دور سے آتی ہوئی سائرن کی آواز نے ہم دونوں کو چونکا دیا۔ ہم نے سڑک کی طرف دیکھا ایمبولنس جا رہی تھی۔ میں دوسری طرف سے جا کر اس کی کار میں بیٹھ گیا۔

"ٹی وی سیٹ میں ساؤنڈ سسٹم کا ایک تار علیحدہ ہو گیا تھا۔" میں نے کہا۔ "وہ باکسنگ کی فلم دیکھنا چاہتا تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ سیٹ سے آواز نہیں آرہی ہے تو اس نے غالباً سیٹ کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں مین کرنٹ کا کوئی تار چھو لیا کرنٹ کا بھرپور جھٹکا لگا۔ اور وہ مر گیا۔ وہ لوہے کی کرسی میں بیٹھا تھا۔ جو اس کے حق میں اور بھی

زیادہ خطرناک ثابت ہوا۔"

گلنڈا نے اچانک دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونا شروع کر دیا۔ میں خاموشی سے اس کے پُرسکون ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ چند منٹ کے بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"میں اب بھی نہیں سمجھ سکی۔ کہ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم حادثہ کے وقت وہاں موجود تھے؟" اس نے پوچھا

"نہیں۔ میں مسٹر ہمیش سے ملنے گیا تھا۔ واپسی میں تمہارا کیبن بھی راستہ میں پڑتا ہے میں یہ دیکھنے کے لئے رک گیا کہ آیا سیٹ ٹھیک کام کر رہا ہے یا نہیں۔"

گلنڈا رومال سے اپنی بھیگی آنکھیں پونچھنے لگی۔

"تم وہاں کیوں گئے تھے۔ جبکہ میں تمہیں بتا چکی تھی۔ کہ میں اسے چھوڑ کر چلی آئی ہوں۔ اور تمہارے کیبن میں تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔"

مجھے اس سے آنکھیں چار کر کے بات کرنے میں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔

"میں نے بتایا نا کہ میں اس طرف سے گذر رہا تھا۔ بہرحال میں نے اس کے لئے ایک سیٹ بنایا تھا جسکی قیمت بھی اس نے ابھی نہیں دی تھی۔"

"تم وہاں گئے تو وہ مرا پڑا تھا۔"

"ہاں۔ اور اب میری بات غور سے سنو۔ پولیس کو یا کسی کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم اسے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ یہ ہی وجہ تھی کہ میں نے تمہیں شہر جانے کی ہدایت کی تھی۔ تاکہ تم کہہ سکو کہ گھر سے تمہاری عدم موجودگی کی وجہ یہ تھی کہ تم معمول کے مطابق شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھیں۔"

"مگر جیری کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ بجلی کا جھٹکا لگنے سے ہی ہلاک ہوا ہے۔ کیا ڈاکٹر ملارڈ کی رائے بھی یہ ہی ہے۔

"ہاں۔ اس میں کسی قسم کے شک کی کوئی گنجائش نہیں۔"

"تب پھر انہیں یہ بات معلوم ہو جائے کہ میں اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی تو اس میں کیا نقصان ہے۔" گلریٹا نے سوال کیا۔

"اس لئے کہ اس کی موت کی عدالتی تحقیقات ہو گی۔ کارونر مختلف طرح کے سوالات پوچھے گا۔ اگر تم نے وہاں یہ بیان دیا کہ تم اسے چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ اور یہ کہ تمہارا ارادہ اس سے طلاق لینے کا تھا۔ تو لوگوں کو افواہیں پھیلانے کا موقع مل جائے گا۔ تمہیں پتہ نہیں کہ گلن کیمپ میں اس طرح کی افواہیں کتنی جلدی اور کتنے خطرناک انداز میں پھیلتی ہیں ممکن ہے لوگ کہنے لگیں کہ ڈیلانی نے اس صدمہ سے خودکشی کی ہے۔ اور پھر اگر یہ کسی کو معلوم ہو گیا کہ تم میرے کیبن گئیں تھیں یا وہاں جاتی رہی ہو تو لوگ بلا تامل کہنا شروع کر دیں گے کہ ہم دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات ہیں۔ تم نے اس وجہ سے اپنے شوہر سے علیحدگی کا فیصلہ کیا اور ڈیلانی نے اس وجہ سے خودکشی کر لی۔ تم اندازہ کر سکتی ہو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔"

"مگر تم نے تو ابھی کہا تھا کہ یہ ایک حادثہ تھا۔"

"بیشک یہ حادثہ ہے مگر لوگوں کی زبانیں کون پکڑ سکتا ہے۔ وہ اسے خودکشی بھی کہہ سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہم نے انہیں اس کا موقع دیا۔"

"میرا خیال تو یہ بھی ہے کہ اس نے خود اپنی جان لے لی ہے۔" گلریٹا نے کہا "کل رات میرا اور اس کا جھگڑا ہوا تھا۔ اور آج صبح بھی تکرار ہو گئی تھی۔ میں نے اسے بتا دیا تھا کہ میں اسے چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ یہ میری غلطی تھی۔ ممکن ہے اس نے اسی افسوس میں۔۔۔"

"اس خیال کو اپنے دماغ سے نکال دو۔" میں نے تیزی سے کہا "یہ ایک حادثہ تھا کوئی شخص بجلی کے کرنٹ سے اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔"

"آخر اس نے کرنا کیا چاہا تھا۔"

"وہ باکسنگ کا مقابلہ دیکھنے اور کمنٹری سننے کے لیے ٹی وی خود درست کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ اور وہ بھی ایک لمبے سے اسکرو ڈرائیور سے......"

"اوہ نہیں" گلڈا نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ اس طرح نہیں ہوا ہوگا۔ اس کے لئے تو اسے ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ کرنا پڑتی۔"

"ہاں اور اس نے بالکل یہ ہی کیا تھا" میں نے جواب دیا۔ "اس نے ٹی وی کی پچھلی تختی اتار دی تھی۔ اس کے ہاتھ کے قریب اسکرو ڈرائیور گرا ہوا تھا۔"

گلڈا نے غور سے میری طرف دیکھا۔

"میں تمہاری باتیں بالکل نہیں سمجھ پا رہی ہوں۔" اس نے کہا "وہ کوئی کام اپنے ہاتھ سے کرنے کا روادار نہیں تھا۔ خاص طور سے اس نے کبھی کسی قسم کی مرمت وغیرہ خود کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کے ذہن میں ایک لمحہ کے لیے بھی یہ خیال نہیں آسکتا کہ وہ خود سیٹ کی مرمت کرنے بیٹھ جائے۔"

یہ ایسا انکشاف تھا جس کی مجھے بعید ترین توقع بھی نہیں تھی اگر گلڈا نے عدالتی تحقیقات میں اس قسم کا کوئی بیان دے دیا تو کارونر یقینی شبہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

"وہ باکسنگ کا بہت شوقین تھا یہ تم نے ہی مجھے بتایا تھا۔" میں نے جواب دیا۔ "جب عین وقت پر اس نے سیٹ خراب پایا ہوگا۔ تو یہ کوئی ایسی...... نا ممکن بات نہیں کہ اس نے خرابی کو معمولی خیال کرتے ہوئے اور یہ سوچتے ہوئے کہ مجھے بلانے اور میرے آکر سیٹ ٹھیک کرنے میں اتنا وقت لگ جائے گا کہ مقابلہ کی فلم ختم ہو جائے گی۔ اس لئے کیوں نہ خود ہی دیکھ لیا جائے۔"

"تمہیں کیسے معلوم کہ وہ یہ فلم دیکھنا چاہتا تھا۔"

ایک لمحہ کے لئے میری سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دوں۔ مگر پھر میں نے کہا۔

"دو دن پہلے اس نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ تصویر کا کنٹراسٹ اور بہتر کرنے کے سلسلے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ اس وقت برسبیل تذکرہ میں نے اسے بتایا تھا کہ جمعہ کے دن ایک باکسنگ مقابلہ کی فلم دکھائی جانے والی ہے۔ اس پر اس نے کہا تھا کہ وہ اسے ضرور دیکھے گا"

گلڈا کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ میری کسی بات پر یقین نہیں کر رہی ہے اس نے اپنے شانے اچکائے۔

"تم نے بتایا کہ اس کے ہاتھ کے قریب ایک اسکرو ڈرائیور بھی گرا ہوا تھا؟"

میں پسینے میں نہا رہا تھا۔ اس سوال پر جیسے مجھے خود بھی بجلی کا جھٹکا سا لگ گیا مجھے یاد آیا۔ کہ اوزاروں کا بکس اسٹور روم کی الماری میں سب سے اوپری خانے میں رکھا تھا۔ اس خانے کی اونچائی فرش سے کم سے کم سات فٹ ضرور تھی۔ خود مجھے اسے اٹھانے کے لئے اچکنا پڑا تھا۔ تو پھر ڈیلانی جو کہ اپاہج تھا کرسی پر بیٹھے بیٹھے اسے کیسے اٹھا سکتا تھا۔ یہ ایک غلطی تھی اور بڑی زبردست۔

"ہاں۔ وہ اس کے ہاتھ کے قریب پڑا تھا" میں نے جواب دیا۔

"مگر اسے معلوم ہی نہیں تھا۔ کہ اوزاروں کا بکس کہاں رکھا جاتا ہے" گلڈا نے اعتراض کیا۔

"گلڈا" میں نے سمجھاتے ہوئے کہا "ذرا سی بات کو الجھانے اور پر اسرار بنانے کی کوشش مت کرو۔ سیٹ خراب ہو گیا تھا۔ اور وہ اسے درست کرنا چاہتا تھا۔ اس نے گھر میں اوزاروں کا بکس تلاش کیا اور اسے مل گیا۔ اس نے غالباً کسی چھڑی وغیرہ سے اسے نیچے گرا لیا ہوگا، میں نے دیکھا تھا۔ بکس فرش پر گرا ہوا ہے۔ یہ بالکل عام نوعیت کا حادثہ ہے۔ آئے دن اخبارات میں اس قسم کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ اناڑی آدمی ہمیشہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں۔۔۔۔"

میں نے دیکھا کہ وہ میری بات بالکل نہیں سن رہی ہے۔ اور میں خاموش ہو گیا اور اس وقت میرے ذہن میں ایک نیا خوف نیا شبہ پیدا ہونے لگا۔ آخر وہ کیا سوچ رہی ہے۔ کیا اسے شک تو نہیں ہونے لگا ہے کہ میں نے ڈیلانی کو قتل کر دیا ہے۔

"میں اب بھی اسے قرین قیاس خیال نہیں کرتی۔" گلڈا نے جواب دیا۔ اور جیسے جیسے اس پر غور کر رہی ہوں۔ مجھے یقین ہوتا جا رہا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے کیونکہ میں نے اسے چھوڑنے کی دھمکی دی تھی جسے وہ برداشت نہیں کر سکا۔"

"تم غلطی پر ہو۔ کوئی شخص خودکشی کرنے کے لئے اتنے تکلیف دہ طریقے کو پسند نہیں کر سکتا۔" میں نے تیزی سے کہا۔ بات اب خطرناک ہوتی جا رہی تھی۔ اگر میں اسے یقین نہیں دلا سکا۔ کہ ڈیلانی ایک حادثہ کا شکار ہوا ہے تو وہ یقیناً کارونر کے سامنے یہی بیان دے گی کہ اس کے خیال میں ڈیلانی نے خودکشی کر لی ہے۔ اور ایک مرتبہ یہ خبر اخبارات میں آئی تو لاس اینجلز سے کوئی نہ کوئی پولیس افسر ضرور آ کر دیکھے گا۔ ٹی وی سیٹ سے بجلی کے کرنٹ کے ذریعہ خودکشی کرنا بے خواہ مخواہ شبہ کو دعوت دینا تھا۔

"وہ شراب کے نشے میں تھا میں نے وہسکی کا گلاس بھی اس کے قریب گرا ہوا پایا تھا۔ چلو مان لیا جیسا کہ تم کہتی ہو وہ تمہارے جدا ہونے کا غم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے دل بہلانے کے لئے ٹی وی کھولا۔ دیکھا کہ وہ کام نہیں کر رہا۔ اسے غصہ آ گیا اور اسکروڈرائیور اٹھا کر اس نے سیٹ کو توڑنا چاہا۔ یہ حرکت ایک شراب کے نشے میں بہکے ہوئے انسان سے بالکل متوقع ہو سکتی تھی۔ مگر جیسے ہی اس نے اسکروڈرائیور سے سیٹ کے اندرونی حصہ کو چھوا اسے کرنٹ کا جھٹکا لگا اور وہ مر گیا۔"

"مجھے یقین نہیں کہ اس نے ایسی کوئی حرکت کی ہو گی۔"

"اسے ایک حادثہ ہونا ہی چاہیئے گلڈا،" میں نے تقریباً چلاتے ہوئے کہا۔ اگر

تم نے کارونر سے بیان کر دیا کہ تمہارے خیال میں ڈیلانی نے خودکشی کی ہے تو یہ خبر اخبارات میں آجائے گی۔ اور پھر میں اور تم دونوں ایک بڑے اسکینڈل کا سامنا کر رہے ہونگے یہ رسوائی ہماری پوری زندگی کو تباہ کر دے گی۔"

"اچھا ٹیری! گلڈا نے دفعتاً نرم پڑتے ہوئے جواب دیا۔ "اگرچہ میں اب بھی مطمئن نہیں ہوں۔ لیکن اب جبکہ وہ مر گیا ہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ کسی حادثے کا شکار ہوا یا اس نے خودکشی کر لی۔ مجھے یقین نہیں آتا۔ کہ آخر کار میں سچ مچ اس کے پنجے سے آزاد ہو گئی ہوں۔"

میں نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔

"ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے گلڈا" میں بولا۔ "آئندہ ہمیں پوری احتیاط سے کام لینا ہوگا۔ اب جو کچھ میں تم سے کہنے والا ہوں وہ تمہیں عجیب ضرور محسوس ہوگا۔ لیکن عقلمندی اور مصلحت وقت کا تقاضہ یہ ہی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا عدالتی تحقیقات ضرور ہوگی۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ کسی کو بھی ہمارے تعلقات کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر بات کھل گئی تو ہم مصیبت میں پڑ جائیں گے۔ اگر یہ شبہ بھی ہو گیا۔ کہ اس کی موت کسی حادثہ کا نتیجہ نہیں تھی۔ تو لازمی طور پر لاس اینجلز سے کوئی پولیس اس کی تحقیقات کے لئے بھیجا جائے گا۔ اور جب ایک مرتبہ تحقیقات شروع ہو گئی تو ہمارے باہمی تعلقات اور یہ بات کہ تم اس کی موت کے وقت میرے کیبن موجود تھیں منظر عام پر آجائے گی۔ چنانچہ تم اپنے بیان میں یہی کہو گی کہ تم اپنے معمول کے مطابق شاپنگ کے لئے گلس کیمپ گئی ہوئی تھیں نو بجے تم گھر سے چلیں نیلی جھیل کی سڑک سے۔ مگر راستہ میں تمہاری کار کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ تمہیں دوسرا ٹائر لگانے میں کافی وقت لگا۔ اس لئے ساڑھے گیارہ بجے سے پہلے گلس کیمپ نہیں پہنچ سکیں۔"

میں نے اسے چونکتے دیکھا۔

"مگر میں یہ نہیں کہہ سکتی۔ یہ تو جھوٹ ہو گا۔" وہ بولی۔

"اول تو تمہیں خود سے کوئی بات کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب تک وہ تم سے کوئی سوال نہ کریں۔ تم کوئی بات منہ سے مت نکالنا۔" میں نے حتی المکان اپنی آواز کو پُر سکون رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے جواب دیا۔ "لیکن اگر وہ تم سے واقعی پوچھیں تو تمہیں یہ ہی بات انہیں بتانا پڑے گی اگر تم نے میرے کہنے کے خلاف کیا تو ہم دونوں انتہائی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ میں تمہارے فالتو ٹائر میں پنکچر کر دوں گا تاکہ وہ چیک کریں تو ٹائر میں واقعی پنکچر موجود ہو۔"

"ٹیری" گلڈا نے اچانک میرا بازو پکڑ لیا۔ "تمہاری باتیں مجھے خوفزدہ کر رہی ہیں تم اس طرح یہ سب کچھ کہہ رہے ہو جیسے میں نے کوئی جرم کیا ہو۔"

"صرف تم نے ہی نہیں میں نے بھی ایک جرم کیا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ تم نہیں جانتیں کہ لوگ کسی اپاہج انسان سے کتنی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اگر کبھی یہ بات کھل گئی کہ ہم ڈیلانی کی زندگی میں ایک دوسرے سے چھپ چھپ کر ملتے رہے ہیں تو کیا تم سمجھتی ہو کہ لوگوں کو ہمارے ساتھ کوئی ہمدردی ہو گی میں تمہیں رسواکن پبلیسٹی سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ گلڈا۔ تمہیں وہ ہی کرنا چاہیے جو میں کہہ رہا ہوں"

"اچھی بات ہے۔" گلڈا نے جیسے بیچارگی سے شانے جھٹکتے ہوئے کہا۔ "اس وقت میرا دماغ کچھ کام نہیں کر رہا ہے مگر میں وہ ہی کروں گی جو تم کہو گے۔"

میں کار سے اترا۔ گھوم کر پیچھے گیا۔ اس کا ٹرنک کھولا۔ فالتو ٹائر اندر رکھا ہوا تھا۔ وہ کافی استعمال شدہ معلوم ہو رہا تھا۔ میں واپس اپنے ٹرک پر آیا۔ اس میں سے ایک کیل، اور ہتھوڑا لیا۔ اور ہتھوڑے کی مدد سے کیل کو ٹائر میں دور تک ٹھونک دیا

کیل ٹیوب تک پہنچی تو اس کی ہوا نکلنے لگی۔ میں نے ٹائر واپس ٹرنک میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔ ہتھوڑا اپنے ٹرک میں ڈالا۔ اور گلڈا کے پاس آیا۔

"اب تم اپنے کیبن واپس جاؤ۔ مگر میں نے جو کچھ ہے اس کا پورا خیال رکھنا۔"

"ہر چند مجھے جھوٹ بولنا پسند نہیں ہے۔ مگر میں تمہارے کہنے پر عمل کروں گی۔"

"میں خود تم سے جھوٹ بولنے کے لیے نہ کہتا۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں کہ ہم غیر ضروری پریشانی سے بچ سکیں" میں نے جواب دیا۔ "ایک بات اور جب تک عدالتی تحقیقات ختم نہ ہو جائے۔ ہم ایک دوسرے سے نہیں ملیں گے اس کے بعد تم لاس اینجلز چلی جانا۔ ہم گاہے گاہے وہاں ملتے رہیں گے پھر ایک دو ماہ بعد ہم شادی کر لیں گے تمہیں اس کی جائداد مل جائے گی تو میں کسی اور جگہ جا کر اپنا کاروبار شروع کروں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" گلڈا نے تائید کی۔

ہم نے دور سے ایک کار کی آواز سنی۔ دیکھا کہ ایمبولنس واپس آرہی ہے ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ ایمبولنس میں کیا چیز تھی۔

"اب جاؤ گلڈا۔ جیفرسن تمہارا انتظار کر رہا ہو گا" میں نے کہا: "گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس عدالتی تحقیقات ہو جائے پھر ہم ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے بن جائیں گے۔"

اس وقت میں جو کچھ کہہ رہا تھا۔ اس پر واقعی یقین بھی رکھتا تھا۔ مگر مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ "ہمیشہ" ایک طویل مدت ہوتی ہے۔

پانچواں باب

۱

میں سہ پہر سے پہلے اپنے کیبن واپس نہیں پہنچ سکا۔ وہسکی کا ایک گلاس ہاتھ میں لے کر میں برآمدے میں آ بیٹھا اور صبح ساڑھے نو بجے سے جبکہ میں کیبن سے نکل کر گیا تھا۔ اس وقت تک کے پیش آنے والے واقعات پر غور کرنے لگا۔

میں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ اگرچہ میں آپ کو یقین دلا رہا تھا کہ میں نے نہایت کامیاب، کسی خامی کے بغیر پلان تیار کیا ہے اور کبھی کوئی شخص مجھ پر ڈیلانی کے قاتل ہونے کا شبہ نہیں کر سکتا۔ مگر اپنے دل میں اپنے مستقبل کے بارے میں کافی فکرمند تھا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ آنے والے دنوں میں میری تقدیر مجھے کیا دکھلانے والی ہے۔

ایک کار کی آواز نے مجھے اپنے خیالات سے چونکا دیا۔ میں نے دیکھا شیرف جیفرسن اپنی کار میں گیٹ میں داخل ہو رہا ہے۔ اس نے کار برآمدے کے سامنے کھڑی کی اور اتر کر میری طرف آیا۔

"بہت تھکے ہوئے نظر آ رہے ہو۔ کچھ پیو گے۔" میں نے پوچھا

"ہاں۔ آج کافی دوڑ دھوپ کرنا پڑ گئی۔" اس نے جواب دیا۔ "مجھے عدالتی تحقیقات کا انتظام کرنا تھا۔ کارونر پرسوں سے چھٹی پر جا رہا ہے۔ چنانچہ میں نے جلدی کے خیال سے کل ہی تاریخ مقرر کرا دی ہے۔ تمہیں بھی اپنا بیان دینے آنا ہو گا۔"

"کوئی بات نہیں۔" میں نے کہا "کیس میں کوئی پیچیدگی تو سامنے نہیں آئی؟"

"نہیں" جیفرسن نے جواب دیا۔

میں اندر کمرے سے دو گلاسوں میں وہسکی لے آیا۔ ایک گلاس میں نے جیفرسن کو دے دیا۔

"مسز ڈیلانی سے ملاقات ہوئی؟" میں نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ شہر سے واپس آتے ہوئے راستے میں ملی تھی" جیفرسن نے بتایا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور تذبذب کے تاثرات تھے۔ دفعتاً مجھے کچھ ایسا احساس ہوا جیسے وہ کسی خاص بات پر پریشان ہو رہا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ واقعات میں کوئی الجھن باقی نہ رہے" جیفرسن نے پھر کہا۔ "ڈاکٹر ملارڈ کو یقین ہے کہ یہ ایک ایکسیڈنٹ تھا۔ تم کیا کہتے ہو۔"

میرے جسم میں خوف کی ایک ٹھنڈی لہر سی اترتی چلی گئی۔ آخر اس نے مجھ سے یہ کیوں پوچھا تھا۔

"حادثہ کے علاوہ آخر اور کیا ہو بھی کیا سکتا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ اور نگاہ بچانے کے لئے جیب سے سگرٹ نکال کر سلگانے لگا۔

"کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے" جیفرسن نے کہا۔ "تجربہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی آدمی مرجائے۔ تو تمہیں چار میں سے کسی ایک وجہ کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ موت قدرتی اسباب سے واقع ہوئی ہے۔ حادثاتی ہے۔ خودکشی ہے یا اسے قتل کیا گیا ہے۔"

"ڈیلانی کی موت بظاہر تو ایک حادثہ کا نتیجہ ہی نظر آتی ہے؟"

"ہاں نظر تو آتی ہے۔ مگر یہ خودکشی بھی ہو سکتی ہے۔"

"تمہارے خیال میں کوئی آدمی جسے خودکشی کرنا ہو اپنے ٹی وی سیٹ کے کرنٹ سے مرنا پسند کریگا۔"

"بظاہر یہ بات غیر متوقع ضرور ہے۔ مگر جب کوئی ذہنی طور پر پریشان ہو تو تم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ کس وقت وہ کیا کر بیٹھیے گا۔ میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں اور عمر کے آخری حصہ میں کوئی غلطی کرنا نہیں چاہتا۔ میں پچاس سال سے اپنے فرائض ادا کر رہا ہوں۔ آئندہ سال میرا یہ ذمہ داری سنبھالنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ لاس اینجلز پولیس مجھے برابر تنگ کرتی رہتی ہے۔ اس کے خیال میں میں اب اتنا بوڑھا ہو گیا ہوں کہ اپنا کام نہیں سنبھال سکتا۔ وہ انتظار میں ہیں کہ مجھ سے کوئی غلطی ہو اور وہ مجھے برطرف کرا سکیں۔ میں آخری عمر میں اس رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں۔"

"میں سمجھ نہیں سکا۔ کہ تمہیں کیا بات پریشان کر رہی ہے۔"

"میں بھی اسے ایک حادثہ ہی خیال کر رہا تھا جب تک ....."

وہ کہتے کہتے رک گیا۔ اور اپنے پائپ میں تمباکو بھرنے لگا۔ میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"جب تک کیا۔" میں نے پوچھا۔

"مسز ڈبلانی اپنے شوہر کو چھوڑنے کا ارادہ کر رہی تھی۔" اس نے جواب دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس طرح اپنے چہرے کو تاثرات سے خالی رکھنے میں کامیاب ہو سکا۔

"چھوڑنے کا ارادہ کر رہی تھی۔" میں نے جیسے بڑی حیرت سے دہرایا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔"

• جس وقت میں ایمبولنس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے کیبن کو ایک نظر دیکھنا مناسب سمجھا۔ مسز ڈیلانی اپنے تمام کپڑے لے گئی تھی مجھے یقین ہے کہ آج صبح جب وہ گھر سے نکلی تھی تو اس کا ارادہ واپس آنے کا نہیں تھا۔"

یہ ایسی بات تھی جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ اس لئے کافی دیر تک میں اسے گھورتے رہنے کے سوا کچھ نہیں کر سکا۔

"دیکھو شیرف ۔" آخر میں نے کہا ۔ "کیا اس بات کی کوئی خاص اہمیت ہے کہ وہ کسی حادثہ کا شکار ہوا ہے یا اس نے خود اپنی جان لی ہے۔ آخر معاملات کو الجھانے سے کیا حاصل۔ اگر اس نے واقعی خود کشی کی ہے۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ تو اس کا اظہار مسز ڈیلانی کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کر سکتا ہے تم خود سوچ سکتے ہو۔ کہ ایسی صورت میں لوگ کس کس طرح باتیں نہیں بنائیں گے۔ آخر اس کے لئے حالات کو مشکل بنانے سے کیا فائدہ۔"

شیرف جیفرسن اپنے خیالات میں الجھا ہوا برابر پائپ کے گہرے گہرے کش لگا رہا تھا۔

میں جانتا ہوں۔" اس نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ "مگر یہ میرا فرض ہے کہ کسی کیس کی تحقیقات پوری دیانت داری سے کروں۔ اس کے چہرے پر انگلیوں کے نشانات کیسے ہیں۔ یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی نے اس کے بڑے زور سے تھپڑ مارا ہو۔ اور یہ اس کا شوہر بھی ہو سکتا ہے اس کا مطلب ہے کہ ان دونوں کی گھریلو زندگی خوش گوار نہیں تھی۔ اور یہ ایسی بات ہے جسے تحقیقات میں ضرور مدنظر رکھنا پڑے گا۔ جان یوس ایسی تحقیقات زیادہ بہتر کر سکتا ہے۔"

"جہنم میں جائے وہ۔ یہاں تم انچارج ہو۔" میں نے تیزی سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنا رہے ہو۔ کیا تم سچ مچ اسے ممکن سمجھتے ہو کہ کوئی شخص بجلی کے کرنٹ سے خودکشی کرنے کی کوشش کرے گا۔ ڈاکٹر ملارڈ کی طرح مجھے بھی یقین ہے۔ کہ یہ محض ایک ایکسیڈنٹ ہے۔"

"ممکن ہے تمہارا خیال درست ہو۔" جیفرسن نے کندھے اچکائے۔

"کیا ڈاکٹر پوسٹ مارٹم کرے گا۔" میں نے پوچھا۔

"نہیں" جیفرسن نے کہا پھر میری طرف دیکھ کر آہستہ سے مسکرایا "کسی سے کہنے والی بات نہیں۔ مگر ڈاکٹر ملارڈ اتنا بوڑھا ہو گیا ہے کہ پوسٹ مارٹم کرنا اس کے بس کی بات نہیں رہی۔ اور پھر اس کی ضرورت بھی کیا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اس کی موت کرنٹ لگنے سے ہوئی ہے۔ مجھے بھی جو شک ہے وہ یہ نہیں ہے۔ کہ وہ کیسے مرا بلکہ یہ ہے کہ وہ کیوں مرا۔"

"چھوڑو بھی جیفرسن بیکار کی الجھنوں میں کیوں مبتلا ہوتے ہو۔ تمہاری جگہ میں ہوتا۔ تو میں تو ایسی معمولی باتوں کی بالکل پرواہ نہیں کرتا۔

جیفرسن نے ایک لمحہ سوچا۔ پھر اثبات میں سر ہلانے لگا۔

"شاید تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو۔" وہ بولا۔ "میں اس لڑکی کو پسند کرتا ہوں واقعی اس کے لئے حالات مشکل بنانے سے کیا حاصل۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر چلی بھی گئی تھی تب بھی بعد میں اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر دیا تھا۔ کر دیا تھا یا نہیں۔؟ یہ بات اس کے حق میں جاتی ہے۔ جب میں اس سے ملا تو وہ واپس آ رہی تھی۔"

"ہاں میری ملاقات بھی اس سے چوراہے کے قریب ہوئی تھی" ہیوسن نے جلدی

سے کہا۔ "یقیناً وہ واپس آرہی تھی۔"

"اچھا" شیرف اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں اب چلتا ہوں۔ تحقیقاتی عدالت کا اجلاس کل گیارہ بجے شروع ہوگا۔ تمہیں بھی بیان دینا ہے وقت پر پہنچ جانا۔"

"جی ہاں ضرور" میں نے جواب دیا اور اسے گیٹ تک چھوڑنے کے خیال سے ساتھ ہولیا۔

ہم دونوں پرانی فورڈ کار کے قریب آکر رک گئے۔

"تمہیں کچھ معلوم ہے کہ اب وہ کیا کرے گی۔" شیرف نے پوچھا۔ میں نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیا اس نے کوئی معقول جائداد اس کے نام چھوڑی ہے۔"

"مجھے یہ بھی نہیں معلوم شیرف"

مجھے ان ڈیڑھ لاکھ ڈالر کا خیال آیا۔ جو اب گلاڈا کو ملنے والے تھے مگر ظاہر ہے میں یہ بات جیفرسن کو تو نہیں بتا سکتا تھا۔

"اچھا خدا حافظ۔" اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

میں اسے کچھ دیر تک جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ پھر کیبن میں واپس چلا گیا۔ دل چاہ رہا تھا کہ گلاڈا کو فون کروں مگر موجودہ حالات میں یہ احتیاط سے دور ہوتا۔ میں سوچ رہا تھا پتہ نہیں وہ اس وقت اس اکیلے کیبن میں کیا کررہی ہوگی۔ رات اپنا دامن پھیلائے بڑھتی چلی آرہی تھی۔ اور میں کسی مجرم کی طرح اس کی بڑھتی ہوئی تاریکی سے خوف زدہ تھا۔ بےحد خوف زدہ تھا۔

۲

تحقیقاتی عدالت کا اجلاس گلن کیمپ کے ریکریئیشن ہال میں منعقد ہوا۔ پبلک بنچوں پر دس بارہ سے زیادہ آدمی نہیں تھے اور وہ بھی شاید اس لئے آ گئے تھے۔ کہ وقت گذاری کا کوئی اور بہتر طریقہ سوچنے سے قاصر تھے۔ شہر میں ڈیلانی کو کوئی نہیں جانتا تھا اس لئے وہ مرے یا جئے کسی کو اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔

میں جب ہال میں داخل ہوا۔ تو گیارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے میرے آنے کے ایک منٹ بعد گلڈا بھی آ گئی۔ اس کے ساتھ ایک خوش پوش نوجوان بھی تھا۔ جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ میرے پاس آئی اور اپنے ساتھی کو متعارف کرایا۔ وہ جارج میکلیں تھا۔ ڈیلانی کا وکیل۔ جو کہ لاس اینجلز سے عدالت کے اجلاس میں شریک ہونے آیا تھا۔ اس کی عمر اندازاً اڑتیس سال کی ہوگی۔ قد نسبتاً چھوٹا تھا۔ مگر آنکھیں اس کی مناسبت سے بڑی اور چمکتی نظر آ رہی تھیں۔ اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا۔

"عدالت کی کارروائی بہت مختصر ہو گی؟ اس نے بتایا۔ میں نے کارونر سے بات کی تھی۔ وہ مسز ڈیلانی کا بیان لینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔"

یہ ایک اچھی خبر تھی۔ مجھے ڈر تھا۔ کہ اسٹرنگر اپنی جرح سے گلڈا کے منہ سے کوئی ایسی ویسی بات نہ کہلوا لے۔

ٹھیک گیارہ بجے شیرف جیفرسن اور ڈاکٹر ملارڈ ساتھ ساتھ داخل ہوئے ان دونوں نے گلڈا سے اور مجھ سے ہاتھ ملایا۔ اور اپنی جگہ بیٹھ گئے اسٹرنگر یعنی کارونر بھی اسی لمحہ پہنچ گیا اور ہال کے تقریباً درمیاں میں بچھی ہوئی میز پر اپنی کرسی سنبھال کر بیٹھ گیا وہ ایک چھوٹے قد کا موٹا سا آدمی تھا۔ تقریباً ستر سال کی عمر کا۔ اس نے تحقیقاتی کارروائی

کا آغاز، جیفرسن سے کیا۔ جس نے اپنے بیان میں ڈیلانی کی لاش ملنے کے حالات پر روشنی ڈالی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسے اس معاملے میں کسی قسم کی سازش یا مکر و فریب کا شبہ نہیں ہے۔ اور یہ کہ ڈاکٹر ملارڈ بھی اس سے متفق ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر ملارڈ کی باری آئی۔ اس نے بیان کیا کہ ڈیلانی الیکٹرک شاک سے ہلاک ہوا ہے۔ اور یہ کہ اسے یقین ہے کہ یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا۔ اس نے بتایا کہ ڈیلانی ایک لوہے کی کرسی پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے ٹی وی سیٹ دیکھنے کے لئے ایک لوہے کا اسکریو ڈرائیور استعمال کیا۔ ان حالات میں اگر اسکرو ڈرائیور کسی مین سپلائی تار سے چھو جائے۔ تو اس کے نتائج بالکل یہ ہی ہونگے۔ جو کہ ہوئے۔ مین کرنٹ میں اتنا وولٹیج ہوتا ہے کہ وہ تندرست تندرست آدمی کو بھی ہلاک کر سکتی ہے۔

کارونر اسٹرنگر نے اپنے سامنے رکھے ہوئے کاغذات میں کچھ نوٹ کیا اور ڈاکٹر کا شکریہ ادا کر کے اسے جانے کی اجازت دے دی۔ اس کے بعد جب میری باری آئی۔ تو اس کے پہلے سوال نے ہی بتا دیا۔ کہ وہ اسی انداز پر سوچ رہا ہے جس پر میں چاہتا تھا۔ کہ وہ سوچے

"مسٹر ریگیں کیا تم عدالت کو بتاؤ گے کہ ایک اس طرح کا حادثہ کیسے رونما ہوا ہوگا؟"

گویا اس نے اس کا حادثہ ہونا تسلیم کر لیا تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھ کر کارونر کی میز کے قریب گیا اسے سیٹ کا ایک نقشہ کھینچ کر دکھایا ساتھ ہی میں اسے یہ بھی بتاتا جا رہا تھا۔ کہ ساؤنڈ کنٹرول کس طرح کام کرتا ہے اور یہ کہ اگر اس کا کوئی تار الگ ہو جائے جیسا کہ ڈیلانی کے سیٹ میں الگ پایا گیا۔ تو اس کا ایک ہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ آواز آنا بند ہو جائے۔ پھر میں نے سے یہ بتایا۔ کہ لوہے کے اسکرو ڈرائیور سے ٹی وی کے کھلے ہوئے سیٹ کو چھونے سے بجلی کا جھٹکا کیوں کر اور کتنی طاقت کا لگ سکتا ہے میں نے یہ بھی بتایا

کہ ڈیلانی باکسنگ فلمیں دیکھنے کا کتنا شوقین تھا۔

"یہ کوئی بات نہیں ہے مسٹر کارونر" میں نے آخر میں کہا۔ "ایسے حادثات آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ اس خطرہ کا احساس نہیں کرتے جو کسی چیز کے بارے میں نامکمل معلومات رکھنے کے باوجود اس سے الجھنے کی صورت میں درپیش آسکتا ہے اس حقیقت کے پیش نظر کہ وہ آہنی کرسی میں بیٹھا تھا۔ اور اپنے اناڑی پن کی وجہ سے لوہے کا اسکرو ڈرائیور استعمال کر رہا تھا اس کے بچنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

میں نے جو نقشہ بنا کر دکھایا اور جو نقشہ الفاظ سے کھینچا اس کے بعد کارونر کے ذہن میں کوئی شبہ تھا بھی تو باقی نہیں رہا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ وہ میری باتوں سے بہت زیادہ متاثر ہوا ہے۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا۔ کہ میں عدالت کے سامنے اتنی وضاحت سے بیان دیا کہ کوئی الجھن باقی نہیں رہی۔ پھر جب میں اپنی کرسی پر واپس آکر بیٹھ گیا اس نے جارج میکلین کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ آیا وہ تو کوئی بیان دینا نہیں چاہتا۔ میکلین نے جواب دیا۔ کہ نہیں اسے کارونر کے فیصلے پر کلی اعتماد ہے اور اسے اس بارے میں کچھ نہیں کہنا۔

نتیجہ وہی نکلا جو ظاہر تھا۔ کارونر اسٹرنگر نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ ڈیلانی کی موت ایک بدقسمت حادثہ کا نتیجہ تھی۔ چنانچہ اسے حادثاتی موت کا فیصلہ سناتے ہوئے کوئی تردد نہیں ہے۔ بلاشبہ ڈیلانی ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہلاک ہوا ہے اس کے بعد اس نے عوام کی اس غفلت پر ماتم کیا تھا۔ کہ وہ ہر کام میں الجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو لبا اوقات ان کے حق میں بیحد خطرناک ثابت ہوتا ہے فیصلہ دینے کے بعد وہ خود اٹھ کر گلڈا کے پاس بھی آیا۔ اور اس سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔

کارروائی ختم ہونے کے بعد میں شیرف جیفرسن ڈاکٹر ملارڈ اور میکلین گلڈا کے

ساتھ ہی ہال سے باہر نکلے۔

"اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بلا تکلف کہہ سکتی ہو۔" جیفرسن نے گلڈا سے کہا۔ "مجھے خوشی ہوگی۔"

گلڈا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ میکلین نے سب باتوں کا انتظام کرلیا ہے اور سردست وہ جیفرسن کو کوئی زحمت دینا نہیں چاہتی۔ میکلین نے گلڈا سے سہ پہر کے وقت آنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ وہ اسی وقت ڈیلانی کے مالی حالات کے بارے میں اسے بتائے گا۔ اس کے بعد وہ مجھ سے اور گلڈا سے ہاتھ ملا کر جیفرسن اور ڈاکٹر لارڈ کے ساتھ چلا گیا۔

گویا اب میں اور گلڈا تنہا رہ گئے تھے۔ میں اب بالکل مطمئن تھا۔ خوف وغیرہ سب جاتا رہا تھا۔ مجھے خوشی تھی کہ آخر کار معاملات نے وہی رخ اختیار کیا جو میں چاہتا تھا۔ اور جس کا اندازہ پہلے ہی لگا چکا تھا۔

"ہماری پریشانیاں اب عنقریب ختم ہونے والی ہیں۔" میں نے گلڈا سے کہا "اور سب کچھ میری توقع سے بھی بہتر طور پر ہو رہا ہے اگر تمہیں کسی بھی معاملے میں میری مدد کی ضرورت ہو تو بلا تکلف کہہ سکتی ہو۔"

"اس ٹی وی کا کیا بنے گا۔ اس نے تمہیں اس کی قیمت بھی تو ادا نہیں کی ہے میری خواہش تھی کہ تم اسے واپس لے لیتے۔" گلڈا نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پرسوں کسی وقت آکر سیٹ لے جاؤں گا۔ کوئی اور بات تو نہیں ہے۔"

"نہیں" اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "میکلین سب کچھ کرلے گا۔"

ہم دونوں باتیں کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔ مجھے احساس تھا۔ کہ ہم اس وقت مین اسٹریٹ پر ہیں اور ہماری ایک ایک حرکت لوگوں کی نظر میں آسکتی ہے۔"

"اب تم آئندہ کیا کرنا چاہتی ہو؟" میں نے پوچھا۔

"میں کیا بتاؤں۔ تو یہ تمہارا کام ہے کہ تم آئندہ کے بارے میں کوئی فیصلہ کرو۔ میں وہ ہی کروں گی جو تم کہو گے۔"

"ہم کم سے کم ایک ماہ تک ایک دوسرے سے الگ رہیں گے۔" میں نے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے کہ تم جلد سے جلد لاس اینجلز کے کسی ہوٹل میں منتقل ہو جاؤ۔ ایک ماہ بعد میں یہاں اپنا کاروبار سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے بعد تمہارے پاس لاس اینجلز آجاؤں گا۔ ہم دونوں شادی کرلیں گے۔ پھر کسی بھی جگہ مثلاً نیویارک وغیرہ جا کر نئے سرے سے زندگی کی ابتدا کریں گے۔ جیسے ہی تم لاس اینجلز میں قیام پذیر ہو جاؤ۔ مجھے خط لکھنا۔ فون کرنے کی ضرورت نہیں۔"

اچھی بات ہے۔ تو اب پرسوں ملاقات ہوگی۔"

"ہاں۔ اس وقت اس بارے میں کچھ اور تفصیل سے غور کرلیں گے۔" میں نے جواب دیا۔

وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنی بیوک کار کی طرف بڑھ گئی۔ میں اپنے ٹرک میں آکر بیٹھ گیا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی۔ کہ گلڈا اس منحوس کیبن میں اکیلی جا کر رہے۔ مگر موجودہ حالات میں اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ ذراسی غیر معمولی بات بھی افواہوں کو جنم دے سکتی تھی۔

اس وقت گرمی ہو رہی تھی. میں نے چہرے کا پسینہ پونچھنے کے لئے رومال نکالنے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا. مجھے جیب میں کاغذات کا احساس ہوا۔ انہیں باہر نکالا. تو دیکھا کہ یہ وہ دو خط ہیں جو ڈاکیہ نے مجھے ڈیلانی کو دینے کے لئے دیئے تھے. میں ان کی طرف حیرت سے دیکھتا رہ گیا۔ انہیں تو میں بالکل ہی بھول گیا تھا۔"

گلڈرا بیوک میں بیٹھ رہی تھی۔ میں ٹرک سے اتر کر تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کے پاس گیا۔

"میں یہ خط دینا بھول گیا تھا" میں نے کہا۔" یہ کل کی ڈاک سے آئے تھے"

اس نے خط پر ایک نظر ڈالی۔ اور بیگ کھول کر دونوں خط اس میں رکھ دیئے۔

"شکریہ" اس نے کہا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اس کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں دھندلی دھندلی کسی بھی تاثر سے خالی تھیں۔ اس بات نے مجھے کسی قدر پریشان کر دیا۔ میں اسے اس وقت تک جاتے دیکھتا رہا۔ جب تک بیوک کار نظروں سے غائب نہیں ہو گئی۔"

۳

تیسرے دن میں حسب وعدہ ٹی وی لینے ڈیلانی کے کیبن پہنچا۔ میں ٹرک سے اترا تو گلڈرا برآمدے میں آ گئی۔ وہ کاڈ ہیلے سرٹ اور چست پیکون پہنے ہوئے تھی۔ اس کا چہرہ زرد اور آنکھوں کے نیچے سیاہ گڑھے نظر آ رہے تھے۔ جیسے وہ گذشتہ راتوں کو ٹھیک سے سو نہ سکی ہو۔

"گلڈا" میں نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں طے کرتے ہوئے۔ اس کے قریب پہنچا میں نے اسے آغوش میں لینے کی کوشش کی۔ تو اس نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر مجھے روک دیا

"یہاں نہیں ٹیری" اس نے کہا۔ جس طرح وہ مجھے دیکھ رہی تھی۔ اور خود اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا۔ کہ کوئی بات خلاف توقع ضرور ہوئی ہے۔"

"کیا بات ہے گلڈا؟" میں نے پوچھا۔

وہ مجھ سے علیحدہ ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے کہا۔

میں بھی اس کے قریب پڑی ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ اچانک میرے دل میں کوئی نامعلوم سا خوف پیدا ہونے لگا تھا۔

"ٹیری۔" اس نے کہا۔ "مجھے بہت خراب خبر ملی ہے۔"

"وہ کیا۔"

"ڈیلانی نے میرے لئے کوئی دولت نہیں چھوڑی" گلڈا نے آہستہ سے کہا مجھے یہ سننے کی بعید ترین توقع بھی نہیں تھی۔ ایک حیرت کے عالم میں میں اسے گھورتا رہ گیا۔

"کوئی دولت نہیں چھوڑی۔"

"کل مسٹر میکلین یہاں آئے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ مجھے معلوم ہوگا۔ جبکہ اپاہج ہونے کے بعد سے بڑی لاپرواہی سے اپنی دولت صرف کر رہا تھا۔ مسٹر میکلین برابر اسے خبردار کر رہے تھے مگر اس نے کبھی پرواہ نہیں کی۔ اس کیبن کا کرایہ بھی حد سے زیادہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے بھی اس کے پاس کوئی خاص جائداد یا دولت نہیں تھی

اگرچہ اس نے میرے سامنے ہمیشہ اپنے آپ کو بیحد دولت مند بنایا۔ پتہ نہیں کیوں۔ اب جو کچھ اس نے میرے نام چھوڑا ہے وہ اتنا بھی نہیں کہ اس کے تمام بل اور قرضے ادا ہو سکیں مجھے افسوس ہے ٹیری۔ مگر حقیقت یہی ہے۔"

یہ ایک زبردست دھکا تھا۔ میں ڈیلانی کے روپیہ پر انحصار کر رہا تھا۔ کہ وہ ایک نئی زندگی شروع کرنے میں میرے کام آئے گا۔

"میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں ٹیری کہ ان حالات میں میں تم سے یہ توقع نہیں کرتی کہ تم اب بھی مجھ سے شادی کر لو گے۔ میں تمہیں کچھ بھی پیش نہیں کر سکتی۔ مجھے احساس ہے کہ تم ایک بیوی کی ذمہ داری اس وقت تک نہیں اٹھا سکتے جب تک تمہارے پاس اتنا سرمایہ نہ ہو کہ تم اپنے کاروبار کو ترقی دے سکو۔ اس لئے میرے خیال میں ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم ایک دوسرے کو بھول جائیں۔"

"نہیں گلڈا" میں نے جواب دیا۔ "میں تم سے محبت کرتا ہوں ہم مل کر ان حالات کا مقابلہ کر لیں گے۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور اب اس شادی کو کوئی چیز نہیں روک سکتی یہ ضرور ہے کہ اب ہمیں اس کے لئے کچھ زیادہ انتظار کرنا پڑے گا۔ ہم اس علاقہ میں شادی نہیں کر سکتے۔ لوگوں کو خواہ مخواہ باتیں بنانے کا موقع مل جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ مجھے سرمایہ فراہم کرنے کے لئے دوبارہ کسی قسم کی ملازمت کرنا پڑیگی کچھ عرصہ تنگدستی سے گزر کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ کوئی بات نہیں۔ اگر تم ان حالات میں میرا ساتھ دینے پر تیار ہو تو میں تمہارے لئے ہر قسم کے حالات سے مقابلہ کر سکتا ہوں۔

گلڈا کے چہرے پر فکرمندی کے تاثرات ابھرے۔

"نہیں میرے لئے یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ٹیری" اس نے کہا "میں

اپنا بوجھ خود بھی اٹھا سکتی ہوں۔"

میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کے قریب دوزانو ہو کر اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لئے

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تمہیں چاہتا ہوں گلاڈا۔" میں نے جذبات سے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "جو کچھ ہوا شاید ہمارے لئے وہ ہی بہتر ثابت ہو۔ یہ بات میرے ضمیر پر ہمیشہ ایک بوجھ بھی بن سکتی تھی۔ کہ میں نے اپنا ترقی کے لئے ڈیلانی کے روپیہ کا سہارا لیا ہے میں پھر کہوں گا کہ اگر تم ان مشکل حالات میں میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو تو مجھے کسی بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ آخر میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔"

گلاڈا نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر کر رونا شروع کر دیا۔ میری اپنی حالت بھی کچھ بہتر نہیں تھی یہ ایک عظیم نقصان محسوس ہو رہا تھا۔ مگر مجھے کم سے کم یہ تسلی تو تھی کہ گلاڈا مجھے مل گئی ہے اور یہ گلاڈا ہی تھی جس کی وجہ سے میں نے ڈیلانی کو قتل کیا تھا۔

جب کچھ رو دھو کر اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تو اس نے کہا۔

"میں اب بھی یہ سوچ کر حیران ہوں۔ کہ آیا اس نے خودکشی کی تھی یا یہ ایک حادثہ تھا کیا ایسا تو نہیں ہے کہ اس نے اپنا قرض ادا کرنے کیلئے دانستہ اپنی جان لے لی ہو۔"

"قرض ادا کرنے کے لئے۔" میں چونکا "کیا مطلب"؟

"اس نے ایک انشورنس پالیسی خریدی تھی نا" گلاڈا نے بتایا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے ایک چابک رسید کر دیا ہو۔

"انشورنس پالیسی۔ کیسی پالیسی؟" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"مجھے تمہیں بتانے کا وقت نہیں ملا۔ اس نے انشورنس کرایا تھا۔" گلاڈا نے جواب دیا۔ "مجھے کل مسٹر مکلین نے بتایا۔ ورنہ مجھے خود بھی پتہ نہیں تھا تم نے جو دو خط مجھے دیئے تھے نا

ان سے ایک انشورنس کمپنی کی طرف سے آیا تھا۔ اس نے ٹی وی سیٹ کا انشورنس کرایا تھا
مسٹر میکلین کا کہنا ہے کہ پالیسی میں ایک شرط ایسی بھی ہے جو ہر قسم کے حادثہ کی صورت میں
ٹی وی کے مالک کا تحفظ کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ کمپنی سے کلیم کر کے پالیسی کی رقم حاصل
کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اگرچہ پالیسی صرف پانچ ہزار ڈالر کی ہے مگر اس سے
جیک کے تمام قرضے وغیرہ ضرور ادا ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد شاید اتنی رقم بھی بچ جائے
کہ میں کوئی کام ملنے تک گزارا کر سکوں۔"

اگر گلڈا مجھے سیڑھیوں سے دھکا دے کر نیچے گرا دیتی تب بھی شاید مجھے اس سے
زیادہ تکلیف نہیں پہنچتی جتنی اس کی اس بات سے ہوئی میں نے محسوس کیا جیسے میرے دل
کی حرکت رکنے لگی ہو۔

"مجھے گمان تک نہیں تھا۔ کہ اس نے ٹی وی سیٹ کی انشورنس کرائی ہوگی" میں نے کہا۔

"جب تم نے سیٹ دیا تھا۔ تو اس کے دو ایک دن ایک نوجوان آدمی جیک سے ملنے آیا
تھا۔" گلڈا نے بتایا۔ "اس کا نام شاید لاسن تھا۔ اس نے سیٹ دیکھا اور مجھے دار باتیں بنا کر جیک
کو پالیسی لینے پر آمادہ کر لیا۔"

مجھے یاد آگیا کہ میں نے ڈیلانی کا نام بھی اس نوٹ بک میں تحریر کر لیا تھا۔ جو میں نے
لاسن کو دی تھی۔

"لیکن یہ انشورنس تو صرف سیٹ کی حد تک ہوگا۔"

"نہیں مسٹر میکلین کہہ رہے تھے۔ کہ اس پالیسی میں سیٹ کے مالک کو بھی کسی
حادثے کی صورت میں تحفظ دیا گیا ہے۔"

میں ایسا محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے میرے جسم سے زندگی کی تمام حرارت چھین لی ہو۔

"پالیسی پانچ ہزار ڈالر کے لئے تھی۔" میں نے پوچھا۔

"ہاں" گلڈا نے جواب دیا۔

میرا اطمینان سکون سب کچھ دھوپ میں شبنم کے قطروں کی طرح اڑ گیا اس کا مطلب تھا کہ تحقیقات ہو گی۔ اور انشورنس کمپنیوں کے بارے میں جتنا کچھ مجھے معلوم تھا اس کی بنیاد پر مجھے یقین تھا کہ انشورنس کمپنی ڈیلانی کی موت کو اس طرح قبول نہیں کرے گی۔ جس طرح جیفرسن، ڈاکٹر مارڈ یا کارونر نے قبول کر لیا تھا۔ پانچ ہزار ڈالر چھوڑ وہ ایک ڈالر بھی اس وقت تک ادا نہیں کرے گی۔ جب تک خود تحقیقات کرا کے مطمئن نہ ہو جائے کہ اسے واقعی یہ رقم ادا کرنا ہے۔ میرا تمام پلان یہاں تک کہ میری زندگی بھی اس پالیسی کی وجہ سے خطرے کی زد میں آگئی تھی۔

"انشورنس کمپنی والے تحقیقات کئے بغیر رقم نہیں دیں گے۔" میں نے گلڈا سے کہا۔ "کیا یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ تم تحقیقات کا خطرہ مول لو۔ کیا یہ بہتر نہ ہو گا۔ کہ تم رقم کا مطالبہ ہی نہ کرو۔"

گلڈا نے تیز نظروں سے مجھے گھورا۔

"پانچ ہزار ڈالر معمولی رقم نہیں ہوتی۔ خاص طور سے ان حالات میں جب کہ ڈیلانی کا قرض ادا کرنے کے لئے ایک ایک ڈالر قیمتی ہے۔ مجھے رقم کے لئے کلیم داخل کرنا ہی پڑے گا۔"

"یہ انشورنس کمپنی والے بہت گہرائی تک اتر جاتے ہیں۔" میں نے حتی الامکان سکون سے کہا۔ میں گلڈا پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس خبر نے مجھے کتنا خوفزدہ کر دیا ہے۔ "اپنی تحقیقات کے دوران وہ میرے اور تمہارے تعلقات کے بارے میں بھی معلوم کر لیں گے۔"

"کیسے کر لیں گے۔" گلڈا نے سخت لہجہ میں کہا۔" انہیں صرف تحقیقاتی عدالت کے ریکارڈ اور موت کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت پڑیگی۔ مسٹر میکلین نے مجھے یہ ہی بتایا ہے اس کے بعد وہ پالیسی کی رقم ادا کرنے سے انکار نہیں کر سکتے۔"

" اتنے زیادہ یقین سے کوئی بات مت کہو۔" میں نے جواب دیا۔" مجھے معلوم ہے کہ یہ انشورنس کمپنیاں کس طرح کام کرتی ہیں۔ وہ رقم کی ادائیگی سے بچنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اٹھا نہیں رکھیں گی۔ وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں کہ ڈیلانی نے خودکشی کی ہے۔ وہ کسی حادثہ کا شکار نہیں ہوا۔ کیونکہ پھر ایسی صورت میں انہیں رقم نہیں دینا پڑیگی۔ انہیں صرف ایسی کوئی وجہ تلاش کرنے کی ضرورت ہو گی جس سے ڈیلانی کے خودکشی والے نظریہ کو تقویت مل سکے۔ اور انہیں اس سے زیادہ اچھی وجہ اور کیا نظر آ سکتی ہے۔ کہ تم اور میں اس سے چھپ کر محبت کرتے رہے تھے۔"

"تم خواہ مخواہ مبالغہ سے کام لے رہے ہو۔"

" ہرگز نہیں۔" میں نے تیزی سے کہا۔" اگر انہیں ذرا سا بھی شبہ ہو گیا کہ میرے اور تمہارے درمیان محبت کے تعلقات قائم ہیں یا رہ چکے ہیں تو وہ ہماری نجی اور ذاتی زندگی کے حالات اسی طرح چیر پھاڑ کر کے معلوم کریں گے۔ جس طرح بھیڑیئے اپنے شکار کو چیرتے پھاڑتے ہیں۔ اس بارے میں کسی خوش فہمی میں مبتلا مت ہو جانا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ رقم ادا نہ کرنے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر وہ تمہیں مجبور کر دیں گے۔ کہ اگر تمہیں اپنا کلیم وصول کرنا ہے۔ تو عدالتی چارہ جوئی سے وصول کرو۔ اور پھر عدالت میں وہ کسی چرب زبان وکیل کے ذریعہ تم پر وہ جرح کرائیں گے۔ کہ تم پورے حاضرینِ عدالت کے سامنے اپنے آپ کو

عریاں محسوس کرنے لگو گی۔ وہ مجھے بھی عدالت کے کٹہرے میں کھینچ لائیں گے اخبارات میں سہ سرخیوں کے ساتھ عدالت کی کارروائی شائع ہو گی اور ساری دنیا کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہمارے درمیان ناجائز تعلقات قائم تھے۔"

گلڈا نے اس طرح میری طرف دیکھا۔ جیسے وہ مجھے پاگل خیال کر رہی ہو۔

"تمہاری باتیں مجھے خوف زدہ کر رہی ہیں ٹیری۔" اس نے کہا۔ "آخر بات کیا ہے۔ کیا تم اس معاملے میں اس سے زیادہ جانتے ہو جتنا تم نے مجھے بتایا ہے۔"

"نہیں یہ بات نہیں۔ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ اگر تم نے انشورنس کمپنی سے کلیم کیا تو کیا کچھ پیش آ سکتا ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "کیا ہم اس کارروائی کو روک نہیں سکتے۔"

"میں مسٹر میکلین سے کہہ تو سکتی ہوں" گلڈا نے کہا۔ "مگر میرا خیال ہے کہ ضروری کارروائی پہلے ہی کی جا چکی ہو گی۔ مسٹر میکلین نے کہا تھا۔ کہ وہ لاس اینجلز واپس جاتے ہی پہلا کام یہ ہی کریں گے۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ میں انہیں فون کر کے منع کر دوں۔"

میں ہچکچایا۔ اگر میکلین نے کلیم داخل کر دیا ہے۔ تو اسے واپس لینے کا اقدام اور زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ ہم دونوں کی ذات فوراً شبہ کی زد میں آ جائے گی۔

"نہیں۔" میں نے آخر کہا۔ "اب اسی طرح چلنے دو۔ ممکن ہے اس سے کوئی فرق نہ واقع ہو۔ ممکن ہے جس طرح تم کہتی ہو۔ انشورنس کمپنی ہمیں پریشان کئے بغیر

پالیسی کی رقم ادا کر دے ۔"

"تمہیں یقین ہے۔ کہ تم نے جیک کی موت کے بارے میں وہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ جو تمہیں معلوم ہے۔" گلڈا نے پوچھا۔" تمہاری باتیں مجھے پریشان کر دیتی ہیں تم اس طرح گفتگو کرتے ہو۔ جیسے کسی نہ کسی طور پر اس حادثہ سے میرا بھی کوئی تعلق ہے۔"

" دنیا والوں کی نگاہ میں تم اور میں دونوں مجرم ہیں۔" میں نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔" بہرحال اب یہ بات بہت ضروری ہوگئی ہے کہ جب تک اس کلیم کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ میں تم سے بالکل علیحدہ رہوں۔ اب لاس اینجلز میں بھی ہمارے ملنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا تم سمجھ رہی ہو نا۔ انشورنس کمپنی والے جلد ہی اپنے جاسوسوں کی ایک فوج تمہاری شب و روز نگرانی پر لگا دیں گے اگر انہوں نے کہیں بھی ہمیں یکجا دیکھ لیا۔ تو وہ بڑی آسانی سے ہمارے درمیان کوئی تعلق معلوم کرنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔"

" مگر ڈارلنگ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی۔ کہ آخر ہمیں اتنا ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔" گلڈا نے کچھ جھلاتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں اخباری پبلسٹی سے بچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا۔

" اچھی بات ہے ٹیری۔" گلڈا نے بے بسی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔" مجھے یقین نہیں آتا۔ لیکن اگر تم ایسا محسوس کرتے ہو۔ تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ تم یہ ہی چاہتے ہو نا کہ میں اس وقت تک تم سے نہ ملوں جب تک کلیم

کا فیصلہ نہ ہو جائے۔"

"ہاں۔ مجھے افسوس ہے۔ گلاڈا۔ مگر یہ انتہائی ضروری ہے۔" میں کھڑا ہو گیا۔

"ممکن ہے۔ تم ابھی اس بات کو نہ سمجھ سکو۔ لیکن اگر انشورنس کمپنی والوں نے ہمارے بارے میں معلوم کر لیا۔ تو تم خود دیکھ لو گی۔ کہ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ غلط نہیں تھا۔ میں سیٹ لے کر جا رہا ہوں۔"

"مسٹر میکلین نے کہا ہے کہ جب تک انشورنس کمپنی والے اسے نہ دیکھ لیں۔ سیٹ کو یہیں رکھا جائے۔" گلاڈا نے بتایا۔

یہ میرے لئے ایک اور جھٹکا تھا۔

"اوہ ہاں۔ میں بھول رہا تھا۔" میں نے سنبھلتے ہوئے جواب دیا۔ "اچھا گلاڈا جب تم لاس اینجلس پہنچ کر کسی ہوٹل میں ٹھہر جاؤ۔ تو مجھے خط ضرور لکھنا۔ فون مت کرنا۔ ٹیلیفون آپریٹر لڑکیاں دوسروں کی کالیں سنتی رہا کرتی ہیں۔ میں خود بھی تمہیں خط لکھتا رہوں گا۔"

"اچھا ٹیری۔" گلاڈا نے وعدہ کیا۔

میں اسے خدا حافظ کہہ کر ٹرک میں جا بیٹھا۔ میں اتنا خوف زدہ تھا۔ کہ چلتے وقت اسے پیار کرنا بھی بھول گیا تھا۔

چھٹا باب

۱

اگلے چار دن تک کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ دن کے وقت چونکہ میں کام میں مصروف رہتا تھا۔ اس لئے کسی نہ کسی طرح وقت گذر ہی جاتا تھا۔ مگر راتیں میرے لئے قیامت بن کر آتی تھیں۔ پریشان کن خیالات کئی کئی گھنٹے نیند سے محروم رکھتے تھے۔ پانچویں دن صبح کو مجھے گلوریا کا خط ملا۔ وہ اب لاس اینجلز جا چکی تھی۔ اور اس نے لکھا تھا کہ ایک چھوٹے سے فلیٹ میں ٹھہری ہوئی ہے۔ وہ ملازمت تلاش کرنے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔ مگر اس وقت تک کہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ اس نے لکھا تھا کہ انشورنس کمپنی والوں نے مسٹر میکلین سے رابطہ قائم کیا تھا۔ اور یہ بتایا ہے کہ وہ اپنا ایک نمائندہ ٹی وی سیٹ کے معائنے کیلئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ نمائندہ اتوار کی صبح کو وہاں پہنچے گا۔۔۔ گویا کہ کل ـــــــ اور یہ کہ میں بھی گیارہ بجے کیبن پہنچ جاؤں تاکہ اسے سیٹ دکھا سکوں۔ اس نے لکھا تھا۔ کہ وہ کیبن کی چابی چٹائی کے نیچے رکھ آئی ہے۔

دوسرے دن گیارہ بجے میں ڈیلانی کے کیبن پہنچ گیا۔ تقریباً دو تین منٹ بعد میں نے ایک پیکارڈ کار کو اپنے ٹرک کے قریب رکتے دیکھا اسے ایک چوڑے کندھوں اور گندمی رنگت والا تیس بتیس سالہ آدمی چلا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بد صورت مگر تمسخر آمیز تھا۔ وہ اس طرح کار سے اترا جیسے یہ کام اس کیلئے بہت زیادہ محنت طلب ہو۔ کار سے اتر کر وہ میری طرف بڑھا۔

"تم مسٹر ریگن ہو" اس نے پوچھا۔

"ہاں" میں نے جواب دیا۔ اس نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی مسٹر ریگن" وہ بولا "میں اسٹیو ہرماس ہوں اور نیشنل فیلڈ یٹی کا نمائندہ ہوں۔ تم اس واقعہ کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟ مسز ڈیلانی کے وکیل صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ تم یہاں مجھے وہ سیٹ دکھانے کیلئے موجود ہوگے جو حادثہ کی وجہ بنا ہے"

کم سے کم ابھی وہ اسے ایک حادثہ ہی کہہ رہا تھا۔ میں اسے ڈرائنگ روم میں لے گیا۔

"وہ سیٹ یہ ہے" میں نے اشارے سے بتایا۔

اس نے ٹی وی کو بڑی سرسری نظر سے دیکھا۔ اور مجھے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ خود بھی بیٹھ گیا۔

"اس کلیم نے ہماری کمپنی میں خاصی ہلچل پیدا کر دی ہے" اس نے بتایا "اتنا ہنگامہ ہو رہا ہے کہ تم غور کرو تو یہاں سے بھی سن سکتے ہو"

"کیسا ہنگامہ" میں نے پوچھا۔

"ہمارے کلیم ڈیپارٹمنٹ انچارج ایک صاحب ہیں ان کا نام ہے میڈکس" ہرماس نے جواب دیا "ان کے دماغ میں ایک خطرے کی گھنٹی لگی ہے۔ جب بھی کوئی کلیم داخل کیا جاتا ہے۔ وہ اسے اس باریک بینی سے دیکھتا ہے۔ جیسے وہ کوئی انڈا ہے۔ جسے دو سال پہلے کسی مرغی نے دیا تھا۔ وہ یہ دیکھنے کیلئے چھلکا توڑنے کی بھی زحمت نہیں کرتا۔ کہ انڈا گندہ ہے ہر کلیم کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے۔ سال کے دوران بیس ہزار سے تیس ہزار کلیم تک داخل کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے دو فیصدی یا اس سے بھی کچھ کم بوگس کلیم ہوتے ہیں۔ اور میڈکس اس سے پہلے کہ ہمارے جاسوسوں کو تحقیقات کرنے کا موقع ملے۔ ان کے بوگس ہونے کا

پتہ چلا لیتا ہے۔ وہ اس کیلئے اپنی چھٹی حس سے کام لیتا ہے۔ اور ابھی تک یہ ریکارڈ ہے کہ اس نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی ہے"

اس نے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے مسکرایا۔

"یہ کلیم بھی جب میڈکس کے پاس آیا۔ تو اس نے اسے بھی بوگس قرار دیا۔ چنانچہ مجھے اسکی تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے"

"اس کلیم میں اُسے کیا بات غلط نظر آئی" میں نے پوچھا۔

"اس کے جواب میں میڈکس یہ کہتا ہے کہ جب سے ہم نے ٹی وی سیٹ انشورنس شروع کی ہے۔ ہم کوئی بیس ہزار پالیسیاں فروخت کر چکے ہیں۔ ہمارا ریکارڈ بتاتا ہے۔ کہ ہم نے اب تک ایک کلیم بھی حادثات کے خلاف ذاتی تحفظ کی شرط کے تحت ادا نہیں کیا۔ دراصل یہ شرط محض کاروباری نقطہ نظر سے ٹی وی مالکان کیلئے ایک کشش پیدا کرنے کیلئے شامل کر لی گئی ہے۔ ہم نے اسکی پابندی کرنے کے بارے میں کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

"تم نے سوچا ہو یا نہ سوچا ہو۔ لیکن اس معاملے میں تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ جیسے تمہیں کلیم کی رقم ادا کرنا ہی پڑے گی" میں نے جواب دیا۔

"ممکن ہے۔ تمہارا کہنا ٹھیک ہو۔" ہرماس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ "مجھے۔ تو میڈکس کے نقطہ نظر سے اسکی تحقیقات کرنا ہے۔ یوں اگر حالات نارمل قسم کے ہوتے تو دوسری بات تھی۔ لیکن یہاں کوئی غیر معمولی باتیں نظر آرہی ہیں۔ مثلاً انشورنس پالیسی کو صرف پانچ دن گذرے تھے کہ یہ حادثہ پیش آگیا۔ اور وہ شخص جس نے پالیسی خریدی تھی۔ اس سے پہلے کہ پالیسی اس کے ہاتھ میں آتے مر گیا۔ اور اسے دفن کرنے کی اتنی جلدی تھی۔ کہ لاش کا پوسٹ مارٹم بھی نہیں کیا گیا۔ یہ حالات ایک احمق سے احمق انشورنس ایجنٹ کو بھی شبہ میں مبتلا کر سکتے ہیں۔"

"اس انداز میں حالات بیان کر کے تم کسی انصاف پسندی کا ثبوت نہیں دے رہے ہو"
میں نے جواب دیا۔ ہرماس نے ایک قہقہہ لگایا۔

"تم نے ابھی مسٹر میڈکس سے ملاقات نہیں کی ہے۔" وہ بولا۔ وہ ٹیلیفون پر اس طرح ہدایات دے رہا تھا جیسے ایک اسی کلیم کی ادائیگی پر پوری کمپنی کی بقاء کا دارومدار ہے"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور ٹی وی سیٹ کے قریب آکر بڑی غائر نظروں سے اس کا جائزہ لینے لگا۔

"سیٹ تو بہت عمدہ بنا ہوا ہے" اس نے کہا "تم واقعی اپنے کام کے ماہر معلوم ہوتے ہو"
میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"لاش سب سے پہلے تم نے ہی دیکھی تھی" اس نے پوچھا۔

"ہاں"

"میں نے کارونر کی رپورٹ پڑھی ہے۔" ہرماس نے بتایا "ساؤنڈ کنٹرول کا ایک تار الگ ہو گیا تھا۔ ڈیلانی نے اسے لگانے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش میں کوئی مین کرنٹ سپلائی تار چھو لیا۔ درست ہے"

"ہاں حادثہ بظاہر اسی طرح ہوا تھا" میں نے جواب دیا۔

وہ جھک کر سیٹ کے اندر جھانکنے لگا۔

"اس نے کن تاروں کو چھو لیا تھا" ہرماس نے پوچھا۔ میں نے آگے بڑھ کر اُسے وہ تار دکھا دیئے۔

"وہ کرنٹ سے غیر محفوظ اسکرو ڈرائیور سے کام کر رہا تھا۔"

"ہاں وہ اسکرو ڈرائیور مجھے اس کی لاش کے قریب پڑا ہوا ملا تھا" میں نے جواب دیا۔

ہرماس سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"وہ کمر سے نچلے حصہ سے اپاہج تھا اور پہیوں والی کرسی میں چلا پھرا کرتا تھا"۔ ہرماس نے کمرے کے ایک گوشے میں رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں"

"اس کی بیوی کیلئے تو اُس کا اپاہج ہونا وبال جان بن گیا ہو گا" ہرماس بولا "میں نے سنا ہے کہ وہ بڑی خوبصورت ہے۔ ہر چیز اپنی اپنی جگہ موزوں و متناسب" ــــــــ اس نے ہاتھوں کی حرکت سے فضا میں ایک عورت کی جسمانی شکل بناتے ہوئے کہا۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر میں اپنی جگہ پوری طرح ہوشیار اور چوکنا تھا۔

"تم نے تو اُسے دیکھا ہو گا" ہرماس کے سوالات جاری تھے۔

"ہاں"

"تمہارے خیال میں ان کی ازدواجی زندگی خوشگوار تھی۔"

"اس کا موجودہ حادثہ سے کیا تعلق ہے"، میں نے ناگواری سے کہا "اس کے علاوہ میں کوئی فالتو اور بیکار آدمی نہیں ہوں۔ مسٹر ہرماس۔ مسز ڈیلانی نے مجھ سے درخواست کی تھی۔ کہ میں تمہیں سیٹ دکھا دوں۔ وہ میں نے تمہیں دکھا دیا۔ میرا کام ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اب میرا یہاں ٹھہرنا غیر ضروری ہے"

ہرماس ایک مرتبہ پھر کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"ناراض مت ہو" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "میں تمہارا وقت بغیر کسی معاوضے کے ضائع نہیں کروں گا۔ یہ سیٹ تم نے تیار کیا تھا۔ تم نے ہی ڈیلانی کی لاش سب سے پہلے دیکھی اور تم اس علاقہ سے بھی اچھی طرح واقف ہو۔ اگر ہم تمہاری ٹیکنیکل خدمات کا معاوضہ دس ڈالر

روزانہ کے حساب سے پیش کریں تو کیسا ہے۔"

میں کچھ ہچکچایا۔ لیکن میں جانتا تھا۔ کہ اگر میں انکار کروں گا۔ تو وہ کسی اور کی خدمات حاصل کرلے گا۔ اس کے برخلاف اگر میں حامی بھر لوں تو تحقیقات میں خود بھی ایک طرح سے شامل رہوں گا اور مجھے معلوم ہوتا رہے گا۔ کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔

"چلو منظور ہے۔ دس ڈالر روزانہ" میں نے جواب دیا۔

اس نے اپنی جیب سے دس دس ڈالر کے دو نوٹ نکال کر گیند سی بنائی اور میری طرف اچھال دی۔

"اگر ان کے باہمی تعلقات خراب ہوتے تو کیا تمہیں معلوم ہو جاتا" ہرماس نے پوچھا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ان دونوں میں کبھی کوئی جھگڑا میرے سامنے نہیں ہوا" میں نے جتایا۔ "لیکن ظاہر ہے کہ میں ہر وقت تو ان کے ساتھ نہیں رہتا تھا۔"

میں سوچ رہا تھا کہ کہیں اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں گلڈا کو ایک مرتبہ باہر کھانے کیلئے لے گیا تھا۔ ہرماس کچھ دیر تک ٹی وی کو دیکھتا رہا۔ ابھی وہ بالکل اسی طرح پڑا ہوا تھا جس طرح ڈیلانی کی موت کے دن پایا گیا تھا۔ اس کی پچھلی تختی بھی کھلی تھی۔

"ذرا اس کی پچھلی تختی دوبارہ لگا دوگے" ہرماس نے کہا۔

"کیوں نہیں" میں نے جواب دیا اور تختی دوبارہ لگا دی۔ ہرماس مجھے لگاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے۔

"اب ذرا اس پہیے والی کرسی پر بیٹھ جاؤ" ہرماس نے دوسری ہدایت کی۔

میں چونک گیا۔ میرا دل پہلی مرتبہ کچھ خوف محسوس کرنے لگا۔

"مقصد کیا ہے" میں نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"میں بڑا اصول پرست آدمی ہوں" ہرماس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "جب میں کسی آدمی کو اپنا کوئی کام کرنے کیلئے معقول معاوضہ دیتا ہوں۔ تو میری کوشش یہ ہی ہوتی ہے کہ میرے بدلے کا کام بھی وہ ہی کرتا رہے۔"

میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی کے لمس نے میرے رگ وپے میں ایک ٹھنڈی لہر دوڑادی۔ ڈیلانی اسی کرسی میں چار سال بیٹھا رہا تھا۔

"اب تم کرسی چلاتے ہوئے ٹی وی سیٹ کے پاس جاؤ۔ اور کرسی پر بیٹھے بیٹھے سیٹ کی پچھلی تختی علیحدہ کرو۔ میرا مطلب ہے کہ ٹھیک اسی طرح جس طرح ڈیلانی نے علیحدہ کی ہوگی۔"

میں نے ہرماس کی طرف دیکھا۔ لیکن وہ کیا دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں اس وقت آئی جب میں تختی کے دو اوپری پیچ کھول چکا تھا۔ کرسی پر جس طرح میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اچانک محسوس کیا۔ کہ اس پوزیشن پر بیٹھے ہوئے تختی کے دو نچلے پیچوں تک پہنچنا ناممکن ہے۔

اور چونکہ میں ان نچلے پیچوں تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے یہ بات آپ سے آپ سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ اس طرح یہ بات ڈیلانی کیلئے بھی ناممکن تھی۔ کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے ٹی وی کی پچھلی تختی کے نچلے پیچ کھول سکتا۔۔۔۔ اور اگر جب وہ یہ دو پیچ کھول ہی نہیں سکتا تھا۔ تو الیکٹرک کرنٹ کا شکار کس طرح ہو سکتا تھا۔

یہ تھی میری پہلی بڑی اور خطرناک غلطی۔ وہ قتل کی اسکیم جسے میں ہر اعتبار سے مکمل خیال کر رہا تھا۔ میرے دیکھتے دیکھتے ریت کے گھروندے کی طرح زمین بوس ہو چکی تھی۔

۲

میں کافی دیر تک ایک بے جان مجسمہ کی طرح کرسی پر بیٹھا ہوا۔ ان دو پیچوں کو گھورتا رہا

میں جانتا تھا۔ کہ ہرماس مجھے بہ غور دیکھ رہا ہے۔ میں سمجھ گیا کہ اس نے اپنی ذہانت سے یہ بات پہلے ہی نوٹ کر لی تھی۔ کہ پہیوں والی کرسی پر بیٹھے ہوتے ٹی وی کی تختی کے نچلے پیچ نہیں کھولے جا سکتے۔

مجھے بہرحال کچھ کرنا تھا۔ میں کرسی پر تھوڑا سا آگے کھسکا، اور اپنے پیروں کو کرسی کے فٹ بورڈ سے ہٹا کر فرش پر ٹکاتے ہوئے جب میں جھکا تو میرا سیدھا ہاتھ مشکل پیچوں تک پہونچ سکا۔ میں انہیں کھولنے جا رہا تھا۔ کہ ہرماس نے تیزی سے کہا

"وہیں رک جاؤ"

اس کے لہجے کی تیزی نے میرے جسم میں سردی کی تیز لہر دوڑا دی۔ مگر میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

"یہ بڑی دلچسپ بات ہے" وہ بولا "ڈیلانی کا نچلا دھڑ بے کار تھا۔ وہ ان دو پیچوں تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔"

"کیوں نہیں" میں نے کہا۔

"ذرا دیکھو کہ تم کس طرح بیٹھے ہوئے ہو۔ ایک اپاہج آدمی اس طرح نہیں بیٹھ سکتا تھا۔"

"مگر اس کے باوجود واقعات بتلاتے ہیں کہ اس نے تختی کھول لی تھی۔" میں نے جواب دیا۔

میں دل ہی دل میں اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا تھا کہ میں نے تختی کے نچلے پیچ اسی جگہ لگا دیئے تھے۔ اور اسکیم بناتے وقت اس بات پر غور نہیں کیا کہ ڈیلانی کیلئے عملاً انہیں کھولنا ناممکن تھا۔

"اگر اس نے واقعی تختی علیحدہ کی تھی۔ تو پھر اس کے ہاتھ ضرور کسی گوریلے کی طرح لمبے ہونگے" ہرماس نے کہا "ہٹو تو ذرا میں بھی کوشش کر کے دیکھنا چاہتا ہوں"

میں کرسی سے اُٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اور اُسے کرسی پر بیٹھ کر نچلے پیچ تک پہنچنے کی کوشش کرتے دیکھنے لگا۔ مگر یہ صرف اسی وقت ممکن ہو سکا جب اس نے کرسی کے کنارے پر بیٹھ کر اور اپنے پیر فرش پر لٹکاتے ہوئے انہیں کھولنے کی کوشش کی۔

وہ اس کے بعد بھی کچھ دیر تک کرسی پر بیٹھا سوچتا رہا۔

"اگر مجھے صحیح یاد ہے تو غالباً ڈیلانی نے اسکرو ڈرائیور اسٹور روم کی الماری سے اٹھایا تھا"

آخر اس نے کہا۔ "کیا تم مجھے بتا سکتے ہو۔ کہ وہ اسٹور روم کس طرف ہے۔"

"ہاں۔ راہداری کے آخر میں" میں نے جواب دیا۔

"ذرا مجھے چل کر دکھاؤ تو" اس نے کہا۔

اور پھر وہ اسی طرح کرسی میں بیٹھے ہوئے پہیئے چلاتا ہوا میرے ساتھ چلا۔ میں نے راہداری کے آخر میں پہنچ کر اسٹور روم کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔ ہرماس نے کرسی آگے بڑھائی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ میں اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ اور اپنی حماقت پر ماتم کر رہا تھا۔ کہ میں ایک ایسے پلان کو مکمل سمجھتا رہا۔ جو تحقیقات کی پہلی منزل پر ہی پانی کے بلبلے کی طرح پھوٹ گیا۔

"اوزاروں کا بکس کہاں رکھا جاتا ہے" اس نے پوچھا۔

"اس الماری کے اوپری خانے میں" میں نے جواب دیا۔ "ڈیلانی نے ایک چھڑی کی مدد سے بکس کو نیچے گرا لیا تھا۔ میں نے اوزار فرش پر بکھرے ہوئے پائے تھے۔"

"وہ چھڑی کہاں ہے" اس نے سوال کیا۔ میں نے چھڑی اس کے ہاتھ میں دے دی۔ چھڑی کا ایک سرا ہک کی طرح مڑا ہوا تھا۔

ہرماس نے چھڑی کا ہک اوزاروں کے بکس کے ہینڈل میں ڈال کر کھینچا۔ بکس ایک

دھاکے کے ساتھ نیچے آرہا۔ اور تمام اوزار فرش پر ادھر اُدھر بکھر گئے۔ اس نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے جھک کر اسکروڈرائیور اٹھانے کی کوشش کی۔ مگر اس کا ہاتھ فرش تک نہیں پہنچ سکا۔ ابھی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایسا کرنا ممکن ہی نہیں تھا۔ اس نے میری طرف دیکھا۔

"تم نے دیکھا" وہ بولا "یہ تجربہ بھی یہ ہی ثابت کرتا ہے۔ کہ مسٹر ڈیلانی کے ہاتھ غیر معمولی لمبے ہونا چاہئیں۔

میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں کوئی جواب دے ہی نہیں سکتا تھا۔ اپنی گھبراہٹ چھپانے کیلئے میں سگریٹ سلگانے لگا۔ مجھے اس کے دوسرے اقدام کا انتظار تھا۔ وہ کرسی سے اتر آیا۔ اور آپ ہی آپ گنگناتے ہوئے کرسی کو ڈرائنگ روم کی طرف لے چلا۔ میں اس کے پیچھے تھا۔

ڈرائنگ روم میں پہنچ کر وہ پھر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جس پر پہلے بیٹھا تھا۔

"میں اپنے ذہن میں حادثہ کے منظر کی پوری تصویر کشی کرنا چاہتا ہوں"، اس نے کہا۔ "اس کی لاش سب سے پہلے تم نے دیکھی تھی۔ جب تم کمرے میں آئے تو تم نے کیا دیکھا"،

"پہیوں والی کرسی ٹی وی سے چند فٹ کے فاصلے پر تھی۔ اور وہ سیٹ کے سامنے منہ کے بل فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اور یہ لوہے والا اسکروڈرائیور اس کے ہاتھ کے قریب تھا۔" میں نے جوابدیا۔

"گویا وہ کرسی سے نیچے گر پڑا تھا۔"

"ہاں۔"

"پھر تم نے کیا کیا۔"

"میں نے دیکھا کہ ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ ہے۔ سیٹ کھلا ہوا تھا۔ اور اس کا تار

پلگ میں لگا تھا۔ میں سمجھ گیا۔ کہ اسے بجلی کا شاک لگا ہے۔ میں نے پہلے پلگ میں سے تار نکالا۔ اور پھر اُسے دیکھا۔ کہ میں اُسے بچانے کیلئے کچھ کر سکتا ہوں یا نہیں۔ مگر وہ مر چکا تھا۔"

"یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا"

"اس کا جسم اکڑا ہوا۔ اور ایکدم ٹھنڈا تھا۔"

"تمہیں یقین ہے۔ کہ اس کا جسم ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔"

"بالکل اسی وجہ سے تو مجھے یقین ہوا۔ کہ وہ مر چکا ہے۔"

"پھر تم نے کیا کیا۔"

"میں نے شیرف جیفرسن کو فون کیا۔ اور وہ ڈاکٹر ملارڈ کو ساتھ لے کر آ گئے ڈاکٹر ملارڈ نے ڈیلانی کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا۔ کہ اس کی موت تقریباً سوا نو بجے واقع ہوئی ہے۔ اور یہ کہ اسکی وجہ بجلی کا کرنٹ ہے"

"موت کے وقت کا تعین انہوں نے جسم کی اکڑن اور حرارت سے کیا ہوگا"

"خیال تو یہ ہی ہے"

"او۔ کے۔" وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا" سر دست میں نے یہاں جو کچھ دیکھنا تھا۔ دیکھ لیا۔ سیٹ کو اسی طرح چھوڑ دو۔ جس طرح وہ ہے۔ ممکن ہے میں دوبارہ پھر اسے دیکھنا چاہوں۔"

وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اور باہر دیکھنے لگا۔

"یہ بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر ابھی تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ میڈکس کبھی اپنے اندازوں میں غلط ثابت ہوا ہو۔ اس حادثے کے واقعات میں کئی باتیں ایسی

ہیں۔ جو ذہن کو اُلجھا رہی ہیں۔ یہ تم نے بھی خود ابھی دیکھ لیا۔"

میں خاموش کھڑا رہا۔

"میں ذرا اِدھر اُدھر گھوم پھر کر دیکھنا چاہتا ہوں،" اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ "تم سے پھر کبھی ملاقات ہوگی۔ ویسے ملتے کہاں ہو؟"

میں نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا۔ جسے اس نے ایک لفافے کے پیچھے نوٹ کر لیا۔

"تمہارے خیال میں اس کلیم میں کوئی بات ایسی ہے۔ جو درست نہیں ہے؟" میں نے پوچھا

وہ میری طرف دیکھ کر مسکرایا۔

"تم خود بھی ذرا سوچنے کی زحمت کرو،" اس نے کہا۔ "جتنا میں جانتا ہوں اتنا تم جانتے ہو۔ وہ شخص اپاہج تھا۔ وہ تختی کے ان نچلے پیچوں کو نہیں کھول سکتا تھا۔ نہ وہ فرش سے اسکروڈرائیور اٹھا سکتا تھا۔ جب تم نے اسے پایا۔ تو اس کا جسم برف کی مانند ٹھنڈا تھا۔ یعنی یہ اس صورت میں کہ دن اچھا خاصا گرم تھا۔ اور وہ بجلی کا کرنٹ لگنے سے مرا تھا۔ ایک طرف یہ باتیں۔ دوسری طرف یہ حقیقت کہ اس نے مرنے سے صرف چند یوم پہلے انشورنس پالیسی خریدی تھی۔ اور جس انداز سے اس کی موت واقع ہوتی ہے۔ اس کی بنیاد پر اسکی بیوی پانچ ہزار ڈالر نقد حاصل کر سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سب کچھ اس طرح پیش آیا ہو۔ جس طرح کہ ہماری نظروں کو دکھائی دیتا ہے۔ مگر ہم انشورنس کمپنی والے ہر اس بات کو مشتبہ نظروں سے دیکھتے ہیں۔ جو ہمیں حالات کے فطری انداز کے خلاف محسوس ہوتی ہو میں ابھی تحقیقات کر رہا ہوں۔ اگر اس دوران مجھے کوئی اور بات ایسی مل گئی۔ جو غیر معمولی اور عجیب ہو تب مجھے یقینی طور پر معلوم ہو جائیگا۔ کہ یہ کلیم بوگس ہے۔ اور انشورنس کمپنی

کو فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تم کہو گے۔ کہ میں اپنا وقت برباد کر رہا ہوں۔ مگر میں کہوں گا کہ ہمیں اپنا وقت برباد کرنے ہی کی تنخواہ ملتی ہے۔"

وہ کہتے کہتے رکا۔ پھر سر ہلاتے ہوتے بولا۔

"اچھا پھر ملاقات ہوگی۔" اور یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل کر اپنی پیکارڈ کار کی طرف چل دیا۔ میں نے اسے کار ڈرائیو کرتے ہوتے گیٹ سے نکلتے دیکھا۔ اور پھر ڈرائنگ روم میں واپس چلا گیا۔ یہ ایک بہت بری ابتدا رہتی۔ لیکن اس کے باوجود اس کا مطلب یہ نہیں تھا۔ کہ وہ یقینی طور پر یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ ڈیلانی کو قتل کیا گیا ہے۔ یہ ثابت کرنے کیلئے ابھی اسے بہت کچھ کرنا پڑے گا۔ میرا پلان بیشک غلطیوں سے پاک اور سو فیصدی مکمل نہیں تھا۔ لیکن اب ایسا بھی نہیں تھا۔ کہ وہ بالکل ہی فیل ہو گیا ہو۔

میں کافی دیر تک وہاں سگریٹ پھونکتا رہا۔ اور سوچتا رہا۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ اب بہت کچھ دار و مدار اس بات پر ہے۔ کہ ہرماس کو کسی طرح یہ معلوم نہ ہو سکے کہ میں اور گلاڈا ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اگر اس نے اس کا پتہ چلا لیا۔ تو اُسے قتل کا مقصد مل جائے گا۔ یعنی ایک اپاہج انسان۔ اس کی خوبصورت بیوی۔ اس کا نوجوان چاہنے والا اور پانچ ہزار ڈالر کی انشورنس پالیسی یہ کسی واردات قتل کے بہترین عوامل تھے۔

مجھے گلاڈا کو ایک مرتبہ پھر خبردار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ اس داستان سے سرِمو انحراف نہ کرے جو میں نے اسے بیان کرنے کیلئے بتائی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ حسب معمول گلیکیپ جا رہی تھی۔ کہ اس کی کار کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ اور اُسے دوسرا ٹائر لگانے کی وجہ سے ہی شہر پہنچنے میں تاخیر ہوئی تھی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں لاس اینجلز جا کر اسے ایک پبلک فون بوتھ سے فون کروں اور سختی سے اس بیان پر جمے رہنے کی تاکید کر دوں۔

اس سہ پہر میں ٹھیک چار بجے لاس اینجلز جا پہنچا۔ ایک پبلک فون بوتھ سے میں نے اس کا نمبر ڈائل کیا، مگر دوسری طرف سے کسی نے جواب نہیں دیا۔ میں نے خیال کیا کہ شاید وہ ملازمت کی تلاش میں کہیں باہر گئی ہوئی ہے۔ چنانچہ میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے برابر فون کرتا رہا۔ اس طرح کہیں سات بجے جا کر میری کوشش کامیاب ہوئی میں ہر ممکن احتیاط سے کام لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ کیا کہا جا سکتا تھا۔ کہ انشورنس والوں نے اسکا فون ٹیپ کر رکھا ہو۔

"گلڈا" میں نے رابطہ قائم ہونے پر کہا "میرا نام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جو کہنے جا رہا ہوں اسے غور سے سننا۔ میں تمہیں ایک پبلک فون بوتھ سے رنگ کر رہا ہوں۔ اس کا نمبر ہے ۵۵۷۰۸۱ میں چاہتا ہوں۔ کہ تم کسی پبلک فون بوتھ سے مجھے اس نمبر پر فون کرو میں انتظار کر رہا ہوں۔ معاملہ بہت اہم اور ضروری ہے۔"

"لیکن ہم ابھی گفتگو کیوں نہیں کر سکتے۔"

"تمہاری فون لائن پر گفتگو کرنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ جلدی کرو۔ نمبر تم نے نوٹ کر لیا ہے۔"

"ہاں۔"

"تب پھر میں انتظار کر رہا ہوں" میں نے ریسیور رکھ دیا۔

میں فون بوتھ میں کھڑا انتظار کرتا رہا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بجنے لگی میں نے ریسیور اٹھا لیا۔

"گلڈا" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں بول رہی ہوں" گلڈا نے جواب دیا "مگر ٹیری آخر یہ سب کیا ہے"

"انشورنس کمپنی والوں نے اپنی تحقیقات شروع کر دی ہے" میں نے بتایا۔ "اور ان کی تحقیقات اسی رخ پر چل رہی ہے۔ جس کا مجھے اندیشہ تھا۔ جس انداز سے ڈیلانی کی موت واقع ہوئی ہے۔ وہ اس سے قطعی مطمئن نہیں ہیں۔ ہمیں اب کہیں زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ وہ تمہاری نگرانی بھی کر رہے ہیں۔ اب ذرا توجہ سے میری ......"

"ٹیری تم کیسی باتیں کر رہے ہو" گلڈا نے میری بات کاٹتے ہوئے تیزی سے کہا "مجھے اس بات کی پرواہ کیوں ہو۔ کہ وہ میری نگرانی کر رہے ہیں۔ یا نہیں۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس پر مجھے شرمانا یا پچھتانا پڑے۔ تم ضرور کوئی بات مجھ سے چھپا رہے ہو۔ جب سے وہ مرا ہے مجھے برابر یہ ہی احساس ہو رہا ہے۔ آخر مجھے یہ مطالبہ کرنے کا حق ہے کہ وہ کیا بات ہے۔"

"میں احتیاط کرنے کا مشورہ صرف اسلئے دے رہا ہوں کہ وہ ہمارے تعلقات کے بارے میں معلوم نہ کر لیں" میں نے جواب دیا۔

"میں تم سے ملنا چاہتی ہوں ٹیری"

"نہیں" میں نے سخت لہجہ میں جواب دیا۔ "میں بتا چکا ہوں کہ میرا خیال ہے وہ تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر ان کے کسی جاسوس نے ہمیں ایک ساتھ دیکھ لیا۔ تو یہ گویا خود اپنے ہاتھوں پریشانی مول لینے کے مترادف ہوگا۔ ہمیں ابھی بالکل نہیں ملنا چاہیئے۔"

"اس کے باوجود میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔ اور یہ ملاقات آج کی رات ہونی چاہیئے۔

"وہ تمہاری نگرانی کر رہے ہیں گلڈا۔ اگر انہوں نے ۔۔۔۔۔۔۔"

"تم کہاں سے بات کر رہے ہو۔"

"فلورنس کے ایک ڈرگ اسٹور میں لگے ہوئے فون بوتھ سے"

"باہر کھڑے رہ کر میرا انتظار کرو"، گلڈا نے کہا "میں ایک گھنٹے کے اندر اپنی بیوک میں ملنے آ رہی ہوں۔"

"مگر بات تو سنو گلڈا ۔۔۔۔۔"

"گھبراؤ نہیں۔ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔" اس نے بے صبری سے کہا "میں پورا خیال رکھوں گی۔ کہ کوئی میرا تعاقب نہ کرنے پائے۔"

اور یہ کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔ مجھے مجبوراً اس کا انتظار کرنا پڑا میں ڈرگ اسٹور سے باہر نکلا تو ساڑھے سات بجے تھے۔ شام ہوگئی تھی۔ میں گھر واپس جانا چاہتا تھا۔ مگر مجھے خطرہ تھا۔ کہ اگر میں گلڈا سے ملے بغیر چلا گیا۔ تو کہیں وہ خود میرے کیبن نہ پہنچ جائے اور اگر ایسا ہوا تو وہ بہت ہی زیادہ خراب ہوگا۔

تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد میں نے گلڈا کی بیوک کار کو ایک موڑ پر نمودار ہوتے دیکھا میں بھاگ کر اس کے قریب پہنچا اور جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس نے کار آگے بڑھا دی۔

کچھ دیر تک ہم دونوں میں سے کوئی بھی نہیں بولا۔ چند منٹ بعد میں نے پلٹ کر بیوک کار کے پیچھے آنے والی کاروں کو دیکھا۔

"میں نے اچھی طرح اطمینان کر لیا ہے"، گلڈا بولی "کوئی ہمارا تعاقب نہیں کر رہا ہے"

"وہ لوگ تعاقب کرنے میں ماہر ہیں۔۔۔۔۔۔"

"میں نے کہا ہے کہ کوئی ہمارا تعاقب نہیں کر رہا"، گلڈا نے پھر کہا۔ اس کے لہجہ میں تلخی تھی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

سڑک پر لگے ہوئے بجلی کے کھمبوں کی مدھم روشنی میں اس کا چہرہ زرد اور سپاٹ نظر آ رہا تھا۔ وہ سر اٹھائے سامنے کی جانب دیکھتے ہوتے بڑی مہارت سے کار چلا رہی تھی اس طرح ہم تقریباً بیس منٹ تک چلتے رہے۔ یہاں تک کہ لاس اینجلز کی حدود سے باہر نکل آئے۔ اور مضافات کے کھلے علاقہ کی طرف بڑھنے لگے۔ اب تک گلڈا مین ہائی وے پر چل رہی تھی۔ مگر اب اس نے کار ایک سائڈ روڈ کی طرف موڑ دی۔ یہ ایک پہاڑی سڑک تھی بلندی کی طرف بھی گلڈا نے کار کی اسی تیز رفتاری کو برقرار رکھا۔ جس سے وہ اب تک کام لے رہی تھی۔ یہاں تک کہ کافی آگے جا کر ہم اس مقام پر پہنچ گئے۔ جہاں سڑک کے کنارے پودوں اور درختوں کے درمیان بنچیں ڈال دی گئی تھیں۔ یہ سہولت مہیا تو ان سیاحوں کیلئے کی گئی تھی۔ جو بلندی سے اینجلز کی خوبصورتی کا نظارہ کرنا چاہتے ہوں۔ مگر فائدہ اس سے وہ جوڑے بھی اٹھاتے تھے جنہیں محبت کرنے کی اس سے اچھی اور سستی کوئی اور جگہ میسر نہیں آتی تھی۔

اس نے سائڈ میں کار روکی تو میں نے گھوم کر بل کھاتی ہوئی سڑک کو دیکھا مگر اسٹریٹ لائٹس کی تیز روشنی میں دور دور تک کوئی کار نظر نہیں آ رہی تھی۔ گلڈا نے میری طرف دیکھا۔

"تم اتنے خوفزدہ کیوں ہو ٹیری۔" اس نے میری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"میں خوفزدہ نہیں ہوں،" محتاط لہجہ میں میں نے جواب دیا "پریشان ہوں۔ انشورنس کمپنی سے کلیم کرنا ایک غلطی تھی۔ کمپنی کے ایجنٹ نے سیٹ کا معائنہ کیا تھا۔ اور اس کا خیال ہے کہ کلیم بوگس ہے۔ اور کمپنی کو فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔"

"اسے یہ خیال کیوں ہوا؟"

"اس لیئے کہ عملی تجربے سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ڈیلانی پہیوں والی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ نہیں کر سکتا تھا۔"

"میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا۔" گلڈا تیزی سے بولی "میں اب بھی یہ ہی سمجھتی ہوں کہ ٹی وی کی خود مرمت کرنے کا خیال اسے قیامت تک نہیں آسکتا تھا۔ مگر تم برابر اس بات پر بضد رہے۔ کہ نہیں اس نے یہ ہی کیا تھا۔"

"میں پھر کہتا ہوں کہ اس نے وہ تختی علیحدہ کی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ ٹی وی سے علیحدہ فرش پر پڑی ---------"

"میرا خیال ہے۔ کہ اب جو کچھ میں کر سکتی ہوں وہ یہ ہے کہ مسٹر میکلین کو کلیم واپس لینے کی ہدایت کر دوں،" گلڈا نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا "میں کلیم کی رقم کے بغیر بھی کسی نہ کسی طرح قرضوں کی ادائیگی کی کوشش کر سکتی ہوں۔ تمام ساز و سامان فروخت کر دوں گی۔ اتنی رقم تو مل ہی جائے گی کہ قرض ادا ہو جائے۔"

میں گھبرا گیا۔

"نہیں تم کلیم اب واپس نہیں لے سکتیں"

"کیوں۔"

"ایک مرتبہ کوئی کلیم داخل کر دیا جائے تو اُسے انجام تک پہنچنا ہی چاہیئے ورنہ انشورنس کمپنی کو فوراً کسی فراڈ کا شبہ ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہی سمجھیں گے کہ تم نے کلیم ڈر کر واپس لیا ہے۔ تمہیں خوف ہوا۔ کہ انشورنس کمپنی کی تحقیقات کے نتیجہ میں کہیں تمہارے جرم کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے اب اگر کلیم واپس لیا گیا۔ تو وہ ضرور لاس اینجلز پولیس کو خبردار کر دیں گے۔"

"میری بلا سے وہ پولیس کو خبردار کریں یا کسی اور کو مجھے اس کی کیا پرواہ" گلڈا نے جواب دیا "میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ کہ پولیس کے نام سے مجھے پسینہ آنے لگے۔ اور نہ کوئی ایسا کام کیا ہے۔ جسے چھپانے کی ضرورت ہو"

"مگر تم نے کہا ہے۔ پولیس ہمارے تعلقات کے بارے میں معلوم کر سکتی ہے"

"اگر کرے گی تو کیا ہوگا؟"

میں نے ایک گہری سانس لی۔

"ہم ان تمام باتوں پر پہلے گفتگو کر چکے ہیں۔ گلڈا" میں نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا "ہمیں ہر صورت میں محتاط رہنا ہوگا۔"

"گویا اسی لئے تم نے مجھے پبلک فون بوتھ سے کال کرنے کیلئے کہا تھا۔"

"ہاں - مجھے خطرہ تھا۔ کہ انشورنس کمپنی کے کسی ایجنٹ نے تمہارا فون ٹیپ نہ کر دیا ہو۔"

گلڈا نے اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے مجھے گھور کر دیکھا۔

"مجھے سچ بتاؤ ٹیری کیا بات ہے" اس نے پوچھا۔

"کیا مطلب"

"وہ حادثہ نہیں تھا۔ تم کسی بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو۔ مگر تمہیں مجھے بتانا ہی پڑے گا"

میں نے کہنا چاہا کہ نہیں وہ ایک حادثہ ہی تھا۔ مگر میں رک گیا۔ اچانک میں نے محسوس کیا۔ کہ اب میں اس سے مزید جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میں اس سے محبت کرتا تھا۔ اور آپ اس عورت سے کہاں تک جھوٹ بول سکتے ہیں کہاں تک کوئی بات چھپا سکتے ہیں۔ جس سے آپ اس طرح محبت کرتے ہوں جس طرح میں گلڈا سے کرتا تھا۔ میں جانتا تھا۔ کہ یہ ایک خطرناک غلطی ہوگی۔ مگر میں اب مزید اس سے کوئی بات نہیں چھپا سکتا تھا۔ میں نے اسے سب کچھ بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

"نہیں گلڈا وہ حادثہ نہیں تھا۔" میں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا "میں نے اسے قتل کر دیا ہے"

گلڈا نے چونک کر میری طرف دیکھا۔ اور شاید غیر شعوری طور پر مجھ سے کچھ پیچھے ہٹ گئی

"تم نے اُسے قتل کیا ہے" وہ تقریباً چیخ کر بولی۔

"ہاں۔ شاید میں پاگل ہو گیا تھا،" میں نے جواب دیا۔ "میں یہ برداشت نہیں کر سکا۔ کہ تم اپنی تمام زندگی اس کی کرسی سے بندھی رہو۔ میں یہ گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ کہ تم مجھ سے محبت کرنے کے باوجود میری نہ بن سکو اور مجھے تمہیں حاصل کرنے کیلئے اسکی موت کا ایک طویل انتظار کرنا پڑے اس لئے میں نے اُسے مار ڈالا۔"

گلنڈا خاموش بیٹھی رہی۔ میں اسکی تیز تیز سانسوں کی آوازیں سن رہا تھا۔

"میں نے اسے اس لئے مارا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا تھا۔" میں نے پھر کہا "اگر قسمت نے ہمارا ساتھ دیا۔ تو وہ کبھی اس بارے میں معلوم نہیں کر سکیں گے۔ مجھے پوری امید ہے کہ ایک دو ماہ بعد جب حالات پر سکون ہو جائیں گے تو ہم کہیں اور جا کر شادی کر لیں گے۔ اور اس طرح ہماری ایک نئی زندگی کا آغاز ہو گا۔"

گلنڈا اس طرح کانپی جیسے اُسے سردی محسوس ہو رہی ہو۔

"تم نے اُسے کس طرح قتل کیا۔" اس نے آہستہ سے پوچھا۔ میں نے مختصر طور پر اسے تمام باتیں بتا دیں۔ کوئی ایک بات بھی چھپا کر نہ رکھی۔

وہ سب کچھ سن کر بھی بڑی دیر تک کار کے دوسرے کونے میں دروازے کے قریب خاموش بیٹھی رہی۔ اس کی نظریں کار کے ونڈ سکرین سے اس پار خلاء میں نہ جانے کہاں گڑی ہوئی تھیں۔ اس کا خوبصورت چہرہ جیسے ہر قسم کے تاثرات سے یکسر خالی محسوس ہو رہا تھا۔

"اگر انشورنس کلیم داخل نہ کیا جاتا" میں نے دوبارہ بولتے ہوئے کہا "تو مجھے فکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔ تمام معاملات اس طرح ہو چکے تھے۔ جس طرح میں نے اندازہ لگایا تھا۔ مگر اب۔ اب مجھے کچھ نہیں معلوم کہ حالات کیا رُخ اختیار کریں گے۔ میرا خیال ہے۔ کہ ہرماس کو کچھ نہ کچھ شبہ ضرور ہو گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ جب تک کلیم کا مسئلہ طے نہ ہو جائے ہمیں ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا چاہیئے۔"

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو" گلڈا بولی تو اس کی آواز سپاٹ اور لہجہ بڑا سرد تھا۔

"میں چاہتا ہوں۔ کہ تم نے جیفرسن کو جو بیان دیا تھا۔ اس بیان پر ڈٹی رہو" میں نے جواب دیا "ہرماس ممکن ہے تم سے ملنے آئے طرح طرح کے سوالات کرے۔ اگر اُسے ذرا سا بھی شبہ ہو گیا۔ کہ ہم دونوں کے درمیان تعلقات تھے یا ہیں۔ تو ہم بڑی مصیبت میں پڑ جائیں گے۔"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم بڑی مصیبت میں پڑ جاؤ گے؟" گلڈا نے عجیب لہجہ میں کہا "اگر میں انہیں حقیقت بتا دوں تو اس میں میرے لئے تو کوئی خطرہ نہیں یا ہے"

بیشک وہ درست کہہ رہی تھی۔ مگر اس کے منہ سے یہ بات اتنی خلاف توقع تھی۔ کہ میں شدید جذباتی صدمے میں صرف اسے گھورتا ہی رہ گیا۔ میرے منہ سے کوئی لفظ نہیں نکل سکا۔

"اچھی بات ہے۔ میں تمہارے لئے جھوٹ بولوں گی۔" چند لمحہ کے بعد گلڈا خود ہی بولی "میں اپنے سابقہ بیان پہ اڑی رہوں گی"

یہ کہہ کر وہ پھر کچھ دیر کیلئے خاموش ہو گئی۔

"بہتر ہو گا کہ میں تنہا واپس جاؤں" اس نے اکھڑے اکھڑے انداز میں کہا "امید ہے کہ تم یہاں سے پیدل واپس جانے کو زیادہ محسوس نہیں کرو گے۔"

میرے دل کی دھڑکنیں جیسے کسی بربط کے تار کی طرح ایکبارگی جھنجھنا کر خاموش ہو گئیں۔

"کیا۔۔۔۔ کیا اس وجہ سے میرے لئے تمہاری محبت میں تو کوئی فرق نہیں آ جائے گا گلڈا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور اس وقت ہمیشہ سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔"

"یہ خبر میرے لئے ایک جذباتی صدمہ ثابت ہوئی ہے۔ اس وقت تم چلے جاؤ" گلڈا نے جواب دیا۔

میں نے اس کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے پیچھے ہٹا لیا۔ میں دیکھ رہا تھا۔ کہ اس کا چہرہ بالکل سفید پڑا ہوا تھا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ واقعی اس وقت اس کی حالت کسی مزید گفتگو کی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ مجھے اسے سوچنے سمجھنے اور اس کیفیت پر قابو پانے کے لئے کچھ وقت دینا پڑے گا مجھے افسوس ہونے لگا۔ کہ میں نے آخر اسے یہ بات بتائی ہی کیوں۔ میں کار سے اُتر آیا۔

"میں اسے کبھی قتل نہیں کرتا گلڈا۔ اگر تم نے مجھ سے یہ نہ کہا ہوتا کہ تم اسکی زندگی میں اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتی"، میں نے التجائی لہجہ میں کہا۔ میں مجرم صرف اس لئے بنا ہوں۔ کہ مجھے تم سے گہری اور بے پایاں محبت ہے۔"

"میں سمجھتی ہوں"، گلڈا نے جواب دیا۔ مگر اس کی نظریں میری طرف نہیں تھیں۔ دوسرے لمحہ کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ میں دور ہوتی ہوئی عقبی سرخ بتیوں کو اس وقت تک دیکھتا رہا۔ جب تک وہ ایک موڑ پر میری نظروں سے غائب نہیں ہو گئیں۔ اور اس لمحہ اچانک جیسے کسی آواز نے میرے کان میں سرگوشی کی۔

"وہ تمہاری زندگی سے ہمیشہ کے لئے جا رہی ہے۔ ممکن ہے تم اس سے پھر بھی محبت کرتے رہو۔ مگر وہ اب تم سے محبت نہیں کرتی۔"

ساتواں باب

۱

دو دن گذر گئے ۔ اور یہ میرے لئے بڑے ہی پریشان کن دن تھے، میں برابر گلڈا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میرے ذہن میں اسکا سپاٹ چہرہ ــــ جیساکہ جاتے وقت میں نے دیکھا تھا۔۔۔ نقش ہو کر رہ گیا تھا۔ مجھے بار بار یہ بات چبھ رہی تھی۔ کہ آخر اس نے مجھے اس سنسان روڈ پر کار سے کیوں اتار دیا۔

میں نے اپنے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ جو کچھ میں نے اُسے بتایا تھا یہ اس کا ایک فطری ردعمل تھا۔ میں نے اس کے سامنے اس کے شوہر کو قتل کرنے کا اعتراف کیا تھا۔ اس کا صدمہ یقینًا بہت زیادہ ہوگا۔ مگر کیا میرے احمقانہ اعتراف نے اس کے دل میں میری محبت بھی ختم کر دی تھی۔ یہ ایک ایسا خیال۔ ایسا سوال تھا۔ جو مجھے پاگل بنائے دے رہا تھا۔ میں اس نقصان کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی محبت میرے لئے میری اپنی زندگی سے بھی زیادہ قیمتی تھی۔ زیادہ عزیز تھی۔

دوسری رات کو میں اتنا مضطرب تھا۔ کہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ میں اپنے ٹرک میں بیٹھ کر سیدھا لاس اینجلز پہنچا اور ایک پبلک فون بوتھ سے اس کا نمبر ڈائل کیا۔ مگر جواب میں ایک مرد کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا

"کیا مسز ڈیلانی موجود ہیں" میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔ مجھے خوف تھا۔ کہ کہیں یہ کوئی پولیس آفیسر نہ ہو۔

"مسز ڈیلانی دو دن پہلے جا چکی ہیں،، اس آدمی نے جواب دیا" اور مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے ہمارے پاس اپنا کوئی آئندہ پتہ بھی نہیں چھوڑا۔ کہ میں آپکو بتا سکوں،،

میں نے اس کا شکریہ ادا کرکے رسیور رکھ دیا۔

مجھے یہ سمجھنے کیلئے کسی خاص ذہانت کی ضرورت نہیں تھی۔ کہ اصل معاملہ کیا ہوا ہوگا میرے احمقانہ اعتراف جرم نے اس کے دل میں میری تمام محبت کو ختم کر دیا تھا۔ جیسا کہ مجھے خود بھی اندیشہ تھا۔ اور پھر وہ مجھے بغیر بتائے کہیں چلی گئی۔ کیونکہ اب وہ کبھی مجھ سے ملنا نہیں چاہتی تھی۔

اس رات میں تقریباً تمام رات ہی جاگتا رہا۔ پہلی مرتبہ مجھے ڈیلانی کو قتل کرنے کا افسوس ہو رہا تھا۔ لیکن اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا۔ اور مجھے اپنے کئے کی سزا بھگتنا تھی۔ جو میں برداشت کر رہا تھا۔ اور شاید زندگی بھر برداشت کرتا رہوں گا۔

دوسرے دن صبح میں شیو کر رہا تھا۔ کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ میں نے رسیور اٹھایا۔ ہرماس بات کر رہا تھا۔

"کیا تم گیارہ بجے مجھے ڈیلانی کے کیبن میں مل سکتے ہو،، اس نے کہا" وہاں ہماری ایک میٹنگ ہو رہی ہے جس میں تمہاری ٹیکنیکل رہنمائی کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے،،

"بہتر ہے۔ میں پہنچ جاؤں گا،، میں نے جواب دیا۔

"شکریہ" اس نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اگلے تین گھنٹے میرے کشیدہ اعصاب کیلئے کچھ اور بھی بوجھ بن گئے۔ یہاں تک کہ مجھے اپنے آپ پر قابو پانے کیلئے شراب کا سہارا لینا پڑا بہر حال میں ٹھیک وقت پر ڈیلانی کے کیبن پہنچ گیا۔ ہرماس کی پیکارڈ کار برآمدہ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی تھی میں

ٹرک سے اُتر کر آگے بڑھا۔ تو ڈرائنگ روم سے اس کے سیٹی بجانے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں اندر داخل ہوا۔ تو اس نے میری طرف دیکھا۔

" آؤ۔ اندر آجاؤ۔ دوسرے لوگ بھی بس پہنچنے والے ہی ہونگے۔ "

" آخر معاملہ کیا ہے۔ کیسی میٹنگ ہو رہی ہے " میں نے پوچھا۔

" جلد ہی تمہیں یہ دیکھنے کا موقع ملے گا۔ کہ ہم انشورنس والے اپنی روزی کس طرح کماتے ہیں " ہرماس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا " مگر یہ باتیں بعد کی ہیں اس وقت تم ایک چھوٹے سے کام میں میری مدد کرو۔ "

یہ کہتے ہوئے اس نے اپنی جیب سے بیس ڈالر نکال کر میرے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

" اور یہ مزید دو دن کا معاوضہ ایڈوانس رکھ لو۔ کہ شاید بعد میں مجھے یاد نہ رہے۔ میرا باس۔ وہ ہی شخص میڈکس جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا۔ یہاں آرہا ہے۔ اور جب وہ میرے سامنے یا آس پاس موجود رہتا ہے تو میں اپنا نام تک بھول جاتا ہوں "

میڈکس میں دل ہی دل میں کانپ کر رہ گیا۔

" وہ یہاں کیوں آرہا ہے " میں نے پوچھا۔ الفاظ میرے منہ میں تھے کہ باہر کسی کار کے رکنے کی آواز سنائی دی۔

" یہ لو وہ بھی آگیا " ہرماس نے جلدی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ میں اسکے پیچھے تھا۔

" باہر ایک پولیس کار کو دیکھ کر میری سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔ کار سے اُترنے والا کوئی اور نہیں بذاتِ خود لیفٹیننٹ جان لوس لاس اینجلز ہومی سائڈ ڈیپارٹمنٹ کا خاص اور شاید سب سے زیادہ ہوشیار آفیسر تھا۔ اس کے بعد جو شخص کار سے باہر آیا۔ وہ ناٹے قد کا ایک موٹا سا آدمی تھا۔ جس کے بارے میں میرا اندازہ تھا کہ

میڈکس ہوگا۔ اس کے شانے اور چوڑا سینہ کسی باکسنگ چیمپئن کی طرح تھے۔ اس کا چہرہ چوڑا اور بالکل سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بے چین سی کسی ایک چیز پر ٹھہرنا نہیں جانتی تھیں! ور ان میں اتنی چمک تھی۔ کہ میں نے اب تک کسی مرد کی آنکھوں میں نہیں دیکھی تھی۔ لباس اچھا تھا۔ مگر اس نے بڑی لاپرواہی سے پہن رکھا تھا

وہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آیا۔ ہرماس نے میرا تعارف کرایا۔ میڈکس نے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ اسکے ہاتھ کی گرفت گرم مگر سخت تھی۔

"بڑی خوشی ہوئی کہ تم بھی ہماری مدد کرنے کیلئے یہاں موجود ہو مسٹر ریگین" اس نے کہا۔" مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب تم ہماری کمپنی کے لئے کام کر رہے ہو۔"

میں نے جواب میں کچھ رسمی الفاظ کہے اسی وقت جان لوس میری طرف بڑھا۔

" ہیلو ریگین،" اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا" تو گویا تم بھی اس معاملے میں الجھے ہوئے ہو۔"

" ہاں،" میں نے آواز پر قابو پاتے ہوئے جواب دیا۔ پتہ نہیں اس کے یہ الفاظ محض رسمی تھے یا ان کے پیچھے کوئی مطلب چھپا ہوا تھا۔

اتنی دیر میں میڈکس اور ہم سب ڈرائنگ روم میں پہنچ چکے تھے۔ میڈکس ٹی وی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

" یہ ہے،" اس نے پوچھا۔

" بالکل یہ ہی ہے،" ہرماس نے جھکتے ہوئے لہجہ میں بتایا۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے بولا" یہ وہ چار پیچ ہیں۔ جو تختی کو روکے رہے ہیں"

میڈکس کچھ دیر تک سیٹ کو دیکھتا رہا۔ پھر آتش دان کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔

" بیٹھ جاؤ لیفٹیننٹ۔ اور تم مسٹر ریگین وہاں اس طرف جا کر بیٹھ جاؤ۔ ابھی کچھ

دیر تک ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہو گی۔ اسلئے ابھی آرام کرو"

اس نے کمرے کے دوسرے گوشے میں رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کیا تھا میں وہیں جا کر بیٹھ گیا۔ یہ اس جگہ سے جہاں وہ تینوں کھڑے ہوئے تھے۔ کچھ فاصلہ پر تھی میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سگریٹ سلگایا۔ اور سوچنے لگا۔

جان بوس نے کمرے کی سب سے آرام دہ کرسی چنی اور اپنا بھاری بھرکم جسم اس پر رکھتے ہوئے جیب سے ایک پائپ نکال کر اس میں تمباکو بھرنے لگا۔ ہرماس ایک دوسری کرسی میں ہاتھ پیر پھیلا کر یوں آرام سے پڑ گیا جیسے اب اُسے کبھی چھٹی مل گئی ہے'

"ہاں۔ تو اب لیفٹیننٹ"، میڈکس نے کہا "میں نے تم سے یہاں آنے کی درخواست اسلئے کی تھی۔ کہ میں اس انشورنس کلیم کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں۔ حالات مختصر طور پر یوں ہیں۔ کہ ہمارے ایک ایجنٹ نے ڈیلانی سے ملاقات کی اور اس ٹی وی سیٹ کو انشور کرانے پر آمادہ کر لیا۔ اس پالیسی میں ایک شق ایسی بھی ہے جس کی رو سے اگر سیٹ کے مالک کی موت سیٹ کی کسی خرابی کی وجہ سے واقع ہو جاتے تو ہماری کمپنی اس کے وارثوں کو پانچ ہزار ڈالر ادا کرے گی۔ یہ شرط محض عوام کی توجہ حاصل کرنے کیلئے پالیسی میں شامل کی گئی تھی۔ ورنہ ظاہر ہے سیٹ کی خرابی سے مالک کی جان کو نقصان پہنچنے کا احتمال کتنا بعید از فہم اور دور از کار ہے۔ ہم نے اب تک تیئس ۲۳ ہزار پالیسیاں سے زیادہ فروخت کی ہیں۔ اور یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے اس شرط کے تحت اپنا کلیم داخل کیا ہو۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح کے حادثے کا امکان تیئس ۲۳ ہزار میں ایک ہے اور جب کبھی ایسی غیر معمولی بات ہوتی ہے۔ تو مجھے قدرتی طور پر اس کی صحت کے بارے میں شبہ ہونا چاہیئے۔ کلیم پالیسی

خریدنے کے پانچ دن کے بعد داخل کیا گیا۔ یہاں تک کہ ڈیلانی کے ہاتھ میں پالیسی بھی نہیں پہنچی تھی۔ کہ وہ خود کہیں اور پہنچ گیا "

جان لوس نے اپنا پائپ سلگاتے ہوتے میڈکس کی طرف دیکھا۔

"لیکن اس کے باوجود مسٹر میڈکس اس کے ممکن ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا" اس نے جواب دیا۔ میں نے کاروبز کی رپورٹ پڑھی ہے۔ خود شیرف جیفرسن سے گفتگو کی ہے نہ رپورٹ میں اور نہ جیفر کی گفتگو میں کوئی بات مجھے ایسی نظر آئی جو میرے ذہن میں ذرا سا بھی شبہ پیدا کرتی ہے۔ کہ حالات وہ نہیں جو بظاہر نظر آرہے ہیں۔ میرے نزدیک معاملہ بالکل سیدھا اور صاف ہے۔"

یہ تمہیں سیدھا اور صاف اسلئے نظر آتا ہے۔ کہ میری طرح تمہیں ہر ہفتہ پندرہ سو انشورنس کلیموں سے واسطہ نہیں پڑتا۔" میڈکس نے کہا" اگر تم میری جگہ کام کرتے ہوتے اور اتنے ہی عرصہ سے کر رہے ہوتے جتنے عرصہ سے میں کر رہا ہوں تو تم الہامی طور پر کبھی بوگس کلیم کو دیکھ کر اسی طرح پہچان لیتے جس طرح میں پہچان لیا کرتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ کلیم بوگس ہے اور یہ احساس یہاں موجود ہے۔"

میڈکس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔

"مگر میں جانتا ہوں کہ تم محض میرے کہنے پر کوئی قانونی کارروائی نہیں کر سکتے اس لئے میں تمہیں اس حادثے کے مشتبہ پہلو بتانا چاہتا ہوں۔ ڈیلانی اپاہج تھا اور اسکا نچلا دھڑ قطعی مفلوج تھا میرے پاس اس ڈاکٹر کی رپورٹ ہے۔ جس نے اس کا اس وقت علاج کیا تھا۔ جب وہ کار والا حادثہ پیش آیا تھا۔ اور ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق ڈیلانی کمر کے بل جھکنے کے بالکل ناقابل تھا۔ دوسرے الفاظ میں اسے اپنی کرسی پر ہمہ وقت

بالکل سیدھا رہنا پڑتا ہوگا۔ کیونکہ وہ آگے نہیں جھک سکتا تھا۔ میں ایک عملی مظاہرے سے اس کا ثبوت دینا چاہتا ہوں"

میڈکس میری طرف متوجہ ہوا۔

"مسٹر ریگن براہ مہربانی ذرا ڈیلانی کی کرسی میں بیٹھ جاؤ"

میں جانتا تھا۔ کہ اس کے بعد کیا ہونیوالا ہے! اپنے چہرے کو حتی الامکان تاثرات سے خالی رکھتے ہوئے میں اٹھا اور پہیوں والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ہرماس نے میز پر پڑی ہوئی ایک رسی اٹھائی۔ میرے پیچھے آیا۔ اور اس رسی سے مجھے کرسی کی پشت کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ میں بالکل بھی آگے نہیں جھک سکتا تھا۔

"ڈیلانی کی بالکل یہی کیفیت تھی۔ کرسی میں بالکل سیدھا بیٹھے رہنا اور آگے جھکنے کے قطعی ناقابل ہونا" میڈکس نے کہا۔

"تو پھر اس سے کیا ہوا" جان بوس نے اعتراض کیا۔

"مسٹر ریگن اب تم ٹی وی کی پچھلی تختی کھولنے کی کوشش کرو" میڈکس نے کہا۔

"یہ ممکن نہیں ہے" میں نے جواب دیا۔

"درست ہے۔ لیکن ذرا کوشش کر کے تو دیکھو۔ اور کوشش ہی نہیں بلکہ پوری کوشش"

میں کرسی کو چلاتے ہوئے ٹی وی کے پاس لے گیا۔ اور پہلے اوپر کے دو پیچ کھولے یہ بالکل آسان تھا۔ مگر لاکھ کوشش کرنے کے باوجود میں نیچے والے پیچوں تک اپنا ہاتھ نہیں لے جا سکتا تھا۔ اور ہاتھ لے جانا تو درکنار میرا خیال ہے۔ کہ پیچوں اور میری انگلیوں کے درمیان کم سے کم دو فٹ کا فاصلہ ضرور ہوگا۔

"تم نے کارونر کی رپورٹ پڑھی ہے" میڈکس نے جان بوس کو مخاطب کرتے ہوئے

کہا "جب مسٹر ریگین نے ڈیلانی کی لاش دیکھی تو ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ پڑی تھی۔ اور دوسری بات یہ کہ اسکرو ڈرائیور ڈیلانی کے ہاتھ کے قریب پڑا ہوا تھا۔ جسے ظاہر ہے کہ اس نے اسٹور روم میں رکھے ہوئے اوزاروں کے بکس سے حاصل کیا تھا۔ بکس الماری کے اوپری خانے پر تھا۔ جسے اس نے ایک چھڑی کی مدد سے نیچے گرا لیا تھا۔ بکس نیچے گرا تو قدرتی طور پر اس کے تمام اوزار فرش پر بکھر گئے ہونگے۔ اب ذرا اپنے آپ سے یہ سوال بھی پوچھو کہ ڈیلانی فرش سے وہ اسکرو ڈرائیور کس طرح اٹھا سکا ہوگا۔"

ہرماس نے اسکرو ڈرائیور فرش پر میرے قریب ڈال دیا۔

"کیا تم اسے اٹھا سکتے ہو،" اس نے پوچھا۔ میں نے کوشش کی۔ مگر وہ میری دسترس سے بقدر ایک فٹ دور تھا۔

"سیٹ کی پچھلی تختی اتار لو" میڈکس نے ہرماس کو ہدایت کی۔ اور جب وہ تختی اتار چکا تو میڈکس نے جان بوس کی طرف دیکھا۔

"سیٹ میں ان دو تاروں کو دیکھو جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ ڈیلانی نے انہیں اسکرو ڈرائیور سے چھوا۔ اور کرنٹ لگنے سے مر گیا۔ اور تم دیکھو گے کہ مسٹر ریگین جس پوزیشن میں بیٹھے ہیں۔ وہاں سے ان کا ہاتھ ان دو تاروں تک نہیں پہنچ سکتا،،

جان بوس اپنی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سیٹ کے قریب آیا۔ اور اندر گھور کر دیکھنے لگا

"تم سمجھ رہے ہونا۔ کہ میں کس نتیجہ پر پہنچ رہا ہوں۔" میڈکس نے کہا "ڈیلانی کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس نے پچھلی تختی اتار لی مگر یہ اس کے لئے ناممکن تھا۔ پھر کہا جاتا ہے کہ اس نے اسٹور روم سے اسکرو ڈرائیور حاصل کیا۔ تم نے دیکھا کہ یہ کام بھی وہ نہیں کر سکتا تھا پھر آخر میں کہا گیا ہے کہ اس نے ان دو تاروں کو چھو لیا تھا۔ یہ کام بھی اس کیلئے ممکن نہیں تھا۔"

جان بوس کئی لمحہ تک میڈکس کی صورت دیکھتا رہا۔

"لعنت ہو مجھ پر" وہ بڑبڑایا۔

ہرماس نے میری رسی کھول دی۔ اور میں کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ جان بوس نے میری طرف دیکھا۔

"ذرا پھر سے بیان کر جاؤ کہ جب تم یہاں آئے تو کیا دیکھا" اس نے کہا "تم ڈیلانی سے یہ معلوم کرنے آئے تھے۔ کہ سیٹ ٹھیک کام کر رہا ہے یا نہیں۔"

"ہاں" میں نے جواب دیا۔ "میں نے ڈیلانی کو ٹی وی کے سامنے اوندھے منہ فرش پر گرا ہوا پایا۔ اس کے ہاتھ کے قریب ایک لوہے والا اسکرو ڈرائیور پڑا ہوا تھا۔ سیٹ کی پچھلی تختی علیحدہ تھی۔ میں نے یہی سمجھا۔ کہ اس نے ٹی وی سیٹ چھیڑنے کی کوشش کی اور اپنی ناتجربہ کاری سے کرنٹ کا جھٹکا لگنے سے مر گیا۔ اسلئے میں نے پہلے پلگ سے ٹی وی کا تار نکالا اور پھر اسے چھو کر دیکھا"

"وہ مر چکا تھا" جان بوس نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"یہ تم نے کیسے جان لیا"

"اس کا جسم اکڑا ہوا اور ٹھنڈا تھا۔

"جب ایک شخص بجلی کا طاقتور کرنٹ لگنے سے مرتا ہے۔ تو اس کا جسم اتنی جلدی اتنا ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ وہ ایک طرح سے جل کر مرتا ہے۔ اور یہ کیفیت اس سے بہت مختلف ہوتی ہے۔ جو ریوالور یا چاقو سے قتل کیے جانے کی صورت میں پیش آتی ہے۔ کرنٹ اس کے درجہ حرارت کو بڑھا دیتا ہے۔ اگر ڈیلانی کرنٹ لگنے سے مرا ہوتا تو اس کا جسم کئی گھنٹے

تک گرم رہتا۔ کجا یہ دو تین گھنٹے میں ٹھنڈا پڑ جاتے۔"

جان بوس نے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر میڈکس کی طرف دیکھا۔

"کیا تم مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ ڈیلانی بجلی کے کرنٹ سے ہلاک نہیں ہوا" اس نے پوچھا۔

"میں تمہیں کوئی بات سمجھانے کی کوشش نہیں کر رہا ہوں"، میڈکس نے جواب دیا "میں ڈیلانی کی لاش قبر سے نکالے جانے کا مطالبہ کر رہا ہوں"۔

جان بوس نے خیال انگیز انداز سے اپنا سر کھجایا۔

"اس لئے تمہیں پہلے جیفرسن سے بات کرنا ہو گی"، اس نے کہا "ممکن ہے اس حادثہ میں کوئی بات غلط ہو۔ مگر میرا تعلق ہومی سائڈ سے ہے۔ اور شائد تم یہ تجویز نہیں کر رہے ہو۔ کہ ڈیلانی کو قتل کیا گیا ہے"

میرے گلے میں جیسے کوئی چیز پھنس گئی تھی۔ جس نے میرا سانس لینا بھی مشکل کر دیا تھا میں اپنی کرسی میں کچھ اور آگے جھک گیا تھا۔ میری نظریں میڈکس پر جمی تھیں۔ اور کان اس انتظار میں تھے۔ کہ وہ اس بات کا کیا جواب دیتا ہے۔

"کیا میں یہ تجویز کر رہا ہوں۔ کہ ڈیلانی کو قتل کیا گیا ہے"، میڈکس نے جواب دیا "نہیں میں یہ تجویز نہیں کر رہا۔ تمہیں واشگاف الفاظ میں آگاہ کر رہا ہوں۔ کہ اُسے قتل کیا گیا ہے اور اس لئے قتل کیا گیا ہے۔ کہ اس نے ایک انشورنس پالیسی خریدی تھی جو اس کی اپاہج زندگی کا پانچ ہزار ڈالر کے بقدر تحفظ کر رہی تھی۔ وہ قتل کیا گیا۔ کیونکہ اس کا قاتل جانتا تھا۔ کہ تحقیقات کا فرض دو ایسے ناکارہ بوڑھوں کے ہاتھوں انجام دیا جائیگا۔ جو ہر اس بات کو بند آنکھوں سے قبول کر کے چلے جائیں گے۔ جو اس کی فراہم کردہ ظاہری شہادتیں انہیں

دکھائیں گی۔ اور وہ مزید گہرائی میں جانے اور بال کی کھال نکالنے کی کوشش نہیں کریں گے۔"

میڈکس کے چہرہ پر ایک طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"قتل۔ ہاں یہ قتل ہی ہے۔ آخر تمہارے خیال میں میں تمہیں اور کس لئے لے کر آیا تھا۔ یہ قتل کی اتنی واضح واردات ہے۔ کہ میں نے اپنی زندگی میں کوئی دوسری واردات اتنی واضح نہیں دیکھی۔"

جان بوس نے اپنا بجھا ہوا پائپ سلگانے کیلئے ایک ماچس کی تیلی جلائی۔ اور کمرے میں چھائی ہوئی خاموشی میں ماچس کی تیلی کی رگڑ بھی کسی دھماکے سے کم محسوس نہیں ہوئی۔ یہ میری خوش قسمتی تھی۔ کہ کوئی میری طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔

"دیکھو مسٹر میڈکس" جان بوس نے پائپ کے دو تین گہرے کش لیتے ہوئے کہا۔ "میں نے تمہاری چھٹی حس کی بہت شہرت سنی ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ ابھی تک کسی معاملے میں تمہارا اندازہ غلط ثابت نہیں کیا جا سکا ہے۔ اگر تم کہتے ہو۔ کہ یہ قتل ہے تو میں تمہارے دلائل سننے کیلئے تیار ہوں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں کوئی ایسا قدم اٹھاؤں جس پر بعد میں مجھے پچھتانا پڑے میں پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا ہوں"

"یہ قتل کی واردات ہے" میڈکس نے ایک مرتبہ پھر آتشدان کے سہارے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "جب قتل کی بو میری ناک میں آتی ہے۔ میں سمجھ جاتا ہوں ابھی تک میرا کوئی اندازہ غلط نہیں نکلا۔ اور میں بڑی سے بڑی شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں کہ ڈیلانی کو بھی قتل کیا گیا ہے۔ بہر حال میں تمہاری تسلی کیلئے ثبوت فراہم کروں گا کہ تمہیں

باقی کیس حل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔"

"کیسے ثبوت"

"ابھی تک میں نے تمہیں جو بتایا ہے۔ وہ کم سے کم لاش کو تابوت سے نکلوا کر اس کا پوسٹ مارٹم کرانے کی اجازت حاصل کرنے کیلئے بہت کافی ہے۔ لیکن میں اس سے بھی آگے بڑھ کر تمہیں یہ بتا سکتا ہوں۔ کہ قاتل کون ہے"

مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے دل نے یک لخت دھڑکنا چھوڑ دیا ہو۔

"کیا واقعی" جان بوس اپنی کرسی پہ اتنا آگے کھسک آیا۔ کہ ذرا سا اور سرکتا تو شاید نیچے گر پڑتا" کون ہے قاتل۔ کس نے قتل کیا ہے"

"اس کی بیوی" میڈگس نے جواب دیا" اس نے ایک مرتبہ پہلے بھی ڈیلانی کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر صرف اپاہج کرنے۔ میں ہی کامیاب ہو سکی"

میں اس کے خلاف کہنا چاہتا تھا۔ مگر فوراً ہی سنبھل گیا۔ میں اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے۔ جو ایسی بے سروپا بات منہ سے نکال رہا ہے۔ مگر اسکی ہمت نہیں کر سکا۔ مجھے احساس تھا۔ کہ اگر میں کچھ بولا اور انہوں نے میری طرف دیکھ لیا۔ تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے۔ کہ ڈیلانی کا اصل قاتل کون ہے۔ اس وقت میرا چہرہ میرے جرم کا آئینہ دار بنا ہوا تھا۔

"میں کچھ سمجھا نہیں" جان بوس نے حیرت سے پوچھا۔

"ڈیلانی نے اس عورت سے چار سال قبل شادی کی تھی" میڈگس نے بتایا" اور ابھی شادی کو تین ماہ بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ اس کی بیوی نے میرے ایک ایجنٹ سے رابطہ قائم کیا۔ اور کہا کہ وہ اپنے شوہر کو حادثات سے تحفظ کی انشورنس پالیسی خریدنے پر آمادہ

کرلے گی۔ لیکن اس کا شوہر ایک لاکھ ڈالر سے کم کی پالیسی سے دلچسپی نہیں لے گا،،

میڈکس نے رک کر ایک معنی خیز نگاہ جان بوس پر ڈالی

"مجھے تمہیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ جب ایک بیوی اپنے شوہر کیلئے حادثات کے خلاف ایک لاکھ ڈالر کی انشورنس پالیسی خریدنا چاہتی ہے۔ تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے میرے ایجنٹ نے اسکا ذکر مجھ سے کیا۔ میں نے اسے پالیسی فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔ مگر ساتھ ہی ایک فائل مسز ڈیلانی کے نام سے کھول لی ایجنٹ ڈیلانی سے جا کر ملا اور پالیسی جاری کر دی گئی۔ مگر ایک دن بعد ڈیلانی نے کمپنی کے نام خط لکھا کہ وہ پالیسی کینسل کر دی جائے ہم نے اسے مجبور نہیں کیا۔ کیونکہ مجھے پہلے ہی اس سے فراڈ کی بو آ رہی تھی۔ جیسا کہ بعد کو ثابت بھی ہو گیا کہ ڈیلانی کے پالیسی ختم کرنے کے تین دن بعد ایجنٹ نے مجھے بتایا۔ کہ ڈیلانی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ اگر اس نے انشورنس پالیسی لی ہوتی ہوتی تو میں اس کے کلیم کی ضرور مخالفت کرتا۔ اور حادثہ کی تحقیقات کراتا۔ لیکن چونکہ پالیسی منسوخ کرا دی گئی تھی اس لئے میں نے پولیس کی تحقیقات میں کوئی مدد نہیں کی۔ کام بڑی ہوشیاری سے کیا گیا تھا۔ اور جیرٹ جو کہ کیس کی تفتیش کر رہا تھا کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ چاہو تو تم بھی اس کیس کی فائل کا مطالعہ کر سکتے ہو۔ ڈیلانی شراب کے نشے میں مدہوش کار کی پچھلی سیٹ پر سو رہا تھا۔ اور کار اس کی بیوی چلا رہی تھی۔ پہاڑی سڑک پر اس نے ایک ڈھلاؤ پر کار روک دی۔ کہا یہ گیا۔ کہ اس کے ایک دوست کی کار بیچ سڑک میں کھڑی تھی۔ کیونکہ پٹرول ختم ہو گیا تھا۔ وہ وجہ معلوم کرنے اتری۔ اور اس کے بیان کے مطابق اس نے کار کے پارکنگ بریک ٹھیک سے نہیں لگائے نتیجہ یہ کہ کار لڑھکنے لگی اور ایک چٹان سے ٹکرا گئی حیرت یہ ہے کہ ڈیلانی اس حادثہ میں مر نہیں گیا۔،،

جان بوس کی آنکھیں تعجب سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"لعنت ہو مجھ پر" ایک مرتبہ پھر بڑبڑایا۔

"وہ عورت ضرور عقاب کی سی نگاہ رکھتی ہو گی" میڈکس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "جیسے ہی ڈیلانی نے ٹی وی انشورنس پالیسی خریدی اور اسے پتہ چلا کہ حادثہ کی صورت میں ڈیلانی کی موت اسے پانچ ہزار ڈالر دلا سکتی ہے اس نے دوبارہ ایک اسکیم تیار کر لی۔ اور اس مرتبہ اسے قتل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ مگر اسکی بد قسمتی سے اس مرتبہ میں بھی اس کی سرکوبی کیلئے موجود ہوں۔"

یہ وقت تھا۔ جبکہ مجھے کھڑے ہو کر صاف صاف کہہ دینا چاہیئے تھا۔ کہ تم غلطی پر ہو ڈیلانی کو گلڈا نے نہیں میں نے قتل کیا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں کر سکا۔ یہ کرنے کے بجائے میں وہاں کرسی پر دھڑکتے دل اور عرق آلود پیشانی کے ساتھ خاموش بیٹھا ان کی باتیں سنتا رہا۔

جان لوس نے اپنا پائپ کر لیا۔

"تم ثابت کر سکتے ہو۔ کہ اس نے ڈیلانی کو قتل کیا ہے" اس نے پوچھا۔

"یہ تمہارا کام ہے" میڈکس نے ہوا میں ہاتھ لہراتے ہوئے جواب دیا "میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ یہ قتل کی واردات ہے۔ اور میں اپنا آخری ڈالر بھی شرط پر لگا سکتا ہوں کہ قاتل ڈیلانی کی بیوی ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے۔ کہ تم اس کے جرم کا ثبوت فراہم کرو۔ معلوم کرو۔ کہ جس وقت ڈیلانی مرا تو وہ کہاں تھی۔ مجھے معلوم ہے کہ اس نے کہیں اور اپنی موجودگی کا پورا ثبوت بنا رکھا ہو گا۔ مگر تم اسے آنکھیں بند کر کے قبول مت کر لینا۔ ایک ایک بات چیک کر کے دیکھنا۔ کہ اس میں کتنا جھوٹ ہے۔ اور کتنا سچ ڈیلانی کی لاش قبر سے نکلوا کر اس کا پوسٹ مارٹم کراؤ۔ مجھے یقین ہے۔ کہ مسز ڈیلانی نے خود ٹی وی کی پچھلی تختی

کھول کر اور اس کے ہاتھ کے قریب اسکرو ڈرائیور ڈال کر یہ اسٹیج تیار کیا تھا۔ کہ اس کی موت ایک حادثہ سمجھی جائے۔ تاکہ وہ پانچ ہزار ڈالر کا کلیم انشورنس کمپنی سے وصول کر سکے۔"

"اچھی بات ہے" جان بوس نے اپنی ناک مسلتے ہوئے جواب دیا "میں جیفرسن سے بات کروں گا۔ ہمیں بلا تاخیر ڈیلانی کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرا لینا چاہیئے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس وقت مسز ڈیلانی کہاں ہوگی۔"

"وہ لاس اینجلز میں ملازمت تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ یا کم سے کم ظاہر یہی کر رہی ہے،" ہرماس نے جواب دیا۔ "رہا اس کا پتہ۔ تو وہ تمہیں اس کے وکیل مسٹر میکلین سے معلوم ہو جائے گا۔"

"او۔ کے مسٹر میڈکس،" جان بوس چلنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ "میں اپنی تحقیقات شروع کرتا ہوں۔ اور نتائج سے تمہیں بھی اطلاع دیتا رہوں گا۔" اس نے گھوم کر میری طرف دیکھا۔

"میں اس کیبن کو مقفل کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے تم ابھی سیٹ کو اسی طرح اور اسی جگہ چھوڑ دو گے۔ مسز ڈیلانی نے تمہیں سیٹ فروخت کرنے کے بارے میں تو کوئی ہدایت نہیں دی ہے۔"

"ہاں کہا تو تھا۔"

"تو پھر میں ان سے کہہ دوں گا۔ کہ میں نے تمہیں ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔"

"پوسٹ مارٹم کی ایک نقل مجھے بھی بھجوا دینا،" میڈکس نے جان بوس سے کہا۔ اور پھر میری طرف دیکھ کر بولا۔ "ہمیں بطور گواہ بھی تمہاری ضرورت پڑے گی۔ مسٹر ریگن۔ اور اب تک جو کچھ تم نے مدد کی ہے۔ اس کا شکریہ۔"

وہ اور ہرماس کمرے سے باہر نکل گئے۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ اب کمرے میں صرف

میں اور جان بوس رہ گئے تھے۔

"تمہارے پاس کیبن کی چابی ہے۔" جان بوس نے مجھ سے پوچھا "میں جانے سے پہلے اسے ہر طرف سے بند اور مقفل کر دینا چاہتا ہوں"

میں نے اسے چابی دے دی۔

"اچھا مسٹر رِگین اب عدالت میں ملاقات ہوگی۔" جان بوس چابی ہاتھ میں گھماتا ہوا عقبی دروازے کی طرف چلدیا۔

میں ڈرائنگ روم سے نکل کر ٹرک میں بیٹھا اور سیدھا اپنے کیبن پہنچا۔ میری حالت اتنی خستہ تھی۔ کہ جب تک میں نے یکے بعد دیگرے شراب کے دو تین گلاس نہیں پی لیے۔ دل قابو میں نہیں آیا۔

کیا وہ گلڈا کیخلاف قتل کا الزام ثابت کر سکتے ہیں؟ میں جانتا تھا کہ ڈیلانی کی موت الیکٹرک شاک سے واقع ہوئی ہے۔ پھر وہ کس طرح یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ اسکی موت کی ذمہ دار گلڈا ہے۔ لیکن اس مرحلے پر اگر میں اسکی مدافعت میں کچھ کرنا چاہتا۔ تو وہ خود میرے خلاف جا پڑتا۔ میں نے سوچا کہ مجھے اس وقت تک دیکھنا اور انتظار کرنا چاہیئے۔ جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا۔ کہ گلڈا کو واقعی کوئی خطرہ درپیش ہے پھر اگر اس کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو میں ہر وقت جان بوس کے پاس جا کر اعتراف جرم کر سکتا ہوں۔

سہ پہر کو میں کلمن کیمپ گیا۔ ٹرک کو ایک پارکنگ پلاٹ پر کھڑا کیا۔ اور خود جیفرسن کے دفتر چلدیا۔ وہ حسب معمول برآمدے میں بیٹھ کر ڈاکٹر بلارڈ سے گپ شپ کرنے کے بجائے اپنے دفتر میں بہت سنجیدہ سا بیٹھا نظر آیا۔

"ہیلو صاحبزادے۔" اس نے کرسی پر سیدھا ہوتے ہوئے کہا" آؤ بیٹھو۔

میں اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز سے ایک بوتل اور دو گلاس نکالے ایک گلاس میں تھوڑی سی شراب ڈال کر میرے سامنے رکھدیا۔ اور دوسرے کو نصف سے زیادہ بھر کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"وہی باتیں ہو رہی ہیں جنہیں میں چاہتا تھا کہ نہ ہوں" جیفرسن نے ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا "مجھے اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس ہو رہا تھا کہ ڈیلانی کی موت ضرور کوئی اُلجھن پیدا کرے گی۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ اس نے وہ انشورنس پالیسی خریدی ہے تب میں زیادہ چھان بین سے کام لیتا۔"

"اب کیا کارروائی ہو رہی ہے" میں نے پوچھا۔

"لاش کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے۔ اس کیلئے لاس اینجلز سے ڈاکٹر ایلیسن کو بلایا گیا ہے۔ غریب ڈیلانی کی لاش کل رات قبر سے نکالی جا چکی ہے"، جیفرسن نے افسردگی سے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے۔ کہ میڈکس کے خیال میں مسز ڈیلانی نے اپنے شوہر کو ہلاک کیا ہے۔" میں نے پوچھا۔

جیفرسن نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مگر میری عقل اسے تسلیم نہیں کرتی" اس نے کہا" وہ لڑکی تو ایک مکھی کو بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ میں ساٹھ سال تک جھک نہیں مارتا رہا ہوں۔ جب کوئی مجرم میرے سامنے آتا ہے۔ تو میں فوراً پہچان لیتا ہوں میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہ لڑکی بالکل بے گناہ ہے۔"

"میں تم سے سو فیصدی اتفاق رکھتا ہوں" میں نے جواب دیا۔

"میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ سرے سے قتل کی واردات ہی نہیں ہے" جیفرسن نے اپنی بات جاری رکھی۔ میرے خیال سے ڈیلانی نے خودکشی کی ہے۔ اسکی بیوی اس کے ساتھ رہنے اور اسکی باتیں برداشت کرتے کرتے تنگ آچکی تھی۔ وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی۔ دوسری طرف ڈیلانی ایک ایک ڈالر کو محتاج ہو رہا تھا۔ اس حالت میں بیوی کا بھی ساتھ چھوڑ کر چلے جانا اس سے برداشت نہیں ہو سکا۔ کسی نہ کسی طرح اس نے ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ کی مجھ سے یہ مت پوچھنا۔ کہ کیسے کی۔ ایک مایوس اور دل گرفتہ انسان ایسے کام کر سکتا ہے۔ جو دوسروں کو بظاہر ناممکن معلوم ہوتے ہیں"

"کیا ابھی مسز ڈیلانی سے پوچھ گچھ کی گئی ہے یا نہیں۔"

"اس کا کہیں پتہ ہی نہیں چل رہا ہے۔ پوچھ گچھ کیا کرتے۔ جیفرسن نے بتایا۔

میں نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔

"کیا۔" میں نے تیزی سے کہا" یقینی مسٹر میکلین جو اس کے وکیل ہیں۔ انہیں تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ کہاں ہے"

"نہیں۔ مسٹر میکلین صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ اب وہ اس کرایہ کے فلیٹ میں نہیں ہے۔ جہاں یہاں سے جا کر رہی تھی۔" جیفرسن نے جواب دیا" انہیں اس کی جانب سے ایک خط ملا تھا۔ جس میں اس نے لکھا تھا۔ کہ وہ فلیٹ چھوڑ کر کوئی اور جگہ تلاش کر رہی ہے۔ جب کوئی مناسب جگہ مل جائے گی۔ تو وہ انہیں خط لکھ کر اطلاع کر دے گی یہ تین دن پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد سے اسکی کوئی خبر نہیں ملی۔ جان بوس کا خیال ہے کہ وہ خوفزدہ ہو کر کہیں بھاگ گئی ہے۔"

"کیا وہ اسکی کار سے بھی اس کا پتہ نہیں لگا سکے؟"

"کار اس نے فروخت کر دی ہے۔"

اچانک برآمدے کی جانب سے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ ہم دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا۔ دوسرے لمحہ جان بوس آفس میں داخل ہوا تھا اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔ جیسے وہ کوئی خوشخبری سن کر چلا آرہا ہے۔ وہ دروازہ بند کرتا ہوا اندر آگیا۔

"اب بتاؤ کیا کہتے ہو،" اس نے جیفرسن کو مخاطب کیا "ڈیلانی الیکٹرک کرنٹ سے نہیں مرا تھا۔"

میں نے بے اختیار چونک کر جان بوس کی طرف دیکھا۔ مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔ کہ جو کچھ میرے کانوں نے سنا ہے۔ اس نے حقیقت میں وہ ہی الفاظ ادا کئے ہیں جیفرسن خود بھی منہ کھولے بیٹھا رہ گیا تھا۔ اس کی نظریں جان بوس پر جمی ہوئی تھیں۔

"اگر وہ الیکٹرک شاک سے نہیں مرا تو پھر کیسے مرا" اس نے پوچھا۔

"ڈیلانی کو زہر دیا گیا ہے،" جان بوس نے بتایا۔ "کسی نے اسے اتنا سائنائیڈ کھلا دیا تھا۔ جو آدھے گلن کیمپ کو ختم کرنے کیلئے کافی ہوتا۔

۳

چودھویں رات کا پورا اور روشن چاند نیلے آسمان کی وسعتوں میں تنہا چمک رہا تھا۔ میں اپنے کیبن کی تنہائی میں برآمدے میں کرسی ڈالے اپنے خیالات میں گم تھا اس وقت رات کے دس بجے تھے۔ میرا ذہن ابھی تک لیفٹیننٹ جان بوس کی سنائی

ہوئی خبر کے اثرات سے نہیں سنبھلا تھا۔ میں بمشکل یقین کر سکتا تھا۔ کہ ڈیلانی کی موت زہر سے واقع ہوئی ہے۔ اور یہ کہ بہرحال میں نے اسے قتل نہیں کیا۔ میں اس کی جان لینے کا مجرم نہیں ہوں۔ آہستہ آہستہ یہ تسکین بخش حقیقت مجھ پر منکشف ہوتی جا رہی تھی کہ تقدیر کے کسی عجیب و غریب کرشمہ اور حسن اتفاق کے باعث میں قاتل بننے سے بال بال بچ گیا ہوں۔ یہ علم کہ اب مجھے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔ مجھ پر مقدمہ چلا کر سزا نہیں دی جا سکتی۔ میرے اندر ایک سکون و طمانیت کا احساس پیدا کر رہا تھا۔

لیکن ایک طرف اگر یہ خبر میرے لئے مژدہ جانفزا تھی۔ تو دوسری جانب گلڈا کے لئے پریشان کن بھی ہو سکتی تھی۔ یہ بات نہیں تھی۔ کہ میرے دل میں ایک لمحہ کیلئے بھی یہ شبہ پیدا ہوا ہو کہ اس نے ڈیلانی کو زہر دیا تھا۔ میں اس کے خلاف اپنے دل میں کسی بدگمانی کو جگہ دینے کیلئے تیار نہیں تھا۔ اس کے برعکس مجھے یقین ہوتا جا رہا تھا کہ اس معاملے میں جیفرسن کا نظریہ ہی سب سے زیادہ درست اور قرینِ قیاس تھا۔ کہ جب گلڈا نے ڈیلانی کو چھوڑ کر چلے جانے کی دھمکی دی تو ایک طرف مالی حیثیت سے محتاج اور دوسری جانب گلڈا کو بھی کھو دینے کا احساس اس کیلئے ناقابل برداشت صدمہ ثابت ہوا۔ اور اس نے آئندہ کی پریشانیوں سے بچنے کیلئے خودکشی کو آسان سمجھا۔

اگر میں نے اُسے قتل کرنے کا پلان نہ بنایا ہوتا یا اگر میں کیبن نہ گیا ہوتا۔ تو اس طرح کے حالات پیدا نہ کر دیئے ہوتے جس سے شبہ ہو کہ وہ بجلی لگنے سے مرا ہے تو گلڈا اس پوزیشن میں نہ ہوتی جس میں وہ اب پڑ گئی ہے۔ اسے بچانے کیلئے میں اب بھی پولیس کو یہ بتانے کیلئے تیار تھا۔ کہ اس سلسلہ میں میں نے کیا کردار ادا کیا ہے لیکن بہرحال

میں قاتل نہ سہی اقدام قتل کا ذمہ دار تو ضرور تھا۔ اور یہ بھی قانون کی نگاہ میں ایک شدید جرم ہے۔ مجھے بیس سال کی سزا بھی ہو سکتی تھی۔

میں ان ہی خیالات میں کھویا ہوا تھا۔ کہ اچانک ایک کار کی آواز نے مجھے چونکا دیا میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ شیرف جیفرسن کی پرانی فورڈ کار میرے کیبن کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ کار سیڑھیوں کے پاس آ کر رک گئی۔ وہ اتر کر تھکے تھکے قدموں سے میری طرف بڑھا۔

"میرے خیال سے ہم اندر کمرے میں چل کر بیٹھیں" میں نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ہم دونوں ساتھ چلتے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔ میں نے الماری کھول کر وہسکی کے دو گلاس تیار کئے۔ گلاس لے کر اس کی طرف آتے ہوئے میں نے پہلی مرتبہ نوٹ کیا کہ اس وقت وہ اپنا سرکاری بیج نہیں لگائے ہوئے تھا۔ یہ پہلا اتفاق تھا۔ کہ میں اسے جانے پہچانے شیرف کے ستارے کے بغیر دیکھ رہا تھا۔

اس نے بھی مجھے گھورتے دیکھ کر میری نظروں کا مطلب سمجھ لیا۔ وہ آہستہ سے مسکرایا۔

"جو کچھ تم تلاش کر رہے ہو اُسے میں نے آج سہ پہر واپس کر دیا ہے" وہ بولا "میں نے یہ بہتر سمجھا۔ کہ اس سے پہلے کہ وہ مجھے نکالیں میں خود ہی عزت کے ساتھ علیحدہ ہو جاؤں"

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے استعفےٰ دیدیا ہے"

"ہاں اب وقت آ گیا تھا۔ کہ میں دوسرے اہل شخص کیلئے جگہ خالی کر دوں" جیفرسن نے میرے ہاتھ سے گلاس لے لیا۔ "اور سچ پوچھو تو ذمہ داری کا بوجھ اتار کر آج میں خود کو بڑا

ہلکا پھلکا محسوس کر رہا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے۔ کہ یہ کام ایسے حالات میں ہوا جن میں نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ غلطی میری ہی ہے۔ مجھے برسوں پہلے استعفےٰ دے دینا چاہیئے تھا۔"

"مجھے یہ خبر سن کر افسوس ہوا۔" میں نے جواب دیا۔ میں دل میں اس کیلئے ہمدردی محسوس کر رہا تھا۔

"میں یہاں اپنے متعلق باتیں کرنے نہیں آیا ہوں۔" جیفرسن نے کہا "تم نے مسز ڈیلانی کے متعلق سنا۔"

میرا دل دھک سے ہو گیا۔

"نہیں۔ میں نے کچھ نہیں سنا۔ کیا بات ہے؟" میں نے گھبرا کر پوچھا۔

"پولیس نے آج سہ پہر لاس اینجلز سے اُسے گرفتار کر لیا ہے۔"

"اوہ۔ خدا کیلئے ...." میں دھم سے برابر کی کرسی پر یوں گر پڑا جیسے یہ خبر کوئی بھاری پتھر تھا۔ جس نے مجھے کچل کر رکھ دیا تھا۔

"اس پر اپنے شوہر کو قتل کرنے اور انشورنس کمپنی کو فریب دینے کی کوشش کرنے کے الزامات عائد کیئے گئے ہیں۔ میڈکس اس کے خلاف رپورٹ واپس لینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ وہ سخت مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ ہرگن۔"

میں نے بہ مشکل محسوس کیا۔ کہ اس وقت جیفرسن نے مجھے میرے دوسرے نام سے پکارا ہے۔

"لیکن اس نے ڈیلانی کو قتل نہیں کیا۔" میں نے کہا۔

"میرا بھی یہ ہی خیال ہے۔ مگر جان لوس نے اس کے خلاف خاصا مضبوط کیس تیار کر لیا ہے۔" جیفرسن نے بتایا "وہ اعتراف کرتی ہے۔ کہ اس نے سائنائڈ زہر خریدا تھا۔"

مجھے ایک زبردست جھٹکا لگا۔

"اس نے زہر خریدا تھا۔"

"ہاں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ گلن کیمپ میں ایک دواؤں کی دکان پر گئی۔ اس کے کیبن کی چھت میں بھڑوں نے کئی چھتے بنا لئے تھے۔ اس نے دوا ساز سے پوچھا۔ کہ اس کے پاس کوئی دوا ان بھڑوں کو مارنے کیلئے بھی ہے۔ یا نہیں۔ دوا ساز نے اُسے سائنائڈ زہر دیدیا۔ مسز ڈیلانی نے باقاعدہ رجسٹر پر دستخط کئے جب وہ گھر واپس آئی۔ تو اس نے ڈیلانی کو بتایا۔ کہ دوا ساز نے بھڑوں سے نجات پانے کیلئے سائنائڈ زہر دیا ہے اسکے بعد اس نے زہر میز کی دراز میں رکھدیا۔ اسکا خیال تھا۔ کہ دوسرے دن وہ اسے بھڑوں پر استعمال کرے گی۔ مگر بعد میں دوسرے کاموں کی مصروفیت میں بالکل بھول گئی مسٹر جان بوس نے چیک کیا۔ تو معلوم ہوا کہ کیبن کی چھت میں بھڑوں کے چھتے واقعی موجود ہیں مگر اس کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ برقرار رہتی ہے۔ کہ مسز ڈیلانی نے بہر حال وہ ہی زہر خریدا تھا جس سے ڈیلانی کی موت واقع ہوئی۔ پھر اسے یہ بھی اقرار ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک رات پہلے کافی جھگڑا ہو چکا تھا۔ اور یہ کہ ڈیلانی نے اُسے تھپڑ بھی مارا تھا۔ وہ یہ بھی کہتی ہے۔ کہ اس نے اپنے شوہر کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اور ڈیلانی کو بھی اس بارے میں بتا دیا تھا۔ پھر اس کی موت کے دن صبح جب اس نے بتایا۔ کہ وہ جا رہی ہے۔ تو ڈیلانی بہت غمگین اور افسردہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب وہ گلن کیمپ جا رہی تھی تو اس کی کار کا ٹائر پنکچر ہو گیا۔ جسے درست کرنے اور دوسرا ٹائر لگانے میں اسے شہر پہنچنے میں کافی دیر ہو گئی۔ اور جب وہ دوسرا پہیہ لگا رہی تھی۔ تو اُسے اپنے اپاہج شوہر کو اس طرح چھوڑنے پر افسوس ہونے لگا۔ یہاں تک کہ اس نے جانے کا ارادہ تبدیل کر دیا۔ اور گھر

جب وہ واپس جا رہی تھی۔ تو اُس نے اپنے شوہر کی موت کی خبر سنی یہ اس کا بیان ہے جب اس نے بیان دیا تھا تو میں وہیں تھا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ بالکل سچ کہہ رہی ہے۔ لیکن جان لوس اُسے جھوٹ سمجھتا ہے۔"

میں نے ایک گہری سانس لی۔

"وہ کیوں،" میں نے پوچھا۔

"اس کا نظریہ یہ ہے کہ جب مسز ڈیلانی کو معلوم ہوا کہ اس کے شوہر کے پاس دولت نہیں رہی ہے۔ تو اس نے اُسے قتل کر کے انشورنس کے پانچ ہزار ڈالر حاصل کرنے کی اسکیم بنائی۔ میڈگس کا بھی یہی خیال ہے۔ جبکہ مسز ڈیلانی کا کہنا ہے کہ اسے بالکل معلوم نہیں تھا۔ کہ اس کے شوہر نے کوئی انشورنس پالیسی خریدی تھی۔ یہ بات اسے ڈیلانی کے مرنے کے بعد اس وقت معلوم ہوئی۔ جب تم نے اُسے وہ خطوط دیئے تھے۔ میڈگس کا کہنا ہے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے۔ کہ شادی کے فوراً بعد اس نے اپنے شوہر کو ایک بڑی رقم کی انشورنس۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

"میں جانتا ہوں" میں نے جیفرسن کی بات کاٹتے ہوئے کہا "یہ میں پہلے بھی سُن چکا ہوں۔ مگر کوئی جیوری ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد اس کہانی پر یقین نہیں کرے گی۔"

"ممکن ہے۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ مگر اس ٹی وی والی الجھن نے اس کیخلاف کافی شبہ پیدا کر دیا ہے۔ میڈگس اور جان لوس دونوں قسم کھاتے ہیں کہ ڈیلانی کبھی اسکی پچھلی تختی علیحدہ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر کوئی حد سے زیادہ مایوس و دل شکستہ اور اپنی زندگی سے بیزار تھا۔ تو کر بھی سکتا ہے۔ مگر یہ ایسی بات

ہے۔ جس کا فیصلہ جیوری ہی کر سکتی ہے۔ لیکن سب سے زیادہ اہم دلیل جسے میں بھی رد نہیں کر سکا یہ ہے۔ کہ اگر ڈیلانی نے خود اپنی جان لی ہے تو آخر اس نے اس گلاس کا کیا کیا جس میں زہر گھول کر پیا تھا۔،،

میں نے ایکدم چونک کر جیفرسن کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب"۔ میں نے پوچھا۔

"دواساز نے جو سائنائڈ مسز ڈیلانی کے ہاتھ فروخت کیا تھا۔ وہ ٹھوس شکل میں تھا اسے زہر کی طرح استعمال کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ اسے پانی یا وہسکی میں گھول کر پیا جائے سائنائڈ فوراً ایک ثانیہ میں آدمی کو ختم کر دیتا ہے۔ وہ جیسے ہی اس کے منہ میں پہنچا ہوگا اس کی جان نکل گئی ہو گی۔ لیکن اس کے قریب کوئی گلاس پڑا نہیں پایا گیا۔ جو کہ خود اس کے خودکشی کرنے کی صورت میں ضروری تھا۔ اس کا صرف ایک ہی مطلب نکالا جا سکتا ہے کہ اس نے خودکشی نہیں کی۔ ظاہر ہے کہ یہ بات مسز ڈیلانی کے حق میں مفید نہیں ہو سکتی۔ جان لیوس کا خیال ہے۔ کہ ڈیلانی کو وہسکی میں زہر دینے کے بعد مسز ڈیلانی نے بے خیالی میں گلاس اٹھا کر رکھ دیا۔ اس کے نزدیک مجرم اس قسم کی غلطی نہ کریں۔ تو کبھی پکڑے نہ جائیں،،

اور صرف اسی وقت مجھے اچانک یاد آیا کہ جب میں نے ڈیلانی کی لاش دیکھی تو اس کے پاس واقعی ایک گلاس پڑا ہوا تھا۔ مجھے خوف تھا۔ کہ اگر میں کارونر کی عدالت میں گلاس کا ذکر کروں گا۔ تو اسے خودکشی کا شبہ نہ ہو جائے جس صورت میں تحقیقات لازمی تھی اور تحقیقات ہوئی تو........ اس کے بعد پھر گلاس کی بات میرے ذہن سے بالکل نکل ہی گئی۔

"وہاں ایک گلاس تھا۔" میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔" میں نے اسے فرش پر پڑے

دیکھا تھا۔ مگر میں نے اُسے دھو کر کچن کی الماری میں رکھ دیا۔"

جیفرسن ایکدم کرسی میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ وہ مجھے گھور کر دیکھ رہا تھا۔

"تم سچ کہہ رہے ہو۔" اس نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں ایک ایسی بات کے بارے میں جھوٹ بول نہیں سکتا۔" میں نے جواب دیا۔ "میں بتا نہیں سکتا کہ میں نے ایسا کیوں کیا تھا۔ ممکن ہے غیر شعوری طور پر میں مسز ڈیلانی کے خیال سے یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ تحقیقاتی عدالت کے سامنے یہ بات آئے کہ اس کا شوہر عادی شرابی اور بلانوش تھا۔"

جیفرسن نے دوبارہ آرام سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

"میں اب پولیس آفیسر نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔ "اس لئے میرے کہنے نہ کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے امید نہیں کہ جان لوس اس مرحلے پر تمہاری یہ بات قبول کر سکے اور نہ میرے خیال میں کوئی جیوری کر سکتی ہے۔"

"لیکن میں تم سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ سچ ہے۔" میں نے تقریباً چیختے ہوئے جواب دیا۔ "میں یہ ہی بات عدالت کے سامنے کہنے کیلئے تیار ہوں۔"

وہ کئی لمحہ کمرے کی کھلی کھڑکی سے چاند کی طرف دیکھتا رہا۔

"جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ ریگن میں اب قانون کا نمائندہ نہیں ہوں۔ لیکن میں اب بھی شیرف ہوتا۔ تو میں تمہارے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا۔ میں تمہارے اور مسز ڈیلانی کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔" میں نے تیزی سے پوچھا۔

"اس کی فکر مت کرو۔" اس نے جواب دیا۔ "میرا مشورہ ہے کہ تم کل لاس اینجلز جاؤ"

اور مسز ڈیلانی کے وکیل سے بات کرو۔ وہ ایک ہوشیار آدمی ہے۔ یہ وہ ہی بتا سکتا ہے کہ اسے تمہاری گواہی کی ضرورت ہے یا نہیں۔"

"میں کل ضرور جاؤں گا۔ مگر شیرف تم نے ابھی۔۔۔۔۔"

"جان لوس سے ابھی گلاس کے بارے میں کوئی بات مت کہنا۔" جیفرسن نے دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن وہ تم سے خود پوچھے تو چھپانے کی بھی کوشش مت کرنا۔ اس کے پاس جانے سے پہلے تمہارا میکلین سے ملنا ضروری ہے۔"

اس نے رک کر میری طرف بڑی گہری اور معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"میکلین سے تم جو گفتگو بھی کرو گے اسے ایک راز کی حیثیت حاصل ہوگی۔" اس نے کہا۔ اور میں اس سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں کر سکا۔

"میں کل ضرور اس سے جا کر ملوں گا۔" میں نے جواب دیا۔ جیفرسن چلنے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے یقین نہیں کہ اس نے اپنے شوہر کو قتل کیا ہوگا۔ وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔ وہ اسے زہر نہیں دے سکتی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس خیال کو بھی اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔ کہ ان حالات و واقعات میں کوئی نہ کوئی بات غلط ضرور ہے۔ اگر ڈیلانی ٹی وی کی پچھلی تختی الگ نہیں کر سکتا تھا۔ تو پھر کسی اور نے کی ہے۔ اور وہ کوئی مرد ہے۔ کیونکہ کسی عورت کے ذہن میں اس قسم کی بات نہیں آسکتی مجھے خوشی ہے کہ میں اب شیرف نہیں ہوں۔ اور اس کیس کی تحقیقات میرے فرائض میں شامل نہیں ہے۔"

یہ کہہ کر جیفرسن نے سر ہلایا۔ اور برآمدے کی سیڑھیاں اترتے ہوئے اپنی فورڈ کار کی طرف بڑھ گیا۔ مگر یہ خیال مجھے اس کے جانے کے بعد ہی آیا کہ آج اس نے جاتے ہوئے مجھ سے ہاتھ بھی نہیں ملایا اور جب سے میری اس سے واقفیت ہوئی تھی یہ پہلا موقع تھا کہ وہ اس کے بغیر رخصت ہو گیا ہو۔

آٹھواں باب

۱

دوسرے دن صبح ہوتے ہی میں لاس اینجلز روانہ ہو گیا۔ اور وہاں پہنچ کر پہلے مسٹر میکلین کے پاس گیا۔ اس نے بڑی توجہ سے گلاس کے بارے میں میرا بیان سنا۔ اور جب میں اپنی بات ختم کر چکا تو میں نے آخر میں پوچھا۔

"کیا اس بیان سے مسز ڈیلانی کی پوزیشن صاف ہو جائیگی۔" "اسے قتل کے الزام سے بری کر دیا جائے گا۔"

"میں اس حد تک تو نہیں کہہ سکتا،" میکلین نے جواب دیا۔ "مگر ہاں اس سے مدد ضرور ملے گی۔ اچھا ہوتا کہ تمہیں یہ بات کچھ پہلے یاد آجاتی۔ جس وقت جان بوس کو پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا تھا۔ کہ ڈیلانی کی موت زہر سے ہوئی ہے اس وقت بھی اگر تم اسے گلاس سے متعلق بتا سکتے تو تمہاری بات میں زیادہ وزن ہوتا۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں سے سیدھے پولیس ہیڈ کوارٹر جاؤ اور جو کچھ مجھے بتایا ہے جان بوس کو بھی بتا دو۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ اس سے پہلے کہ وہ تم سے پوچھے تم اسے خود ہی بتا دو۔"

"میں ابھی جا رہا ہوں۔" میں نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ،" میکلین میری طرف غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "میں مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ تمہیں یہ بات بتا دی جائے کہ اس طرح کا بیان صرف اس صورت میں کوئی قدر و قیمت رکھتا ہے۔ جبکہ وہ کسی غیر جانبدار گواہ کی طرف سے دیا جائے۔ کیا تم اس معاملے

میں غیر جانبدار ہو"

میں نے محسوس کیا کہ میں اس سے نظریں ملا کر بات چیت نہیں کر سکتا۔

"اگر تمہارا مطلب ہے۔ کہ آیا میں مسز ڈیلانی کو اس الزام سے بری ہوتے دیکھنے کا خواہشمند ہوں یا نہیں تب میں واقعی جانبدار ہوں" میں نے جواب دیا۔

"میرا مطلب یہ بالکل نہیں ہے" میکلین نے کہا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جب تم جان بوس کو گلاس کے بارے میں بیان دو گے تو اس کے معنی ہونگے۔ کہ تم اپنے آپ کو اسکی نظروں میں لا رہے ہو۔ یہ ایسی گواہی ہے۔ جو مسز ڈیلانی کے خلاف استغاثہ کے کیس کو بیکار کر سکتی ہے۔ دوسری طرف تمہارے پاس اپنے اس بیان کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے جان بوس فوراً یہ سوچے گا۔ کہ کہیں تم مسز ڈیلانی کو بری کرانے کیلئے جھوٹ تو نہیں بول رہے ہو۔ وہ سوچے گا۔ کہ کہیں تمہارے اور مسز ڈیلانی کے درمیان کوئی تعلق تو نہیں ہے۔ یہ اس کے کیس کیلئے بہت مفید ہو گا۔ اگر وہ کوئی اس قسم کا تعلق نکال سکے وہ تحقیقات کرے گا۔ اس لئے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس بات کا کوئی امکان ہے۔ کہ وہ تحقیقات کے بعد کوئی ایسا تعلق واقعی دریافت کرلے۔"

مجھے اس ریسٹورنٹ کا خیال آیا۔ جہاں میں گلنڈا کو کھانا کھانے گئے تھے۔ میں بھی کتنا احمق تھا۔ کہ اسے ایک پبلک مقام پر ساتھ لے کر گیا تھا۔

"مسز ڈیلانی سے میرے دوستانہ تعلقات ہیں بسٹر ڈیلانی اس بات کو جانتے تھے اس سلسلہ میں میں نے اسے ایک مرتبہ کھانے کی دعوت دی تھی۔ مگر صرف یہ ہی ایک ایسا موقع تھا۔ جب وہ میرے ساتھ کہیں باہر گئی ہو۔"

"کیا وہاں تمہاری ملاقات کسی ایسے فرد سے ہوئی تھی جو تمہیں جانتا ہو۔"

"نہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہمیں وہاں کسی نے نہیں دیکھا ہوگا۔" میں نے جواب دیا۔

میکلین کافی دیر تک کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے اپنے شانے اچکائے۔

"ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی پڑے گا۔" وہ بولا۔ اگر جان بوس تم سے اس بارے میں سوال کرے تو بہتر یہ ہی ہے۔ کہ تم اسے بتا دو کہ ایک مرتبہ تم مسز ڈیلانی کو باہر لے گئے تھے۔ اس لیے کہ اگر تم نے انکار کیا اور پھر بعد میں اسے یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو کوئی اچھی بات نہیں ہوگی۔ تم دیکھ سکتے ہو۔ مسٹر ریگن۔ کہ مسز ڈیلانی کی پوزیشن اس وقت بڑی نازک ہے۔ میں اس کی صفائی میں اس بات پر انحصار کر رہا ہوں۔ کہ اسکی زندگی میں کسی اسکینڈل کا شائبہ تک نہیں ہے۔ میں اسے جیوری کے سامنے ایک مخلص وفادار اور شوہر پہ جان دینے والی بیوی کی حیثیت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو اپنے اپاہج شوہر کی خدمت کے جذبہ کے تحت چار طویل سالوں سے زندگی کی ہر راحت اپنے اوپر حرام کیئے ہوئے تھی۔ یہاں تک کہ جب اپنے شوہر کی مار پیٹ سے دل برداشتہ ہو کر وہ گھر سے نکل گئی۔ تب بھی غصہ اترنے کے بعد اس نے اپنے اپاہج شوہر کا ہر قصور معاف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ رہنے کیلئے واپس چلی آئی۔ یہ ایک ایسی تصویر ہے۔ جو جیوری کو متاثر کیئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ لیکن اگر سرکاری وکیل نے کوئی ایسی بات ثابت کر دی جس سے ظاہر ہو کہ وہ اپنے شوہر کی وفادار نہیں تھی۔ تب مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میں اسے سزا پانے سے نہیں بچا سکوں گا۔"

"کیا تمہیں امید ہے۔ کہ تم مسز ڈیلانی کو بری کرانے میں کامیاب ہو جاؤ گے؟" میں نے پوچھا۔

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اگر اس کے پاس کچھ روپیہ ہوتا۔ تو میں اسکی پیروی کیلئے

مسٹر مہنٹ کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ اس کیس کیلئے مسٹر مہنٹ سے بہتر وکیل کوئی اور نہیں ہو سکتا۔"

"ان کی خدمات حاصل کرنے پر کیا خرچ ہو گا" میں نے پوچھا۔

"کم سے کم پانچ ہزار ڈالر۔" میکلین نے جواب دیا۔

"تمہارے خیال میں مسٹر مہنٹ اسے بری کرالیں گے"

"اگر وہ نہیں کرا سکتے تو پھر کوئی نہیں کرا سکتا۔"

"او۔ کے" میں نے کسی ہچکچاہٹ کے بغیر کہا "تو پھر تم ان کی خدمات ضرور حاصل کرو۔"

میکلین نے چونک کر حیرت سے میری طرف دیکھا۔

"کیا میں اس کا مطلب یہ سمجھوں کہ تم مسز ڈیلانی کے ڈیفنس کے اخراجات ادا کرنے کیلئے تیار ہو۔" اس نے مجھے گھورتے ہوتے پوچھا۔

"ہاں" میں نے جواب دیا "بات اگر پانچ ہزار ڈالر کی ہے۔ تو اتنی رقم میں فراہم کرونگا مگر یہ میری آخری حد ہے"

میں سمجھ رہا تھا کہ اس رقم کی فراہمی کیلئے مجھے اپنا سب کچھ فروخت کر دینا پڑے گا۔ مگر میں اس کے لئے تیار تھا۔ گلڈا میری وجہ سے اس مصیبت میں پھنسی تھی۔ اب یہ میرا فرض تھا کہ اسے اس سے باہر نکالنے کیلئے جو کچھ کر سکتا ہوں ضرور کروں۔

"اور یہ بات تو تم بھی سمجھ سکتے ہو۔ کہ مسز ڈیلانی کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ کسی کو یہ بات معلوم نہ ہو۔ کہ تم اس کے مقدمے کے اخراجات ادا کر رہے ہو" میکلین نے کہا۔

"میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں۔ کہ اسکا اظہار دوسروں سے کر دوں" میں نے جواب دیا "تم مسٹر مہنٹ کی خدمات حاصل کر لو۔ بل میں چکا دوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں تم سے کس پتہ پر رابطہ قائم کروں"، میکلین نے پوچھا۔ میں نے اُسے اپنا فون نمبر دیدیا۔

میں دیکھ رہا تھا۔ کہ وہ مجھے بڑی عجیب نظروں سے گھور رہا ہے۔ مگر اب مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ میں اس سے ہاتھ ملا کر آفس سے باہر نکل آیا۔ اور دوسرے لمحہ میں اپنے ٹرک میں بیٹھا ہوا پولیس ہیڈ کوارٹر جا رہا تھا۔

جس وقت میں لیفٹیننٹ جان بوس کے آفس میں داخل ہوا ہوں۔ تو بری طرح نروس ہو رہا تھا۔ بوس منھ میں پائپ دبائے کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔ میری آہٹ سُن کر وہ گھوما۔

"ہیلو۔ ریگن"، اس نے کہا "کیسا آنا ہوا۔"

"میں ڈیلانی کیس کے بارے میں کچھ کہنے آیا ہوں"، میں نے جواب دیا۔ "میں ایک بات تمہیں بتانا بھول گیا تھا۔ جب میں ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اور ڈیلانی کو اوندھے مُنھ فرش پر گرا ہوا پایا۔ تو اس کے قریب ہی ایک خالی گلاس بھی الٹا پڑا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر اور دھو کر کچن کی الماری میں رکھدیا تھا"،

جان بوس بے حس و حرکت کھڑا ہوا۔ اپنی تیز تیز آنکھوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم نے کیوں کیا"، اس نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ شاید اسکی وجہ یہ ہو کہ مجھے ڈیلانی کو مردہ دیکھ کر مجھے ایک جذباتی صدمہ سا پہنچا تھا۔ میں آگے بڑھا۔ تو گلاس سے ٹھوکر لگی۔ اور غیر شعوری طور پر میں نے اُسے اٹھا لیا۔ اور پھر شاید اس رنجیدہ منظر کی طرف سے اپنی توجہ ہٹانے اور اپنے

ذہن کو دوسری طرف متوجہ کرنے کیلئے میں نے گلاس کو دھو کر کچن میں رکھ دیا۔ پھر میں اس کے بارے میں بالکل بھول گیا۔ مگر اچانک آج صبح مجھے یہ بات یاد آ گئی۔"

بوس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔

"کیا یہ کوئی مذاق ہے۔" اس نے سخت لہجہ میں پوچھا۔

"نہیں میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ ڈیلانی کے قریب ایک خالی گلاس بھی پڑا ہوا تھا میں ایسی بات کے بارے میں مذاق نہیں کر سکتا۔"

"اور یہ بات تمہیں اچانک آج صبح یاد آئی ہے۔"

"ہاں۔" میں نے جواب دیا۔

"اور یہ بات مسز ڈیلانی کیلئے بڑی مفید ہے۔ کیوں ہے نا۔" جان بوس نے چبھتے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس کیلئے مفید ہے۔ اور کس کیلئے مضر۔" میں نے جواب دیا "مجھے ایک بات یاد آئی اور میں تمہیں بتانے چلا آیا۔"

"ہاں۔ ضرور۔" بوس اپنی کرسی کی طرف بڑھا۔ "سنو ریگن اگر تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تو یہ بات تمہیں ایک مجرم کی اعانت کا قصوروار بھی ٹھہرا سکتی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

"مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔" میں نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ "میں نے گلاس پڑا دیکھا تھا یہ حقیقت ہے۔ اگر تم یقین نہیں کرنا چاہتے تو تمہاری مرضی۔"

"او۔ کے۔" وہ دروازہ کے قریب گیا۔ اور سارجنٹ ہاپکن کو آواز دی۔ "ہم ابھی وہاں جائیں گے۔ اور تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے فرش پر گلاس کو کس جگہ پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ اور اس کے

بعد اٹھا کر کہاں رکھدیا ہے۔"

سارجنٹ ہاپکن آفس میں داخل ہوا۔

"ہم ڈیلانی کے کیبن چل رہے ہیں،، جان بوس نے اس سے کہا۔" اس مسخرے کو اچانک یہ بات یاد آئی ہے۔ کہ اس نے ڈیلانی کی لاش کے پاس ایک خالی گلاس بھی پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ جسے اس نے دھو کر کچن میں رکھدیا۔ کیا تم اس سے زیادہ لغو بات کا تصور کر سکتے ہو،،

"کیا یہ سچ ہے" ہاپکن نے میری طرف حیرت سے دیکھا۔

"ہم ابھی چل کر معلوم کرلیں گے۔" بوس نے گویا میری طرف سے جواب دیا۔

ہم گلن کیمپ روانہ ہو گئے۔ میں پچھلی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اور بوس اور ہاپکن اگلی سیٹ پر تھے۔ یہ سفر میرے لئے کوئی خوشگوار سفر نہیں تھا۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ دونوں پولیس آفیسر مجھ سے بیحد ناراض ہیں۔ جب ہم ڈیلانی کے کیبن پہنچے تو میں نے جان بوس کو وہ جگہ دکھائی جہاں میں نے گلاس دیکھا تھا۔ اور پھر کچن کی الماری میں گلاس بھی رکھا ہوا دکھایا۔ بوس نے مجھے اس کے چھونے کی اجازت نہیں دی۔ اس نے بڑی احتیاط سے ہاتھ میں رومال لپیٹ کر گلاس الماری سے اٹھا کر سونگھا۔

"میں نے اسے دھو دیا تھا،، میں نے بتایا۔

"ہاں۔ جب تم نے پہلی مرتبہ کہا تھا۔ تب بھی میں نے سن لیا تھا۔،، بوس منہ ٹیڑھا کر کے بولا۔

اس نے گلاس ہاپکن کو دے دیا۔ جس نے ایک سلوفین کی تھیلی میں حفاظت سے رکھ لیا۔

"او۔ کے رنگین،، جان بوس نے سختی سے پوچھا۔" اس عورت سے تمہارے کیا

تعلقات ہیں۔"

"کچھ بھی نہیں"، میں اس سوال کی توقع کر رہا تھا۔ "میرے لئے وہ محض میرے ایک گاہک کی بیوی تھی۔"

"صرف ایک گاہک کی بیوی"، بوس نے طنز کیا "میں بتاتا ہوں کہ وہ تمہارے لئے کیا ہے۔ تم ڈیلانی کے پاس ٹی وی فروخت کرنے آتے اور اس کی بیوی کو دیکھ کر لٹو ہو گئے اس میں تمہارا قصور نہیں تھا۔ وہ اتنی حسین ہے۔ کہ تمہاری جگہ میں ہوتا۔ تو شاید میں بھی یہ ہی کرتا۔ تم نے دیکھا کہ اس کا شوہر اپاہج ہے۔ اور تم نے موقع سے فائدہ اٹھانے کا ارادہ کر لیا۔ کیوں"

میرا دل چاہ رہا تھا۔ کہ اس کے بھوے ہوئے چہرے پر ایک زور کا گھونسا رسید کروں مگر میں نے ضبط کیا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ وہ یہ چٹکیاں اس لئے لے رہا ہے کہ میں غصہ میں بھر کر کوئی ایسی بات کہہ بیٹھوں جو اس کیلئے مفید ہو۔

"تمہارا خیال غلط ہے۔ وہ میرے لئے کچھ نہیں ہے" میں نے پرسکون لہجہ میں جواب دیا "تو کیا تم قسم کھا کر کہہ سکتے ہو۔ کہ تم اسے کبھی باہر لے کر نہیں گئے۔ کبھی اس سے تنہائی میں نہیں ملے۔ کبھی پیار و محبت کی باتیں نہیں کیں۔"

مجھے میکلین کا کہنا یاد تھا۔ اگر اس وقت میں نے جھوٹ سے کام لیا۔ اور بعد میں یہ خلاف ثابت ہوا۔ تو گلڈا اور میرے دونوں کیلئے اس کے اثرات بہت تباہ کن ہو سکتے تھے مگر میں محسوس کر رہا تھا۔ کہ اگر اس وقت میں نے اس بات کا اعتراف کر لیا۔ تو جان بوس ایسا شخص ہے۔ کہ وہ باقی داستان بھی میرے منہ سے اگلوا لے گا۔ مجھے یہ خطرہ مول لینا ہی پڑا کہ اگر وہ معلوم کر سکتا ہے۔ تو خود معلوم کرے مگر میں اسے کچھ نہیں بتاؤں گا۔

"ہاں میں قسم کھاکر کہتا ہوں،" میں نے جواب دیا۔ "وہ میرے لئے کچھ نہیں ہے،"

وہ بڑی دیر تک مجھے گھورتا رہا۔ پھر ایک دم دوسری طرف گھوم گیا۔

"تمہاری اپنی بہتری کے خیال سے میں امید کرتا ہوں رنگین کہ تم مجھ سے جھوٹ نہیں بول رہے ہو،" اس نے کہا۔ "میں اسکی تحقیقات کروں گا۔ اور اگر مجھے معلوم ہوگیا۔ کہ تم نے مجھ سے غلط بیانی کی تھی۔ تو تم خود کو اعانت قتل کے جرم کی جوابدہی کے لئے تیار رکھنا۔ اگر میں تمہیں کم سے کم پندرہ سال کیلئے جیل نہیں بھجوا سکا تو اپنی ملازمت سے استعفٰے دیدوں گا۔"

میں اب اس کیفیت میں تھا۔ جہاں آدمی کو اپنے نقصان یا فائدے کی کوئی پرواہ نہیں رہ جاتی۔

"جہنم میں جاؤ لیفٹیننٹ،" میں نے انتہائی غصہ سے جوابدیا۔ "میری طرف سے تمہیں پوری اجازت ہے۔ کہ جس طرح چاہو تحقیقات کر لو۔ تم کبھی میرے خلاف ایک بات بھی ثابت نہیں کر سکو گے۔"

"دیکھا جائیگا۔" جان لوس نے ترشی سے کہا۔ اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

۲

دو دن بعد مجھے میکلین کا فون ملا۔

"ہنٹ کیس کی پیروی کیلئے آمادہ ہوگیا ہے۔" اس نے بتایا۔ "وہ تم سے اس سلسلے میں گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ کیا تم آج صبح گیارہ بجے اس کے آفس میں اس سے ملاقات کر سکتے ہو؟"

"ضرور"، میں نے جواب دیا۔ میکلین نے اس کے جواب میں ہنٹ کے دفتر کا پتہ دیا اور ریسیور رکھ دیا۔

مسٹر ہنٹ کا دفتر لاس اینجلز کے ایک مشہور کاروباری علاقے میں واقع تھا۔ میں اس سے ذاتی طور پر کبھی نہیں ملا تھا۔ مگر اس کی شہرت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے تعجب ہوا۔ وہ میرے تصور سے کہیں زیادہ مختلف ثابت ہوا۔ دبلا پتلا کمزور اور منحنی سا۔ عمر کے حساب سے وہ پچاس اور ساٹھ سال کے درمیان کہیں بھی ہو سکتا تھا۔ اس کے زرد اور جھریوں بھرے چہرے کو دیکھ کر کوئی یہ گمان نہیں کر سکتا تھا کہ وہ فوجداری جرائم کا مشہور وکیل ہے۔ جو گذشتہ دس سال سے سرکاری وکیلوں کیلئے درد سر بنا ہوا ہے۔ البتہ اس کی چھوٹی نیلی آنکھیں اور ان میں ذہانت کی تیز چمک دیکھ کر انسان کو اپنی رائے تبدیل کرنا پڑتی تھی۔ مجھے وہ آنکھیں ایسی محسوس ہوتی تھیں۔ جو ہر چہرے کا اوپری سطح سے گذر کر اس کے اندر کا حال ٹٹولنا بھی جانتی ہوں۔ ایسی آنکھیں جن سے نظر ملا کر کوئی شاید ہی اپنے دل کا کوئی راز زبان تک آنے سے محفوظ رکھ سکے۔

"بیٹھ جاؤ مسٹر ریگن"، اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ہاتھ ملانے کی اس نے کوئی کوشش نہیں کی "میں مسز ڈیلانی کے کیس کا بغور مطالعہ کر چکا ہوں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اس کے مقدمے کے اخراجات ادا کرنے کی ذمہ داری لی ہے"

"درست ہے" میں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں"، اس نے اپنی چمکیلی نظریں مجھ پر گاڑتے ہوئے سوال کیا۔

"یہ میرا معاملہ ہے"، میں نے سخت لہجہ میں کہا "تم یہ بتاؤ کہ بل کتنا ہوگا"

"لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ میں مسز ڈیلانی کو بری کرانے میں کامیابی حاصل کروں تو پھر

یہ معاملہ بھی ہے ،، ہنٹ نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے جواب دیا "ٹھہرو
میں تمہیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں" یہ اس وقت کی بات ہے. جب مجھے ایک فوجداری
وکیل کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے زیادہ نہیں گذرے تھے .کہ مجھے اپنی بدقسمتی سے ایک کیس
میں نیشنل فیڈیلیٹی انشورنس کمپنی کے مسٹر میڈکس کے خلاف مقدمہ کی پیروی کرنا پڑی.
میں ایک ایسے شخص کی وکالت کر رہا تھا جس پر اپنی بیوی کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ اس کی
بیوی نے لائف انشورنس پالیسی خریدی ہوئی تھی۔ جس کا روپیہ اس کی موت پر میرے موکل کو
ملنا تھا ۔سرکاری وکیل کا کیس میرے موکل کے خلاف کچھ ایسا زیادہ مضبوط نہیں تھا
مجھے یقین تھا۔ کہ میں اسے بری کرالوں گا۔ مگر یہ میری غلط فہمی تھی .جب میڈکس نے
گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر اپنا بیان دینا شروع کیا۔ اور اپنی چھٹی حس کے بارے
میں. بڑے موثر انداز میں جیوری کو بتایا۔ کہ وہ کس طرح ایک بوگس کلیم کو پہچان لیا کرتا
ہے۔ تو میں نے محسوس کر لیا کہ جیوری کا رحجان میرے موکل کے خلاف ہونے لگا ہے۔ اس نے
اپنے بیان سے جیوری کے ذہن میں اتنا شبہ پیدا کر دیا۔ کہ میرے موکل کو موت کی سزا سنا دی
گئی ۔ اس کے بعد اپنے طویل دور وکالت میں مجھے مزید تین مرتبہ میڈکس کا سامنا کرنا پڑا! اور
ہر مرتبہ اس کے ہاتھوں شکست اٹھانا پڑی. نتیجہ یہ کہ اب مجھے اس حقیقت کا اعتراف
کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ ایک بہترین گواہ ہے ۔ اور ایسے طریقہ پر گواہی دینا جانتا ہے۔ کہ جیوری کو کسی
بھی پوائنٹ پر اپنا ہم خیال بنا سکے ۔ ایک ایسے مجرم کیلئے جس پر قتل کا الزام عائد کیا گیا ہو۔ میڈکس
کا وجود ایسا خطرہ ہے۔ جس سے کوئی پناہ نہیں مل سکتی ۔میڈکس مجھے ہر کیس میں شکست دینے
میں اسلئے کامیاب ہو سکا۔ کہ ہر کیس میں وہ حیرت انگیز طور پر راستی پر ہوتا تھا۔ اس کی
عجیب و غریب چھٹی حس اب تک کسی ایک کیس میں بھی غلط ثابت نہیں کی جاسکی ہے۔ وہ

اب تک گیارہ آدمیوں اور پانچ عورتوں کو موت کی کرسی پر بٹھا چکا ہے۔ اور اس بات نے اسے اتنی شہرت دی ہے۔ جس کا کوئی توڑ کرنا قریب ناممکن ہے۔ عوام پریس اور جیوری کے لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب کبھی وہ سرکاری وکیل کے ساتھ کسی مقدمہ میں پیش ہوتا ہے۔ تو اس کا صرف ایک ہی مطلب ہے۔ کہ جس فرد پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ وہ واقعی مجرم ہے"

ہنٹ نے ایک لمحہ کیلئے رک کر میز پر اپنی انگلیاں بجاتے ہوئے میری طرف غور سے دیکھا۔

"وہ اب تک اس وجہ سے غلط ثابت نہیں کیا جا سکا۔ کہ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ درست کہتا ہے۔ اس کیس میں وہ کہتا ہے کہ ڈیلائی کو قتل کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ کہ اسے واقعی قتل کیا گیا ہے۔ جب میں کسی ملزم کی وکالت کرتا ہوں۔ تو میرا کام یہ ہے۔ کہ اسے اس الزام سے بری کراؤں جو اس پر عائد کیا گیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس نے واقعی وہ جرم کیا ہے۔ یا نہیں۔ یہاں تک کہ یا تو اُسے آزاد کرا لوں یا پھر اسے سزا ہو جائے۔ یہ سب باتیں میں تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ اگر اس مرتبہ مجھے میڈکس کو غلط ثابت کرنا ہے۔ تو اُس کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ مجھ سے کسی معاملے میں کوئی جھوٹ نہ بولا جائے۔ کوئی بات نہ چھپائی جائے۔ جو کچھ تم مجھے بتاؤ گے۔ وہ اس کمرے کی دیواروں سے باہر نہیں جائیگا۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم کیا بتانا چاہتے ہو۔ کیا نہیں۔ اگر تم اسے بتانا چاہتے ہو۔ تو تمہیں کوئی ایک بات چھپا کر نہیں رکھنا ہوگی۔ کسی ایک بات میں بھی جھوٹ نہیں بولنا ہوگا۔ ایک بات اور تم مجھے سب کچھ بتا دو پھر بھی میں یہ گارنٹی نہیں دے سکتا۔ کہ میں اسے ضرور بچا لوں گا۔

میں اب تک تین مرتبہ میڈکس کے ہاتھوں زک اٹھا چکا ہوں اور اس مرتبہ اسے شکست دینے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ میں اپنی کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا۔ مجھے اسکی پرواہ نہیں کہ مسز ڈبلانی نے اپنے شوہر کو قتل کیا ہے۔ یا نہیں۔ مگر میں اپنے جسم و جان کی تمام صلاحیتوں سے یہ ضرور ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میڈکس بھی غلطی کر سکتا ہے۔ ایک مرتبہ بھی میں اس کا طلسم توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ تو پھر کوئی جیوری اس کی باتوں پر اس طرح آنکھ بند کر کے ایمان نہیں لایا کرے گی۔ جس طرح پہلے کی جیوریاں لاتی رہی ہیں۔ اور یہ بات میرے آئندہ مقدموں کیلئے ایک نیک فال ثابت ہو گی چنانچہ اگر تم کچھ چھپا رہے ہو۔ تو یہ موقع ہے کہ اس کا بلا کم و کاست اظہار کر دو،،

میں صرف تین سیکنڈ کے لئے ہچکچایا۔ اور پھر میں نے اُسے سب کچھ بتا دیا۔ میں نے اسے ساری داستان کہہ سنائی اس وقت سے لیکر جب میں پہلی مرتبہ گلڈا سے ملا۔ اور اس وقت تک جب میں نے آخری مرتبہ اسے پہاڑی سڑک پر کار میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے کوئی ایک بات بھی اس سے چھپا کر نہ رکھی۔ اور جب میں اپنی بات ختم کر چکا۔ تو بڑا سکون محسوس کر رہا تھا۔

ہنٹ خاموشی سے میری کہانی سنتا رہا۔ اس کی نظریں میز پر رکھے ہوئے ایک پیپر ویٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ مگر ذہن پوری طرح میری باتوں کی طرف متوجہ تھا جب میں سب کچھ بتا چکا۔ تو وہ اپنی کرسی سے اٹھا۔ اور ادھر اُدھر ٹہلنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ پتلون کی جیبوں میں تھے۔ اور چہرہ پہلے سے بھی زیادہ زرد نظر آ رہا تھا۔

،،اس شخص کی چھٹی حس انسانی سمجھ سے بالاتر کوئی چیز معلوم ہوتی ہے،، اس نے

ٹہلتے ہوئے کہا۔

"مگر گلڈا نے ڈیلانی کو قتل نہیں کیا۔ اس نے خودکشی کی ہے۔" میں نے احتجاج کیا۔

"یہ تمہاری بدقسمتی تھی۔ کہ تم ایک ہوشیاری سے پھیلائے ہوئے جال میں پھنس گئے" ہنٹ نے جواب دیا "یہ صریحاً قتل ہے۔ اور میڈکس نے ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر اُسے بہت پہلے پہچان لیا۔ جو کچھ تم نے مجھے بتایا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر یہ عدالت کے سامنے آجاتے تو مسز ڈیلانی کیلئے موجودہ صورتحال سے کہیں زیادہ تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ سرکاری وکیل ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ ڈیلانی عادی شراب نوش تھا۔ وہ اس ملازمہ کے ذریعے جو وہاں کام کرتی تھی۔ یہ ثابت کریگا۔ کہ ڈیلانی صبح سے جو پینا شروع کرتا تھا۔ تو رات تک پیتا رہتا تھا۔ وہ ثابت کریگا۔ کہ مسز ڈیلانی نے اسکی شراب میں سائنائڈ ملا دیا۔ جس نے ڈیلانی کو فوراً ختم کر دیا۔ اب جبکہ تم گلاس پانے کی داستان لے کر سامنے آئے ہو۔ سرکاری وکیل یہ موقف اختیار کرے گا۔ کہ مسز ڈیلانی نے گلاس کو دھو کر اور اس میں ایک مرتبہ بغیر زہر کے وہسکی انڈیل کر اور پھر خالی کر کے ڈیلانی کے قریب ڈال دیا تھا۔ تم نے غیر شعوری طور پر گلاس اٹھا کر اور اُسے کچن میں رکھ کر مسز ڈیلانی کا قتل کا منصوبہ بگاڑ کر رکھدیا۔ ورنہ وہ ٹی وی سیٹ کی پچھلی تختی کھول کر اور لوہے والا اسکرو ڈرائیور ڈیلانی کے قریب ڈال کر یہ دکھانا چاہتی تھی۔ کہ وہ بجلی کے کرنٹ سے مرا ہے۔ اس طرح وہ انشورنس پالیسی کی رقم وصول کرنا چاہتی تھی۔ ایسی صورت میں اگر یہ معلوم ہوگیا۔ کہ تم اور وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ تو میں مسز ڈیلانی کو بچانے کیلئے کچھ نہیں کر سکوں گا۔ اسے بری کرانے کیلئے مجھے یہ دکھانا پڑے گا۔ کہ وہ اپنے شوہر کی وفادار اور چاہنے والی بیوی تھی۔ اور چونکہ وہ دیوالیہ ہوگیا تھا۔ اور اسکی بیوی نے اُسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اسلئے اس نے

مایوس ہو کر اپنی زندگی ختم کر لی ،،

" اور حقیقت بھی یہ ہی ہے ۔ واقعات یقینی طور پر اسی طرح پیش آتے ہونگے "
میں نے پر جوش لہجہ میں کہا ۔

" یہ ابھی دیکھنا باقی ہے ۔" ہنٹ نے جواب دیا " بہر حال اب تم یہ معاملہ میرے ہاتھ میں
چھوڑ دو سب کچھ اس پر منحصر ہے کہ پولیس یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہوتی ہے یا نہیں ۔
کہ تم دونوں کے درمیان تعلقات قائم تھے ۔ اگر وہ کامیاب ہو گئی تو یہ تم دونوں کیلئے بہت برا
ہو گا ۔ اور اگر وہ کامیاب نہیں ہو سکی تب مسز ڈیلانی کے رہا ہونے کی امید کی جا سکتی ہے ۔ ایک بات
یاد رکھنا ۔ اگر وہ مجرم بھی ثابت ہو گئی ۔ تب بھی اُسے موت کی سزا نہیں ہو سکے گی ۔ زیادہ سے
زیادہ دس سال جیل کاٹنا پڑے گی ۔ اس لیے تم کوئی ایسی حماقت مت کرنا ۔ کہ پولیس کے پاس
جا کر گھبراہٹ میں ان تمام باتوں کا اعتراف کر لو ۔ اس سے اسے تو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا ۔ البتہ تم
جیل میں نظر آؤ گے ۔ سمجھ گئے ۔"

" سمجھ گیا ، تمہاری فیس کا کیا ہو گا ۔ میرا مطلب ہے تم ابھی لینا چاہتے ہو ۔ یا بعد میں "!
میں نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا ۔

" ابھی نہیں مقدمہ ختم ہونے کے بعد جب حالات ٹھنڈے پڑ جائیں تب تم مجھے
فیس ادا کر سکتے ہو ،" ہنٹ نے جواب دیا " ابھی تو میں عوام کو اور پولیس کو یہ تاثر دینا
چاہتا ہوں ۔ کہ مجھے اس مرتبہ میڈکس کے غلطی پر ہونے کا اتنا یقین ہے ۔ کہ محض اسے غلط
ثابت کرنے کیلئے میں کسی فیس کے بغیر مسز ڈیلانی کی پیروی کرنے پر تیار ہو گیا ہوں پولیس
والے میری اور میڈکس کی گذشتہ جھڑپوں کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں ۔ وہ اس بات
کی اچھی طرح تشہیر کریں گے ۔ اور جیوری بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے گی ۔ تم

اب سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں آج سہ پہر مسز ڈیلانی سے گفتگو کر لوں گا۔"

میں اپنے کیبن واپس آگیا۔ مقدمہ کے فوراً بعد مجھے ہنٹ کو دینے کیلئے پانچ ہزار ڈالر کا انتظام کرنا تھا۔ اور یہ رقم فراہم کرنے کیلئے مجھے اپنی ایک ایک چیز فروخت کرنا پڑیگی بنک میں تمام جمع شدہ پونجی شامل کرنا ہوگی۔ تب کہیں جا کر یہ بوجھ اترے گا۔ دوسرے الفاظ میں میں بالکل قلاش ہو جاؤں گا۔ مجھے گلن کیمپ چھوڑ کر کہیں اور جانا پڑے گا۔ اور چونکہ میں اپنا کاروبار شروع کرلے کی پوزیشن میں نہیں ہونگا اس لئے مجھے کہیں ملازمت تلاش کرنا پڑے گی۔

صورت حال کا پیشگی اندازہ لگانے کے بعد میں نے مناسب سمجھا۔ کہ ابھی سے میں اس کمپنی میں اپنی درخواست بھیجدوں جہاں میں اکثر وبیشتر اپنے بنائے ہوتے سیٹ فروخت کرتا رہا ہوں۔ یہ فرم میامی میں تھی۔ اور مجھے امید تھی۔ کہ وہ شائد میرے لیئے کوئی مناسب جگہ نکال سکیں۔

اس کے بعد چونکہ میرے پاس سوائے انتظار کرلے کے اور کچھ نہیں رہ گیا تھا اس لئے میں صبر سے انتظار کرنے لگا۔ میری شدید خواہش تھی۔ کہ میں گلڈا کو کم سے ایک خط ہی لکھ دوں مگر میں اسکی ہمت نہیں کر سکا۔ ان تمام باتوں کے باوجود وہ میرے دل و دماغ پر اسی طرح چھائی ہوئی تھی۔ اور میں اکثر راتوں کو بستر پر کروٹیں بدلتے ہوتے یہ سوچا کرتا تھا۔ کہ پتہ نہیں گلڈا میرے بارے میں اب کیا خیال رکھتی ہے۔ کیا وہ اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہے یا نہیں؟

۳۰

گلڈا کی گرفتاری کے پانچ ہفتہ بعد آخر ستمبر کی ایک گرم صبح کو عدالتی کارروائی کا آغاز ہ

یہ پانچ ہفتے میرے لئے ابتدا میں اضطراب انگیز تھے۔ لیکن جیسے جیسے دن گذرتے گئے۔ اور پولیس کی طرف سے میرے نام طلبی کا کوئی پروانہ نہیں آیا۔ تو مجھے کچھ اطمینان ہونے لگا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ وہ ریسٹورنٹ میں میرے اور گلڈا کے ساتھ ساتھ کھانے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکی تھی۔ ویسے یہ کہ میں بہر حال ایک اہم سرکاری گواہ تھا۔ اسلئے مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو مجھے گواہوں کے خاص کمرے میں کمرہ اجلاس سے علیحدہ رکھا گیا۔ اور کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ کہ ابتدائی اجلاس میں کیا کارروائی ہوئی۔

میرے ساتھ جو دوسرے گواہ اس کمرے میں موجود تھے۔ ان میں ڈیلانی کی ملازمہ ماریا بیٹرن جیفرسن۔ ڈاکٹر ملارڈ اور دوا ساز بھی شامل تھے۔ جس سے گلڈا نے سائنائڈ زہر خریدا تھا۔ ان کے علاوہ ایک اور شخص بھی تھا۔ جو دیکھنے میں کوئی ممتاز شخصیت معلوم ہوتا تھا۔ مگر جس سے میں بالکل واقف نہیں تھا۔ کمرے میں ہمارے ساتھ ایک پولیس افسر بھی موجود تھا۔ ہمیں آپس میں بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ ڈاکٹر ملارڈ کافی فکر مند اور پریشان سا محسوس ہوتا تھا۔

جیفرسن کی حالت بھی مختلف نہیں تھی۔ اس نے ایک مرتبہ مجھے دیکھ کر سر ہلانے کے بعد دوبارہ مجھ پر نگاہ نہیں ڈالی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ قصداً مجھے نظر انداز کر رہا ہو۔ میں جانتا تھا۔ کہ اس کے اس طرز عمل کی وجہ یہ ہے۔ کہ اسے شبہ ہو گیا ہے۔ کہ میرا کچھ نہ کچھ تعلق ڈیلانی کی موت سے ضرور ہے۔ اور یہ کہ یہ میں ہی تھا جس کی وجہ سے اسے اپنے عہدے سے استعفےٰ دینے پر مجبور ہونا پڑا۔

تقریباً ڈھائی بجے سہ پہر میری گواہی کا نمبر آیا۔ مجھ سے پہلے ڈاکٹر میلارڈ جیفرسن اور وہ دوا ساز اپنی گواہی دے چکے تھے۔ مجھے اجلاس کے کمرے میں لے جایا گیا۔ راستے میں میں نے اس آفیسر سے جو میرے ساتھ چل رہا تھا مقدمہ کی کارروائی کے بارے میں پوچھا۔ کہ کیسی

چل رہی ہے۔

"وہ شخص میڈکس ہے نا۔ یہ چوتھی مرتبہ ہے کہ اس کا مقابلہ ہنٹ سے ہو رہا ہے۔ اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس مرتبہ بھی بازی جیت جائیگا۔ تم نے اسکا بیان سنا ہوتا تو دیکھتے جب وہ اپنا بیان ختم کر کے کٹہرے سے اترا ہے۔ تو جیوری کے تمام ارکان مسز ڈیلانی کو گھور رہے تھے۔ اور کسی مقدمہ میں یہ سب سے برا علامت ہوتی ہے۔"

گلڈا کو دیکھے ہوئے تقریباً چھ ہفتے ہو چکے تھے۔ دل اُسے دیکھنے کیلئے بے تاب تھا مگر مجھے ہنٹ کی وارننگ یاد تھی۔ میں کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو میں نے دانستہ اسکی طرف دیکھنے سے احتراز کیا۔ یہاں تک کہ میں نے گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر حلف اٹھایا۔ اور پھر جب وہاں بچھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوں۔ تب پہلی مرتبہ اس پر ایک اچٹتی ہوئی سی نگاہ ڈالی مجھے یہ دیکھ کر ایک دھچکا سا لگا۔ کہ اس مختصر مدت میں اس کا چہرہ کتنا دُبلا اور کتنا زرد ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ حسین لگ رہی تھی۔

مگر گلڈا نے ایک مرتبہ بھی میری طرف نہیں دیکھا اور اس بات سے مجھے شدید تکلیف پہنچی۔ وہ بالکل ساکت و جامد ہنٹ کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ اور سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ میں نے جیوری کے ممبران پر نگاہ ڈالی ان سب کے چہرے جیسے کسی لاش کی طرح سپاٹ اور ہر قسم کے جذبات سے عاری تھے۔ انہوں نے میری طرف بڑی بور نظروں سے دیکھا۔

سرکاری وکیل اٹھا اور مجھ سے ٹی وی کے بارے میں سوالات کرنا شروع کر دیئے مجھے ایک مرتبہ پھر اپنا بیان دُہرانا پڑا۔ کہ کس طرح میں نے ڈیلانی کی لاش ڈرائنگ روم میں پائی

اور یہ سمجھا کہ وہ الیکٹرک شاک لگنے سے مرا ہے۔ اس کے بعد سرکاری وکیل نے مجھ سے گلاس کے بارے میں پوچھا۔ اب جیوری نے دلچسپی لینا شروع کی۔ میں نے دیکھا کہ اب وہ بڑی توجہ سے سوال و جواب سُن رہے ہیں۔

" مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ تم نے اور مسٹر ہرماس نے "ٹی وی" کی پچھلی تختی کھولنے کے بارے میں ایک تجربہ میں حصہ لیا تھا۔" سرکاری وکیل نے کہا "کیا تم جیوری کو اس تجربہ کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ گے۔"

"مسٹر ہرماس کا خیال تھا۔ کہ چونکہ مسٹر ڈیلانی اپاہج تھے۔ اور ان کا نچلا دھڑ قطعی مفلوج تھا۔ اس لئے وہ اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ٹی وی کی پچھلی تختی نہیں کھول سکتے تھے۔" میں نے جواب دیا "میں نے مسٹر ڈیلانی کی پہیوں والی کرسی پر بیٹھ کر تختی کے نچلے پیچ کھولنا چاہے اور دیکھا کہ میں بہ مشکل ہی وہاں تک اپنا ہاتھ پہنچا سکتا ہوں۔"

"کیا یہ حقیقت نہیں ہے" سرکاری وکیل نے کہا "کہ جب تم کو کرسی میں رسی سے کس دیا گیا۔ تو تم ان پیچوں تک پہنچنے میں قطعی ناکام رہے۔ اسی طرح جب تم سے فرش سے اسکروڈرائیور اٹھانے کیلئے کہا گیا۔ تو تم اُسے بھی نہیں اٹھا سکے۔"

"جی ہاں۔ یہ درست ہے" میں نے جواب دیا۔

مگر سرکاری وکیل شاید ابھی مطمئن نہیں ہوا تھا۔ اس نے مختلف انداز سے اس تجربہ کے بارے میں سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ اس کے ہر سوال کا مقصد یہ بات جیوری کے ذہن نشین کرنا تھا۔ کہ ڈیلانی کسی بھی صورت میں نہ ٹی وی کی پچھلی تختی علیحدہ کر سکتا تھا۔ اور نہ فرش پر پڑا ہوا اسکروڈرائیور اٹھا سکتا تھا۔ یہاں تک کہ جب اسے یقین ہو گیا۔ کہ جیوری اس پوائنٹ کو اچھی طرح سمجھ چکی ہے۔ تب اس نے میری جان بخشی کی۔

"بس مسٹر ریگن مجھے تم سے یہی سوالات کرنا تھے،، اس نے کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ہنٹ کی طرف دیکھا۔ مگر ہنٹ نے کرسی سے اٹھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی۔ وہیں سے بیٹھے بیٹھے کہدیا۔ کہ اسے سردست مجھ سے کوئی سوال نہیں کرنا ہے۔ لیکن یہ کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو وہ مجھے بعد میں بلائیگا۔

اس کے بعد مجھے پھر عدالت کے کمرے سے نکال کر گواہوں کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ بعد میں مجھے نگرانی کرنیوالے آفیسر سے معلوم ہوا کہ میرے بعد ہرماس کو گواہی کیلئے بلایا گیا تھا۔ اور اسے بھی اسی تجربہ کی داستان سنانے کیلئے کہا گیا۔ سہ پہر کو چار بجے کے قریب دوبارہ عدالت میں میری پکار پڑی۔ اسوقت کمرہ عدالت کی فضا بڑی سنسنی خیز اور ہیجان انگیز سی ہو رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ موٹا سا ممتاز شخصیت نظر آنیوالا آدمی گواہوں کے کٹہرے میں موجود ہے اور ہنٹ اس سے سوالات کر رہا ہے۔ اس نے ہنٹ کو بتایا۔ کہ اس کا نام ہنری ہے اور یہ کہ وہ ریڑھ کی ہڈی کی بیماری کا ماہر ہے۔ اس نے بیان کیا کہ ڈیلانی اس کا مریض تھا۔ اور کافی دن زیر علاج رہ چکا تھا۔

اس نے بیان کیا کہ ڈیلانی کے اپاہج ہونے کے بارے میں کوئی بات غیر معمولی نہیں تھی۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ آئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں اسکا نچلا دھڑ بالکل مفلوج اور بیکار ہو گیا تھا اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ اس طرح کے کار کے حادثے میں زخمی ہونیوالے عموماً اس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

"معزز سرکاری وکیل نے اس بارے میں بڑی تفصیل سے کام لیا ہے۔ کہ ڈیلانی ٹی وی کی تختی کے نچلے پیچوں تک نہیں پہنچ سکتا تھا،، ہنٹ نے کہا۔" اور یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس پر میری موکلہ کے خلاف ایک فرضی جرم کی داستان گھڑی گئی ہے۔ اس لئے میں اس بات کو

ذرا وضاحت سے جاننا چاہتا ہوں۔ مجھے بتاؤ ڈاکٹر۔ کہ تمہارے خیال میں کیا ڈیلانی کیلئے اپنی کرسی میں بیٹھے ہوئے ان پیچوں کو کھولنا بالکل ناممکن تھا۔ "

"ہاں ۔ میرے نزدیک ڈیلانی کیلئے ان پیچوں کو کھولنا کیا ان تک اپنا ہاتھ لے جانا بھی قطعی ناممکن تھا۔" ڈاکٹر ہنری نے جوش کے ساتھ کہا۔

یہ جواب سُن کر عدالت میں سرگوشیاں سی پھیل گئیں۔ اور سرکاری وکیل یہ خیال کرتے ہوئے۔ کہ مینٹ اس کے بچھائے ہوئے دام میں از خود آ پھنسا ہے۔ بڑی شان سے اکڑا بیٹھا تھا۔

مگر مینٹ اس صورت حال سے ذرا بھی پریشان نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر ہنری کا شکریہ ادا کیا۔ اور درخواست کی کہ وہ گواہوں کے کٹہرے سے نیچے تشریف لے آئیں۔ مگر ابھی عدالت کے کمرے سے باہر نہ جائیں۔ اس کے بعد وہ جیوری کی طرف گھوما۔ اور بڑے ڈرامائی انداز میں کہا۔ کہ اب اسے یقین ہو گیا ہے۔ کہ ڈیلانی نے خودکشی کی تھی۔ وہ ایک عادی شراب نوش تھا۔ اور اسکی فضول خرچیوں نے اسے عملاً دیوالیہ کر دیا تھا۔ ایک رات قبل اس کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس نے اپنی بیوی کو بڑی سنگدلی سے مارا۔ اس کی وفادار بیوی جو چار سال سے اسکی بدمزاجی کو برداشت کرتی چلی آرہی تھی۔ ایک لمحہ کیلئے اپنی قوت برداشت کھو بیٹھی تھی! اور اس نے اپنے شوہر کو چھوڑنے کا ارادہ کر لیا۔ اور اس نے اس ارادے کا اظہار ڈیلانی پر بھی کر دیا۔ دوسری صبح کو ان کے درمیان پھر جھگڑا ہوا۔ جس کے بعد اس کی بیوی اسے چھوڑنے کے ارادے سے گھر سے چلی گئی۔ تنہا رہ جانے پر ڈیلانی کو

احساس ہوا۔ کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ دولت جانے کے بعد ایک اس کی وفادار بیوی ہی ایسی تھی۔ جس کے سہارے وہ اپنی اپاہج زندگی کے باقی دن گذار سکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی حماقت سے اسے بھی کھو دیا۔ یہ پچھتاوا اور بے سہارا رہ جانے کا احساس اس کے ضمیر کیلئے ناقابل برداشت بوجھ بن گیا اور اس نے اس اپنی مایوسی اور دل شکستگی کے عالم میں اپنی زندگی ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ اگر وہ ایسے حالات پیدا کر جائے جس سے اسکی موت ٹی وی کے کرنٹ سے ہونا ظاہر ہو۔ تو اسکی مظلوم اور ستم رسیدہ بیوی کو کم سے کم انشورنس کے پانچ ہزار ڈالر ضرور مل جائیں گے۔ اور یہ وہ کم سے کم کفارہ ہے۔ جو وہ بیوی کے ساتھ ظلم و زیادتی روا رکھنے کے عوض ادا کر سکتا ہے۔

میں دیکھ رہا تھا۔ کہ جیوری اس نظریئے سے بالکل بھی متاثر نہیں ہوتی ہے۔ اس کے ذہن میں سرکاری وکیل کا پیدا کیا ہوا یہ شبہ موجود ہے۔ کہ خواہ کچھ بھی سہی۔ لیکن ڈیلانی کسی طرح بھی نہ پچھلی تختی کھول سکتا تھا۔ اور نہ فرش سے اسکرو ڈرائیور اٹھا سکتا تھا۔ اچانک ہینٹ نے کہا۔

"معزز اراکین جیوری میں ابھی آپ کو ایک عملی مظاہرے کے ذریعہ یہ دکھاؤں گا۔ کہ ڈیلانی آخر کس طرح ٹی وی کی پچھلی تختی کھولنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اور یہ کہ اس نے وہ اسکرو ڈرائیور کس طرح حاصل کیا تھا۔ میں اب ڈاکٹر مہنری کو دوبارہ کٹہرے تک آنے کی زحمت دوں گا۔"

جس وقت ڈاکٹر مہنری گواہوں کے کٹہرے کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ جیوری کے ممبران کے طرز عمل سے کچھ دلچسپی کا اظہار ہونے لگا ہے۔ اور سرکاری وکیل کچھ

فکر مندی کے ساتھ ہنٹ کو گھورنے لگا ہے۔

"ڈاکٹر۔ تین دن پہلے میں نے آپ سے فون پر کوئی درخواست کی تھی،" ہنٹ نے ڈاکٹر ہنری کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "کیا آپ عدالت کو بتائیں گے۔کہ وہ درخواست کیا تھی۔"

"تم نے مجھ سے ایک ایسے مریض کو تلاش کرنے کیلئے کہا تھا۔جو بالکل ڈیلانی کی طرح اپاہج ہو۔" ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"پھر کیا آپکو کوئی ایسا مریض مل گیا؟"

"یقیناً یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی۔میرے پاس آجکل بھی ایسے چھ مریض زیر علاج ہیں جو بیماری کی نوعیت کے اعتبار سے بالکل ڈیلانی کی طرح اپاہج ہیں۔"

اس پر ہنٹ نے جج صاحب سے اس مریض کو پیش کرنے کی اجازت چاہی جسے اس کے عملی مظاہرے میں شریک ہونا تھا۔اس پر فوراً سرکاری وکیل نے اٹھ کر اعتراض کیا۔کہ ایسی اجازت دینا قانونی طور پر غلط ہوگا۔اس کے بعد ہنٹ جج اور سرکاری وکیل کے درمیان قانونی دلیلوں کی ایک بحث شروع ہو گئی۔آخرکار یہ فیصلہ ہوا۔کہ سرکاری وکیل کو ڈیلانی اور اس مریض کی طبّی رپورٹ وغیرہ دیکھنے کی اجازت دی جائے گی جسے ہنٹ تجربہ میں پیش کرنا چاہتا ہے۔اور یہ کہ سرکاری وکیل تجربہ کے دوران اپنا ایک ڈاکٹر لانے کا مجاز ہوگا۔جو اس مریض کا اور تجربہ کا جائزہ لے گا۔اور یہ کہ مظاہرہ ٹھیک اسی ماحول اور حالات میں کیا جائے گا۔جہاں ڈیلانی نے کیا تھا۔

اس فیصلہ کے بعد عدالت کا اجلاس دوسرے دن تک کے لئے

برخاست کر دیا گیا۔

۴

دوسرے دن ڈیلانی کے کیبن میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد جمع تھی۔ جج۔ جیوری دونوں وکلاء کے علاوہ دو ماہر ڈاکٹر بھی حاضر تھے۔ ان کے علاوہ جان بوس۔ میڈکس اور میں خود بھی حاضرین میں شامل تھے۔ ڈیلانی کی کرسی پر ایک دبلا پتلا شخص بیٹھا تھا۔ جس کا نام ہولمین تھا۔ ہنٹ نے اس سے کہا کہ وہ اسٹور روم جائے اور دیکھے کہ وہ الماری کے اوپری خانے سے اسکرو ڈرائیور حاصل کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔ ہولمین کرسی کے پہیئے چلاتا ہوا راہداری سے اسٹور روم میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے تمام متعلقہ افراد تھے جو اسکی ایک ایک حرکت کو بڑی توجہ سے دیکھ رہے تھے۔

ہم سب نے دیکھا۔ کہ ہولمین نے کونے سے ہک والی چھڑی اٹھائی کرسی کو الماری کے پاس لے گیا چھڑی کا ہک اوزاروں کے بکس کے کنڈے میں پھنسایا پھر نظروں سے فاصلہ کا اندازہ کرتے ہوئے بکس کو کھینچ لیا بکس سیدھا اسکی گود میں گرا گئی اوزار نکل کر نیچے گر پڑے مگر دونوں اسکرو ڈرائیور اس کی گود میں ہی رہے۔

"آپ حضرات نے دیکھا"، ہنٹ پر جوش لہجہ میں بولا" بات کتنی آسان تھی اسکرو ڈرائیور فرش پر گرا ہی نہیں تھا۔ جو اُسے اٹھانے کی نوبت آتی"۔

اسی پر بس نہ کر کے اس نے ہولمین سے یہ ہی تجربہ پانچ مرتبہ دہرانے کو کہا۔ اور ہر مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ کہ اسکرو ڈرائیور ہولمین کی گود میں آکر گرے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ سرکاری وکیل اضطراب سے کبھی اس پیر اور کبھی اس پیر پر کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور

جیوری کے ممبران ایک دوسرے کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔

"آیئے حضرات"، ہنٹ نے کہا "اب ہم دیکھیں گے کہ ٹی وی کی پچھلی تختی نکالی جاسکتی ہے۔ یا نہیں۔"

ہم سب ہولمین کے پیچھے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئے۔ ہولمین اپنی کرسی ٹی وی سیٹ کے قریب لے گیا۔

"مسٹر ہولمین ذرا کوشش کرو کہ تمہارے ہاتھ نچلے دو پیچوں تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں"، ہنٹ نے کہا۔

ہولمین نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ مگر پیچ تقریباً اٹھارہ انچ کے بقدر دور تھے۔

"یہ ناممکن ہے"، اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے"، ہنٹ نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا "میں چاہتا ہوں کہ اب تم اپنے آپ کو اُس مایوس و دل شکستہ انسان کی طرح سمجھو جسے زندگی سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہ گئی ہے۔ اور تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ خواہ یہ حرکت تمہیں کتنی تکلیف پہنچائے کتنی ہی دشوار اور ناممکن ہو۔ لیکن تمہیں بہرحال ان دو پیچوں تک پہنچنا ہے۔ کیونکہ تم ان پیچوں کو نکالنے کے بعد اپنی زندگی ختم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہو۔"

پانی کا ایک گلاس بھر کر ہولمین کے قریب ایک چھوٹی میز پر رکھ دیا گیا تھا۔

"ہاں۔ آگے بڑھو اور پھر کوشش کرو"، ہنٹ نے کہا۔

کمرے کی فضا میں دفعتاً ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ ہر شخص کی نظریں ہولمین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ ایک مرتبہ پھر اپنی کرسی ٹی وی کے قریب لے گیا۔ پھر اس نے اپنے ہاتھ کرسی کے ہتھوں پر رکھے اور زور لگا کر اپنا اپاہج دھڑ کرسی کی سیٹ پر چند انچ آگے کھسکایا۔ چند لمحہ وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ پھر اپنا سر آگے کی طرف جھکاتے ہوتے اس نے کرسی کو پیچھے کی جانب دھکا دیا۔ کرسی اس کے نیچے سے سرک گئی۔ اس سے پہلے کہ کوئی شخص آگے بڑھتا ہولمین ہاتھوں کے بل فرش پر آ رہا۔ ایک پولیس افسر آگے بڑھا مگر ہنٹ نے اُسے روک دیا۔

فرش پر گرنے کا صدمہ ہولمین کیلئے یقیناً تکلیف دہ تھا کیونکہ وہ کئی لمحہ تک بے حس و حرکت ٹی وی کے قریب منہ نیچا کیے پڑا رہا۔ ہنٹ آگے بڑھا اور اس کے قریب جا کر پوچھا۔

"تم ٹھیک تو ہو مسٹر ہولمین"

"ہاں۔ میں بالکل ٹھیک ہوں"، جواب ملا۔

اور اس کے بعد اس اپاہج انسان نے فرش پر آہستہ آہستہ رینگنا شروع کیا ٹی وی تک پہنچکر اس نے فرش پر گرا ہوا اسکروڈرائیور اٹھایا۔ اور نچلے پیچ کھولتے ہوتے پچھلی تختی علیحدہ کر دی۔ جہاں وہ اس وقت موجود تھا۔ وہاں سے یہ کام ذرا بھی مشکل نہیں تھا۔ تختی اتار کر وہ فرش پر لڑھکتا ہوا چھوٹی میز تک گیا۔ گلاس اٹھا کر پانی پیا اور گلاس کو ہاتھ سے چھوڑتے ہوئے فرش پر اوندھے منہ بے حس و حرکت پڑ گیا۔

" ایک منٹ اسی طرح رہنا مسٹر ہولمین "، ہنٹ نے کہا اور پھر میری طرف دیکھا " مسٹر ریگن یہاں آؤ "

میں آگے قدم بڑھا کر ہنٹ کے قریب آگیا۔

" اس شخص کو دیکھو اور بتاؤ کہ کیا تم نے ڈیلانی کی لاش کو اسی طرح پڑا ہوا پایا تھا۔ "، ہنٹ نے کہا۔

" ہاں " میں نے ہولمین کی طرف دیکھتے ہوتے جواب دیا۔" میں نے ڈیلانی کی لاش بالکل اسی طرح فرش پر پڑی ہوئی دیکھی تھی۔ "

اور میرا جواب مقدمہ کی کارروائی کا سب سے زیادہ فیصلہ کن موڑ تھا۔

اسی سہ پہر کو مقدمہ کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی۔ سرکاری وکیل نے اپنے مقدور بھر کوشش کی۔ مگر وہ خود بھی جانتا تھا۔ کہ جنگ ہاری جا چکی ہے۔ ہنٹ نے جیوری کے ذہن میں کافی شبہ پیدا کر دیا تھا۔ پھر اسکی آخری تقریر نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔ اس نے اپنی تقریر کے آخر میں کہا کہ کوئی انسان جسے ذرا بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہو گا۔ اتنی کمزور شہادتوں پر اسکی موکلہ کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتا۔ اور وہ جیوری کے معزز ممبران سے اس کی باعزت رہائی کا مطالبہ کرتا ہے۔

جیوری دو گھنٹے میں ایک فیصلہ پر پہنچ کر باہر آگئی۔ جب وہ باہر آئے تو ان سب کی نظریں گلڈا پر تھیں۔ اور میں سمجھ گیا۔ کہ اسے رہا کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جیوری کے فورمین نے فیصلہ کا اعلان کیا۔ کہ وہ سب متفقہ طور پر اس نتیجہ

پر پہنچے ہیں۔ کہ ملزمہ بے گناہ ہے۔ عدالت میں ایک ہنگامہ سا مچ گیا۔ گلاڈا ہنٹ کے قریب کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل سفید پڑا ہوا تھا۔ اور میں دیکھ سکتا تھا۔ کہ اس کی سانسیں بے ربط اور تیز ہیں۔ پھر جب وہ کمرہ عدالت سے باہر نکلی تو اس نے ایک مرتبہ بھی نظر اٹھا کر میری طرف نہیں دیکھا۔ میں اس کی طرف تیز قدموں سے بڑھا بھی۔ مگر ہجوم میں اس تک نہ پہنچ سکا۔

میں باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کہ میڈکس سے ٹکرا گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔

"وہ ترکیب بڑی ہوشیاری سے روبہ عمل میں لائی گئی تھی"، اس نے کہا۔ "کوئی شک نہیں۔ کہ عورت بڑی خوش قسمت ہے۔ دونوں مرتبہ صاف بچ نکلی۔ بہرحال اب وہ انشورنس کمپنی سے تو رقم نہیں لے سکے گی۔ اور میرا تعلق صرف اسی قدر تھا۔ کہ وہ میری کمپنی کو فریب نہ دے سکے"

اسی وقت ہنٹ بھی آگیا۔

"اس مرتبہ تمہاری چھٹی حس تمہیں دھوکہ دے گئی" اس نے فتح یابی کی مسکراہٹ کے ساتھ کہا "میں نے اسے آزاد کرا لیا۔ "

"دھوکا دے گئی" میڈکس نے بُرا سا منہ بنایا۔" اسے ایک قانونی چالاکی سے بری کرایا گیا ہے۔ میرا اندازہ کبھی غلط نہیں

ہوتا۔ میں اب بھی کہتا ہوں، کہ ڈیلانی قتل کیا گیا ہے۔ اور وہ اس کی قاتلہ ہے۔"

اور پھر ہنٹ کو حیرت سے گھورتے چھوڑ کر میڈکس تیز قدموں سے آگے بڑھ گیا

نواں باب

۱

مجھے میامی کی ریڈیو اینڈ ٹیلیویژن کمپنی کی جانب سے جوابی خط ملا کہ وہ مجھے اپنی فرم میں بڑی خوشی سے جگہ دے سکتے ہیں۔ اگرچہ جو تنخواہ پیش کی گئی تھی۔ وہ اس سے کم تھی جو میں خود کما رہا تھا۔ لیکن میں نے ملازمت قبول کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ کہ اسطرح کم سے کم مجھے کیلیفورنیا سے نکلنے اور ایک نئے ماحول میں جدوجہد کرنے کا اچھا موقع مل رہا تھا۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک مجھے کوئی بہتر موقع ملے یہ ملازمت میری کفالت تو کر سکتی تھی۔

میری دلی خواہش تھی کہ گلڈا میرے ساتھ میامی چلے مگر مجھے کچھ معلوم نہیں تھا۔ کہ وہ لاس اینجلز میں کہاں ٹھہری ہوئی ہے۔ عدالت سے فارغ ہو کر جیسے ہی میں اپنے کیبن پہنچا۔ میں نے مسٹر میکلین کو فون کیا۔ اور اس سے پوچھا کہ میں گلڈا کو کہاں تلاش کر سکتا ہوں۔ مگر اس کا جواب بیحد حوصلہ شکن تھا۔

"میں تمہیں مسز ڈیلانی کا پتہ نہیں دے سکتا۔" اس نے درشت لہجہ میں جواب دیا۔ "وہ چند گھنٹے پہلے نیویارک جا چکی ہے البتہ اگر تم اسے کوئی خط وغیرہ لکھنا چاہو تو میری معرفت لکھ سکتے ہو۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ تمہارا خط اُسے پہنچا دوں"

گلڈا کے نیویارک جانے کی خبر سن کر مجھے بہت افسوس ہوا۔ مگر پھر سوچا

کہ شاید اس طرح وہ اخباری پبلسٹی سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن جب حالات پر سکون ہو جائیں گے۔ اور اسے میرے پروگرام کا علم ہو گا۔ تو میرے پاس میامی چلی آئے گی۔ میں نے میکلین سے خط لکھنے کا وعدہ کر لیا۔ لیکن جب میں خط لکھنے بیٹھا۔ تو یہ کام بہت زیادہ مشکل ثابت ہوا۔ مجھے اس سے بہت کچھ کہنا تھا۔ بہت کچھ بتانا تھا۔ اپنی صفائی پیش کرنا تھی۔ اور ساتھ ہی اپنے آئندہ پروگرام کے بارے میں بھی بتانا تھا۔

بہر حال کسی نہ کسی طرح میں نے اُسے خط لکھا۔ میں نے اسے میامی کی ملازمت کے بارے میں بتایا۔ وہاں کا پتہ لکھا۔ اور یہ بھی کہ میں اب بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتا ہوں۔ اور یہ کہ وہ ضرور میامی آئے۔ جہاں ہم دونوں مل کر ایک نئی زندگی کی ابتدا کر سکتے ہیں۔ میں نے لکھا کہ مجھے امید ہے کہ اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ڈیلانی کی موت سے میرا کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ اپنے دل میں میرے لئے وہی محبت محسوس کرتی ہو گی۔ جو کبھی پہلے تھی۔ آخر میں اسے میامی کے پتہ پر جواب دینے کیلئے لکھا۔ اور یہ بھی کہ وہ کب تک آسکے گی۔ پھر جب میامی جا رہا تھا۔ تو میں نے یہ خط مسٹر میکلین کو دے دیا۔

میامی میں مَیں نے بڑی خاموشی سے اپنی ملازمت اور ایک نئی جدوجہد کا آغاز کیا۔ ایک دو کمروں کا فلیٹ کرایہ پر لے لیا۔ اور تندہی سے اپنا کام کرنے لگا۔ مگر مجھے گلنڈا کیطرف سے کوئی جواب نہیں ملا اور اس کے بغیر میرے لئے زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں رہ گئی تھی۔ میں نے اسے پھر خط لکھا اور میکلین کے پتہ پر بھیج دیا۔ میکلین نے اس خط کی رسید دینے کی ضرورت

بھی محسوس نہیں کی۔ جب بھی علاقہ کا پوسٹ مین آتا۔ میں اسکی طرف متوقع نظروں سے دیکھتا۔ کہ شاید آج یہ گلڈا کا خط لے کر آرہا ہو۔ جب بھی فون کی گھنٹی بجتی میرا دل دھڑکنے لگتا۔ کہ شاید یہ گلڈا کا فون ہو۔ مگر نہ اس نے کبھی خط لکھا۔ اور نہ کبھی فون کیا۔

اس طرح جب تین ماہ گذر گئے تو مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گی۔ میں نے اُسے ہمیشہ کے لئے گم کر دیا ہے۔ یہ احساس میرے لئے بے حد تکلیف دہ تھا۔ مگر رفتہ رفتہ میں نے اپنے جذبات پر قابو پا لیا۔ یہاں تک کہ ایک سال کے بعد میں بڑی حد تک اپنے آپ پر قابو پا چکا تھا۔ اس درمیان میں میرے کام سے خوش ہو کر کمپنی نے مجھے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا انچارج بنا دیا تھا اور میری آمدنی معقول حد تک بڑھ گئی تھی۔

پندرہ ماہ گذر گئے اور اس درمیان میں گلڈا کے بارے میں ایک لفظ بھی مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ ایک دن مجھے کمپنی کے باس نے اپنے دفتر میں بلایا وہ کمپنی کی ایک شاخ نیویارک میں کھولنا چاہتا تھا۔ اور مجھے اس برانچ کا انچارج بنانا چاہتا تھا۔ یہ ایک ایسا موقع تھا۔ جسے میں ہاتھ سے نہیں کھو سکتا تھا۔ چنانچہ ایک ماہ بعد جب سارے انتظامات مکمل ہو گئے میں نیویارک روانہ ہو گیا۔

نیویارک جانے کی خوشی مجھے اس لئے اور بھی تھی۔ کہ میکلین کے کہنے کیمطابق گلڈا بھی نیویارک گئی تھی۔ اور مجھے اُمید تھی۔ کہ ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے کبھی نہ کبھی تو اس سے ملاقات ضرور ہو گی۔ یہ حقیقت ہے کہ میں اب بھی اس سے اسی طرح محبت کرتا تھا۔ اور اب بھی اگر وہ مجھے مل جاتی تو بڑی خوشی سے اپنے گھر کے دروازے اس

کیلئے کھولنے کیلئے آمادہ تھا۔ میرا خیال تھا۔ کہ ایک مرتبہ وہ مجھے مل جائے تو میں اب بھی اس سے شادی پر آمادہ کر سکتا ہوں۔

پھر ایک دن تقدیر نے اپنا کرشمہ دکھایا۔ میرے ایک گاہک نے جو کئی مرتبہ اپنے پرانے ریڈیوگرام کی مرمت کرانے دکان پر آچکا تھا۔ اچانک ایک نیا ریڈیوگرام خریدنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس گاہک کا نام فیولر تھا۔ وہ ایک ناٹے قد کا موٹا سا آدمی تھا۔ جس کی عمر کم سے کم ستر سال ضرور ہو گی۔ لیکن اس کے ساتھ کافی مالدار بھی تھا۔ دولت کا اندازہ اس کے لباس اور اس شاندار کیڈ بلاک سے لگایا جا سکتا تھا۔ جسے ایک مستعد ڈرائیور چلا کر لایا کرتا تھا۔ اس نے پہلے دکان میں موجود ریڈیوگرام دیکھے مگر گھر کی سجاوٹ کے اعتبار سے اسے کوئی پسند نہیں آیا۔ میں نے اُسے ہاتھ سے بنائے ہوئے ریڈیوگرام کی پیش کش کی اور کہا کہ میں خود اس کے گھر آکر جس کمرے میں وہ ریڈیوگرام رکھنا چاہتا ہے۔ اسکی سجاوٹ کے اعتبار سے ایک بہترین چیز بنا دوں گا۔

اس پر بات طے ہو گئی۔ اس نے مجھے اپنے گھر کا پتہ دیا۔ اور زور دے کر کہا کہ میں آج سہ پہر ہی اس کے گھر آکر دیکھ لوں۔ اور یہ کہ اگرچہ وہ اس وقت گھر پر نہیں ہوگا۔ مگر اس کی بیوی موجود ہو گی۔ جو نہ صرف کمرہ دکھا دے گی بلکہ میں اس سے ریڈیوگرام کے ڈیزاین کے بارے میں بھی ہدایات لے سکتا ہوں۔ میں نے آنے کا وعدہ کیا۔

کمپنی کا طریقہ تھا۔ کہ جس گاہک کیلئے بھی کوئی قیمتی سیٹ بنانے کا آرڈر دیا جاتا پہلے اس کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کی جائیں۔ کہ آیا وہ اتنے قیمتی

سیٹ خرید لے کا اہل بھی ہے یا نہیں۔ میں نے فیولر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ فیولر ایک اسٹاک بروکر ہے۔ اور کم سے کم چار لاکھ ڈالر کی آسامی ہے۔ ریور سائیڈ ڈرائیو پر اس کا شاندار بنگلہ ہے۔ کار ہیں ہیں تین مرتبہ شادی کر چکا ہے۔ جس میں تازہ ترین شادی ابھی چھ ماہ قبل کی ہے۔

میں مقررہ وقت پر فیولر کے بنگلہ پر پہنچ گیا۔ بنگلہ واقعی شاندار تھا دروازے پر ایک مہذب بٹلر نے میرا استقبال کیا۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ لے جا کر ایک بہترین سجاوٹ والے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا۔ اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ وہ ابھی بیگم صاحبہ کو جا کر میرے آنے کی اطلاع کرتا ہے۔ اور پھر آپ میری حیرت کا اندازہ نہیں کر سکتے جب کچھ دیر کے بعد میں نے گلڈا کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا مجھے دیکھ کر وہ دروازے کے قریب اچانک یوں رک گئی جیسے اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

میں نے دیکھا کہ اس نے ایک نہایت بیش قیمت پوشاک پہنی ہوئی ہے جس میں اس کا حسین جسم کچھ اور بھی دلکش دکھائی دے رہا تھا۔ پوشاک کے علاوہ اس نے ہیرے جواہرات کے ہلکے پھلکے زیور بھی پہن رکھے تھے۔ جو اسکی خوبصورتی میں اور چار چاند لگا رہے تھے۔ کوئی شبہ نہیں وہ پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر خوف و دہشت کے تاثرات ظاہر ہوئے مگر اس نے جلد ہی خود کو سنبھال لیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو" اس نے احتیاط سے کمرے کا دروازہ بند کر کے میری جانب بڑھتے ہوئے تیز آواز میں پوچھا۔

"گلڈا"، میں خوشی سے اچھل پڑا۔ "تم اتنے دن تک کہاں غائب رہیں۔ میں نے اتنے خط لکھے مگر تم نے ایک کا بھی جواب نہیں دیا۔ کیا تمہیں میرے خط نہیں ملے"۔

میں نے اسکی طرف بڑھنے کیلئے قدم بڑھایا ہی تھا۔ کہ اس کی چابک جیسی سرد اور سخت آواز نے مجھے چونکا دیا۔

"مجھ سے دور رہو" اس نے انتہائی نفرت بھرے لہجہ میں کہا اس کی نظریں میرے سراپا کا جائزہ لے رہی تھیں۔ میرے بڑھتے ہوئے قدم رک چکے تھے۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو" اس نے پھر پوچھا۔

"میں ریڈیو گرام کے سلسلہ میں آیا ہوں گلڈا" میں نے جواب دیا۔ "خدا کیلئے میری طرف ایسی اجنبی نظروں سے مت دیکھو میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ تم نے میرے کسی خط کا جواب نہیں دیا۔ پندرہ ماہ سے مجھے تمہارے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ تم کہاں ہو اور کیا کر رہی ہو۔ بہر حال یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیسے موجود ہو۔ کیا تم مسٹر فیولر کی سیکرٹری ہو۔"

"نہیں۔ میں اس کی بیوی ہوں" گلڈا نے جواب دیا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے پگھلا ہوا شیشہ میرے کانوں میں انڈیل دیا ہو۔

"تم نے اس بڈھے سے شادی کی ہے۔ نہیں میں یقین نہیں کر سکتا"۔

"میں اب مسز فیولر ہوں" گلڈا نے سخت لہجہ میں کہا۔ "اور یہ بات یاد رکھو کہ اب تم میرے لئے کچھ بھی نہیں ہو۔ کچھ بھی نہیں"۔

میں اس کا منہ حیرت سے دیکھتے ہوئے خاموش کھڑا تھا۔ پھر اچانک جیسے مجھے

ہوش آگیا۔

"اوہ۔ ضرور۔ ضرور" میں نے جواب دیا "تو اب تم مسز فیولر ہو گلڈا میری طرف سے مبارکباد۔ معلوم ہوتا ہے۔ اس مرتبہ تم نے بہت اونچی جگہ ہاتھ مارا ہے"

"اگر تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ مجھے بلیک میل کر سکو گے۔ تو تم غلطی پر ہو" گلڈا نے کہا اور اس کی آواز میں اتنی بیگانگی اتنی حقارت اور اتنی نفرت تھی۔ کہ آن واحد میں میرے دل میں اسکی تمام محبت کچل کر رہ گئی۔ میں آج اسے اس کے اصلی روپ میں دیکھ رہا تھا۔

"بلیک میل اور تمہیں" میں پھر بھی اس عورت کے ساتھ سخت لہجہ میں مخاطب نہیں ہو سکتا تھا۔ جس سے میں محبت کرتا رہا تھا "میں تمہیں کیوں بلیک میل کرونگا گلڈا۔ میں نے تم سے محبت کی ہے۔ سچی اور پرخلوص محبت"

"محبت" گلڈا نے جلے بھنے لہجہ میں جواب دیا "یہ تم تھے جس کی وجہ سے مجھ پر قتل کا الزام عائد ہوا اور پھر بھری عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔ اور یہ وہ بات ہے جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اب تم یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔ اور دوبارہ کبھی ادھر کا رُخ مت کرنا۔"

"مگر تمہارے شوہر نے مجھ سے ایک ریڈیو گرام بنانے کیلئے کہا ہے"

"میں اس سے بات کر لوں گی" گلڈا نے کہا "میں تمہیں ایک لمحہ اپنے مکان میں برداشت نہیں کر سکتی۔ گیٹ آؤٹ"

"اچھی بات ہے گلڈا۔ میں چلا جاتا ہوں اور آئندہ کبھی تمہیں پریشان نہیں کروں گا" میں نے جواب دیا "مجھے خوشی ہے۔ کہ آخر کار تمہیں اپنی منزل مل گئی۔ یہ

دوسری بات ہے۔ کہ تمہاری منزل شروع ہی سے محبت نہیں دولت تھی"

میں چلا آیا۔ عجیب بات تھی۔ کہ گلڈا کو اس رنگ میں دیکھنے کے بعد جیسے میرے دل کو ایک سکون سا مل گیا تھا شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ میں غیر شعوری طور پر ابھی تک خود کو اسکی سابقہ پریشانیوں کا ذمہ دار خیال کرتا تھا اور جب میں نے آج اس کے حسین چہرے پر اس کی اصلی فطرت لکھی ہوئی دیکھ لی تو یقین آ گیا۔ کہ اس کے ساتھ وہ ہی ہوا جس کی وہ سزاوار تھی۔ بلکہ شائد وہ سب کچھ بھی اس کے سیاہ کارناموں کی صحیح داد نہیں تھی۔

تین ہفتہ بعد میں نے اخبار میں فیولر کی موت کی خبر پڑھی۔ خبر کے مطابق اپنے بنگلے کے بالائی باغ کے زینہ سے گر کر اُس کی گردن ٹوٹ گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں اس نے اسی وقت جان دے دی۔ تحقیقاتی عدالت کا اجلاس دوسرے دن ہونے والا تھا۔ کسی نہ معلوم جذبہ کے تحت میں بے اختیار تحقیقاتی اجلاس میں چلا گیا۔

میں ابھی بیٹھا ہی تھا۔ کہ میری نظر میڈکس پر پڑی۔ اور میں چونک پڑا۔ اس نے بھی مجھے دیکھ لیا۔

"میں بس یونہی چلا آیا ہوں" میری نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے مسکرا کر بولا "میں نے سوچا کہ مجھے مکرو فریب کا یہ شاندار ڈرامہ دیکھنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ ایسی بلند پایہ ایکٹریس کی اداکاری دیکھنا میرے لئے لطف و دلچسپی سے خالی نہیں۔ تم نے دیکھا کہ تاریخ اپنے آپ کو پھر دہرا رہی ہے۔ وہ اب روز بروز زیادہ ہوشیار ہوتی جا رہی ہے۔ مگر غریب فیولر نے کوئی انشورنس وغیرہ نہیں

کرایا تھا۔ اس لئے اسے میری طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا۔ گلڈا میکلین کے ساتھ کمرۂ عدالت میں داخل ہوئی۔ وہ سیاہ ماتمی لباس پہنے ہوئے تھی۔ اور ہمیشہ کی طرح خوبصورت نظر آ رہی تھی۔ میکلین نے اُسے بازو سے پکڑ کر اس کرسی پر بٹھا دیا۔ جو اس کیلئے خاص طور پر بچھائی گئی تھی۔ عدالت کی کارروائی شروع ہوئی تو کارونر کا طرزِ عمل اس کے ساتھ ایسا تھا۔ جیسے وہ چھوئی موئی ہو یا پھر کوئی اور بھی زیادہ نرم و نازک شے ذرا سی ٹھیس سے جس کے ٹوٹ کر بکھر جانے کا خوف ہو۔

شہادتوں سے جو حالات سامنے آئے وہ یہ تھے۔ کہ فیولر نے اپنے بنگلے پر ایک شاندار دعوت دی تھی۔ جس میں جی کھول کر شراب پی گئی۔ بہت سے مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ خود فیلر وہسکی اور شمپیئن کے گلاس پر گلاس خالی کر رہا تھا۔ اور اس کے ہاتھ پیر بھی اس کے قابو میں نہیں تھے۔ رات گرم اور حابس تھی چنانچہ ڈنر کے بعد ساری پارٹی بنگلہ کی چھت پر بنے ہوئے بالائی باغ میں منتقل ہو گئی۔ باغ کے برابر ایک اور چھت تھی۔ جہاں سے شہر کا منظر بڑا خوبصورت نظر آتا تھا۔ باغ سے ایک تیس سیڑھیوں کا زینہ اس چھت پر جاتا تھا۔ بیشتر مہمان اس چھت پر شہر کا نظارہ کرنے چلے گئے۔ گلڈا اور فیولر بھی جانے کیلئے چلے گلڈا پیچھے تھی اور فیولر آگے اچانک زینہ کی پہلی سیڑھی سے فیولر کا پیر پھسلا اور وہ نیچے آخری سیڑھی تک لڑھکتا چلا گیا۔ گلڈا نے اسے پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکی پھر جب تک مہمان دوڑ کر فیولر کو اٹھاتے وہ مر چکا تھا۔

"یہ بات"، میڈکس بڑبڑایا۔ "یہ ہے وہ کمال جسے میں چار لاکھ ڈالر کا شعبدہ کہتا ہوں۔ ایک بڈھا شرابی جو اس جیسی عورت کیلئے بالکل بچوں کا کھیل رہا ہوگا۔"

ظاہر ہے۔ کہ ان شہادتوں کی روشنی میں کارونر کو فیصلہ کرنے میں کیا دشواری پیش آسکتی تھی۔ حادثہ ہر شخص نے دیکھا تھا۔ کارونر نے اپنے فیصلے میں لکھا۔ کہ فیولرا اپنا توازن نہ سنبھال سکنے کی وجہ سے سیڑھیوں میں سے گرا تھا۔ اس لئے اسے ایک بدقسمت حادثہ کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس نے دل شکستہ بیوہ سے اپنی پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور عدالت کا اجلاس برخاست کر دیا۔

عدالت سے باہر جانے والوں میں سب سے پہلا نمبر گلڈا کا تھا۔ اس نے یا تو مجھے دیکھا نہیں تھا۔ یا دیکھ کر بھی آنکھیں بچا گئی ہوگی وہ اپنا رومال آنکھوں سے لگاتے ہوتے تھی۔ اور میکلین نے اس کا بازو اس طرح پکڑ رکھا تھا۔ جیسے اسے گرنے سے بچانا چاہتا ہو۔

"خوب خوب"، میڈکس نے بڑے مزے سے کہا "کون کہتا ہے کہ کوئی قتل کر کے اس کی باداش سے نہیں بچ سکتا۔ بہرحال کچھ بھی سہی مگر وہ ابھی تک میری کمپنی سے ایک ڈالر بھی حاصل نہیں کر سکی ہے۔"

اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا ایک انتظار کرتی ہوئی ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ جب میں ہجوم سے نکل کر سڑک پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ گلڈا اور میکلین ایک شاندار کیڈیلاک میں بیٹھ رہے

ہیں۔ گلڈا نے کار میں بیٹھ کر میکلین کی طرف دیکھا۔ میں سامنے کی طرف تھا۔ اور اتنا دور بھی نہیں تھا۔ کہ اس کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسرت کو نہ دیکھ سکتا۔ وہ بڑی خمار آلود نظروں سے میکلین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اور میکلین اس کی طرف یوں جھکتا چلا جا رہا تھا جیسے کوئی مکڑی آہستہ آہستہ اپنے شکار کی جانب بڑھتی ہے۔ گلڈا نے ایک شوخ مسکراہٹ سے اسے ایک ہاتھ سے پیچھے ہٹاتے ہوئے کار کے ڈرائیونگ وہیل کی طرف اشارہ کیا۔ میکلین نے سر ہلاتے ہوئے کار اسٹارٹ کر دی۔ مگر اس کی نظریں بدستور گلڈا پر جمی ہوئی تھیں کار آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔

میں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور فٹ پاتھ پر چلنے لگا۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ قدرت اتنی فیاض تو نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی مجرم کو اسطرح برابر ڈھیل دیتی چلی جائے۔ کہیں ایسا تو نہیں۔ کہ گلڈا سچ مچ حالات کا شکار ہو رہی ہو۔ کہیں یہ اتفاقات کی کوئی ستم ظریفی تو نہیں کہ بظاہر وہ بار بار ایسے حالات میں گھر جاتی ہے۔ جو بظاہر اُسے ایک مشتبہ انداز میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں وہ بالکل بیگناہ ہو۔ لیکن اس بات کا کیا جواب ہے۔ کہ اس نے اپنے کردار کا جو نمونہ میرے سامنے پیش کیا۔ وہ کسی شریف اور بلند اخلاق خاتون سے تو متوقع نہیں ہو سکتا پھر کیا اس نے واقعی ڈیلانی کو کار کے حادثہ میں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی؟ کیا اس نے واقعی اسے زہر دے کر آخر کار ہلاک کر دیا؟ کیا اس نے سچ مچ نیولر کو

زینہ کی سیڑھیوں پر سے دھکا دیا تھا؟ کیا واقعی میڈکس کی چھٹی حس نے ایک مرتبہ پھر صحیح قاتل کی نشاندہی کی تھی؟

آخر کون ہے۔ جو ان سوالات کا جواب دے۔ دنیاوی قانون نے تو اُسے ہر مرتبہ بے گناہ قرار دیکر بری کر دیا ہے۔ میں اپنی بے خیالی میں فٹ پاتھ سے اتر کر سڑک پر آگیا تھا۔ پھر اسی بے خیالی میں میں نے سڑک کراس کرنے کیلئے اپنے بائیں جانب دیکھا۔ گلڈا کی کیڈیلاک کار تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر چلی آرہی تھی۔ کار میکلین ہی چلا رہا تھا۔ لیکن اس کی نظریں اب بھی گلڈا کے چہرے سے ہٹنے کیلئے تیار نہیں تھیں۔ گلڈا سڑک کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اچانک اس کی نگاہ مجھ پر پڑی۔ ایک لمحہ کیلئے میں نے اس کے چہرے پر انتہائی نفرت کے تاثرات ابھرتے دیکھے اور پھر دوسرے لمحہ اس کا ایک ہاتھ تیزی سے اسٹیرنگ وہیل کیطرف اٹھا۔ اور اس نے پوری طاقت سے اسٹیرنگ وہیل موڑ کر کار کا رخ میری جانب کر دیا۔ میکلین نے گھبرا کر پہلے اسکی طرف دیکھا۔ اور پھر سڑک کی طرف کار مجھ سے صرف چند گز دور تھی۔ اور تیزی سے بڑھتی چلی آرہی تھی۔ اُدھر میں نے فٹ پاتھ کی جانب جست لگائی اور ادھر میکلین نے مجھے بچانے کیلئے اسٹیرنگ وہیل دوسری طرف موڑا۔ کار نے ایک لہر سی کھائی اور جھومتی ہوئی طوفان کے بگولے کی طرح مجھے چھوتی ہوئی نکل گئی میں فٹ پاتھ پر گرا۔ میرے کانوں نے کار کے پہیوں کی چیخیں سنیں۔ اور اس کے بعد ایک خوفناک دھماکا۔ اپنی چوٹ بھول کر میں نے گردن گھمائی

اور میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ کیڈیلاک ایک دیو پیکر آئیل ٹینکر سے ہم آغوش تھی۔ میرے دیکھتے دیکھتے ایک دھماکہ اور ہوا۔ اور دونوں گاڑیاں جیسے جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سمندر میں ڈوب گئیں۔

کچھ دیر پہلے میں کتنا غلط سوچ رہا تھا۔ قدرت اپنے مجرموں کو کبھی معاف نہیں کرتی۔ وہ جلد یا بدیر انہیں سزا ضرور دیتی ہے۔ گلڈا نے دنیا کی عدالت سے فیصلہ اپنے حق میں لے لیا تھا۔ مگر اس دوسری عدالت میں اس کا کوئی مکر و فریب نہیں چل سکا۔ آخری فیصلہ بہرحال اس کے حق میں نہیں اس کے خلاف ہوا تھا۔

ختم شُد

اشتر نعمانی